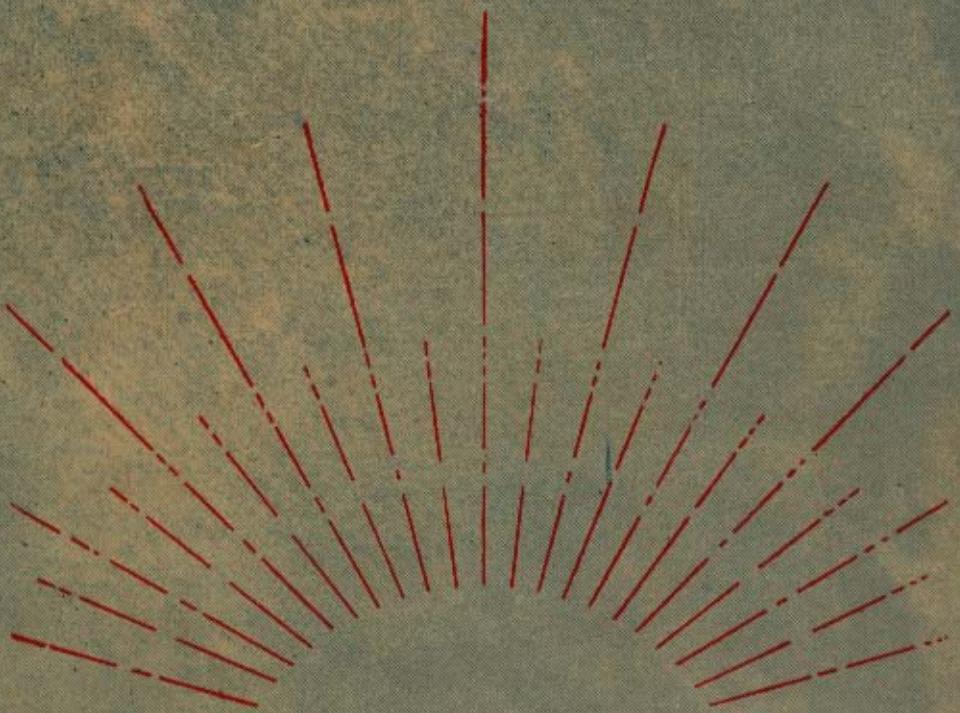


مـاہنـامـه جـلـی دـیـوبـند



مرتب - عـامـر عـمـانـي وزـیر فـضـل عـمـانـي (خـاصـيـات دـيـوبـند)

شکل

دیوبند

ماہنامہ

جلد نمبر

شماره نمبر

ہر انگریزی ہمینے کے پہلے ہفتھوں شائع ہوتا ہے
 عام سالانہ قیمت پاچ روپے
 فی پرچم سات آنے

معززی سے سالانہ چندہ تسبیح استطاعت

باستی ماہ اگسٹ ۱۹۵۲ء

ردیف	عنوان	صاحب عنوان	عنوان
۱	آفراشی	ادارہ	۱
۲	سیدنا میمی علیہ السلام	جانب فرموداری	۲
۳	عجیب کی داکٹ	ادارہ	۳
۴	مسجد سے خانہ خانہ	جانب مکاں امن المستکی	۴
۵	سماں ایمان دار حلال	جانب بولنا بخوبی بخواہی	۵
۶	اذدواجی تعلقات اور لستان	جانب سیکھ قیمت زیری	۶
۷	حضرت سعدی رحمی و فائز	جانب صلاح الدین الحمدزادی	۷
۸	خلافت	جانب بولنا بیقوب الرحمن	۸
۹	فسدل	فامر مشائی	۹
۱۰	سلویات	ملتمن شعراء	۱۰
۱۱	فسدیات	ملتمن شعراء	۱۱

پاکستانی حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ	ترتیب دینے والے	ترسیل نہ رکھو و کتابت کا پتہ
جعفر بودا و فردویں سالہ باری چاہیکا۔ پڑیا ہے	عاصم عثمانی وزیر فضل عثمانی	و فرقہ شکل دیوبند ضلع سہارنپور (پشاور)

مذکونی پر مشتمل پیشتر نے "محبوب المطاع پریس" دہلی سے چھپا اکر اپنے دفتر شکل دیوبند سے شائع کیا۔

ام اسلام

کوئی شک نہیں کہ جہاں اُسے اپنا بیٹت کی تاقدیسی اور سیاسی
سلوچ کے سچھ پڑے وہیں کہہ دیا ہے بہت اور اپنی لیل کی قدر مدنی
اواد مدار بھی پسترا فی جہاں بیزاروں نے گالیاں دیں اور جانے
داد بھی دی جہاں دی۔ پی ماپس اپوے وہاں افرانی چندے
بھی آئے، لیکن اس کا حاصن اس سے ریا دو کہہ دیوں کا کار اور
تین کے افراد اپنی مددی مددی تر دیں۔ بلکہ بعض بیزاروں میں ٹاٹر کی
انہا کام انجام دشیت پڑی۔ خدا نے اجھا لما عین کا بیزار بڑا ٹکرے
کیا جاتا ہے کہ کام ٹھیک ہے۔ خدا کا خصلہ بیزاروں کو اس کا دم تھا
جو آندھیوں کی زد پر جپڑائے چلائے رکھتا۔ تاہم ہمارا عالم اسلام
سے اتنا کہنا بیزار مال ضروری ہے کہ کارکنان اور امکنہ و صلح
زندہ رکھنے کا نہیں کہے خصوصی توجہ کام لیتا ہے۔ بلکہ کے عیار
موقوف، اور طرد و اسلوب سے جن لوگوں پر ہے، وہیں ہے جو
خلاف بہانوں کی آئیے کرتے گا لیاں دیتے ہیں ان کی تو
فائدات سرگرمیاں بعظیز تعالیٰ بہت نعمتوں پر ہیں، حق کے
بعض کوہ فرماتا ہی کہ پاکستان کا بروجت اور تقیب شہر اکر
قاون کی جو پہلی داشتی کی مشکلیں سرگرمیاں رہتے ہیں، بلکن
جو لوگ اس کے دشمن ہیں دوست اور ہمدرد ہیں، جیسیں، مکی
حاف گوئی وہی کوشی کا عین احساس ہے جو آج کے ناڑک دعوے
یں حق کوئی کی ہلاکتوں اور تراکتوں کا شور دکھتے ہیں، الگی دعوے
سرگرمیں بالکل سردوں، اور زبانی ماد اور جذبہ باقی قدر اپنی
سے نیادہ کچھ ہیں کرتے حالانکہ وہ اگر کوکشیں کریں تو کہہ کر
کہ نہ کہنا سکتے ہیں، اساعت کو دعست دے سکتے ہیں،
لئے خسروں پر بنا سکتے ہیں۔

لکھیں ہند کے بعد ہندوستان کے مسلمانوں پر جنما ک
اوہ بھرا زندگی دیے دھنیا ہے دھنیا ہے تشریع نہیں، احسان بکتری خوف
بھروس اور امکنہ ابھی پیش نہیں نہیں کے ان کے احتما اور جو اس شکنی
اور بیزاروں میں کی عذایات اور ہمدردہ قدریت کے ملکہ بیزاروں کے مرام
خسروانی سے رفتہ رفتہ الجیس اس قابل بنایا جو داک اک اک دھنیا
ملائیت اور بھر کی شعبہ پائے محیثت میں معنی و محروم پیڑیں
ایسے عالم کی خلک مذہبی پر ہے کی خسرو بیزاری جس قدر
لکھ دار ہے وہ بیزار بھوس کیا سکتا ہے، خریداری تو ایک طرف بھی
جب انسان کے دل کو ملکہ نہیں اور پر سکون نہیں ہوتے تو باہم
وہ مفت بھی ایسی چیزیں پڑھنا کو اورہ نہیں کرتا تاہم ایک بعیتی قتل، ایک
یورا زمرگ زندگی کے ذکر فلمکھ پڑھنے ہوں۔ وہجا ہتا ہے کہ اسے ایسی
چیزوں میں جو اس کی موجودہ اجھتوں کا فری ول پیش کریں، ہوا اسکی
آن کی پریشا نہیں کھبڑا و محدداً نہیں، یہ بھنا اس کے نہ بہت شکل
ہو جاتا ہے کہ اسلام مذاقات کے طوفان ہے اس کو اس پر وہ مکار
حقیقی اور کار رسانہ عالم کی جو کھلت پر بھڈکنے پڑنا چاہئے، جو ان کی ان
تین ٹکوڑ ٹھٹاؤں کی ہاں رہتے سے غرہ و زین اور گھوڑا پوری تکشیر
کو حسینات تو عطا کرتا ہے، جو ایک اشارہ ہے دشواریوں کا سایہ
تین ٹھٹوں کو خوشیوں میں اور نات کو صبح جما تھہیں کر دیتے ہے۔
جیسے خدا پرتوں کی سبی عینی اور ظاہر سپری خلائق اس
لوگوں کی سطح پر آجائے اور ایمان اسلام کا نام ہیں تاہم جائے ظاہر
ہے کہ تین چیزیں "مُلَّا" پر جوں کی امداد اور قدر دیا کیون کر سکتے ہے
لقریباً پانچ سال ہرگی، احادیث و مصادر اور افلاں و مکتبی کا باہر
اکارہ ہی اپنی "مُلَّا" کیتیں۔ پر جو اپنے اور اپنے اطراف کا ہے گا، وہیں۔

ہم نے اس طرح بحکام پر کہ جب تک ہیں اور کچھ چیزات بتیر رہا ہے۔ میں بھی
ہمارے اندر تاب و ڈوان ہے تجھ کو اونہ دیکھنے کے اور وہاں کے
فضل در کرم سے ہمیں بقیت ہے کہ وہ ہمارے عزم و ہمت کو
شکست نہ دے سکتا رہے گا۔

عمر علیٰ ۶۰ و درجہ ۲۰۰۰

ہم گذارش کریں گے کہ خصوصی اتفاقات افسوس و سرگزی
سے ہمارا باقاعدہ قائم ہم لگر گھنٹا قسم کا پروپر شاپیوں سے میں ہماری
تو یقیناً تکمیل کی صورت پر ملے گے فارسی ہر یہیں ازبیش اضافہ
کر سکیں گے۔ حتاً اپ کو عمل تعاون کی ترفیت شے۔ خود کے بھی کو
دینہ سدھ کر دیکھائے۔ اگر اپ کے نہ ہری توجہ کی توبہ حاصل

فائل اور اکٹھی

پڑھنے والے یاں کم بہترانی کی اتفاقیں ہمیشہ عام رہی ہیں؛ اگر بعض
فسریاروں کو کسی گذشتہ ہمیشہ یا جیسوں کے پہنچے دو کاروں تھوڑا
تجھی کو لکھیں۔ چند جیسوں کے کچھ فائز پر چھوٹے گے ہیں، البتہ بہت سدھ کے
ان میں ہوئے تو اسال کر دیتے جائیں گے۔ مثبتوں۔



ہزار عالم غماں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مصالیہ کے کیا حالات پیدا ہو گئے؟ ہنڑو کے ماش محاشر
نے کس ہمیشہ اس پڑھتے ہم و تیرتا اور جوش میں کا ثبوت یاد کیا۔ خلافت راشدہ کے قیام کی کیا ہوتی ہوئی؟
ان تمام احوال کو انتہائی تاریخی صحت کے ساتھ شعر کی وجہ فرمی زمان میں ملاحظہ فرمائی
بقول حضرت مأہل الحفاء "حوجیں در پر کر ویر" آرت پیپر پر دلکش طباعت و کتابت
کے ساتھ۔ تیت بلدریں دودنگاہیں کوئی بھی پا چھڑے پے۔

لکھتے کھلی ولیوں پر، ضلع سہار پور نہیں

دیوبند

جوابی رکھ،
بلوچستان کا نام ملکہ نے پروردی جی
کنٹینر اور فرودگاہ کی بھروسہ کرے،
کاربرداشت کی ترقی کرو، ہم وہیں
ہڑپڑا کرو، ہم وہیں ہوئے، ہم وہیں
ہڑپڑا کرو، ہم وہیں ہوئے، ہم وہیں
ہڑپڑا کرو، ہم وہیں ہوئے، ہم وہیں



دیوار پر اپنے شان لگاتی ہے، جو
دشمن سے نظر آئے، لیکن بارہ
گز سے نظر نہ آئے۔ پھر ایک تولہ
دریخجھ پابندی سے استعمال
کرو اسے تباہ کریں شان بارہ گز سے
نظر آ جاتا ہے تو قیساً اپنی نگاہ کو درجھ
نے بہترین تقویت اور ترقی عطا کی
ہے۔

عزیز تفصیلات مائل کو آخری صفحہ پر لاحظہ فرمائیے۔

محصولہ اک ہر

اپنے شہر کے اجنبی یا اس پر سے طلب فرمائیے۔

دار الفیض الرحمنی دیوبند صلح سہارنپور (دیوبند)

ایک تولہ کی مشتی
پا پھر و پے

چھ ماش کی مشتی
تین روپے

تین شیشیاں بچھا
منگل کے پر محصولہ اک
معاف

سید نبی اللہ

از قریب را می

ہنگامہ تیری خدمت کے لئے وقف کر دوں گی چنانچہ
اللہ جن شانشے ان کی اس دعا کو قبول فرمائیں جس ب
اپ پیدا ہوئیں آپ کا نام مریم بھائیا، اور جب دو بھائیں
آپ خادت کا ہے میں داخل کر دیں، اور ماپی کی عادت
سیدنا اکرم رضی اللہ عنہ کے پیر محمدؑ اور آپ کو نام دینا
کی خود توں پر فضیلت عطا فرمائی تھی، اور ہمیشہ عادت
اللہ میں اگر بھی بھائیوں کو آپ منظور نظر ماری تعالیٰ تھیں
اس نے ماری تعالیٰ خود بھائیوں کی خواہ دو لاش کی
چیزیں خیب سے فراہم فرمائیں آپ کے خود دو لاش کی
کاہے میں پوچھا دیتے، اور آپ کی دیکھ بھال سیدنا اکرم رضی
اللہ عنہ سے ملاحظہ کیا یا۔

ان اللہ سے بغیر حساب تک

ترجمہ۔۔۔ بیشک الطرفے سارے علمیں سے
اٹم اور فوج اور مفہومان ایسا کم اور مفہومان آلیہ الرحم
کو سمجھ کر لیا ہے، ان میں سے یہ سب ایک دو کے
کی اولاد ہیں اور اللہ شُنْتا اور جہاں پر جبلہ هرگز ان
کو سمجھ لے کہا اے میرے رب جو کچھ میرے پیٹ
ہے میں اس کو اڑا کر کے خالقنا نیزی تذکری
ہوں یعنی تو جو سے قبول فرمایا، بلاشبہ تو منعا اور
جانتا ہے، غرض جب هرگز ان کی یوں کو وضع جمل ہو جا
تو اس سے کہا ہے درد کار جمکو تو زکی پیدا ہوں حالانکہ
اس کو جو کچھ مدد اور تفاہ خدا اس سے خوب ماقبل تھا
اور لڑ کا اس لڑکی کی طرح نہیں تھا، میں نے اس کا

اس حقیقت سے ہر شخص ماقبل ہے کہ
سید نبی اللہ عنہ کی ولادت قوانین حسونی کیخلاف
ہوتی اور مخالفی کی ذات سے آپ کو اپنی قدرت کامل کا
ایک اچھو تا نظر نہیں کر لیا تھا اب سمجھ دیا کیا، آپ کی والدہ
ماجدہ کا نام حضرت مریم علیہ السلام ہے جب آپ پیدا ہوئے
تاؤ پہلی کی والدہ تھرہ آپ کو لیکر اپنی قوم کے سامنے منت
ہوئیں، آپ کی لامبے اور برعین معنی کی بدکار کیا اور سوت
تاؤ کو ہونے لگا کہ آپ کے قدرت خداوندی کا نامہ نہیں
حقیقت پری وہ ذات اپنا ہوا، اس سامنے معلوم ہوتا
ہے کہ اسی سلسلہ میں آپ کی والدہ تھرہ کے مفتر صفات
بھی ہیان کر دیتے ہیں تاکہ پھر صداقت اپنی محل کر
ہر کس فنا کس کے سامنے آہاتے کہ مقامت انس میں
آپ کی والدہ تھرہ کا مرتبہ کیا تھا، اور آپ کے اخلاق
کو دار کیتے تھے۔

حضرت میر علیہ السلام بروایت حافظ ابن کثیر
حضرت تیرہ کی والدہ ماجدہ کا نام
کی پسداں اُش جذبہت قا قوذ تھا، اور مانچھے کے
والدہ بزرگوار کا نام مژران، ان لوگوں کے اولاد نہیں تھیں۔
ایک روز کا واحد قبورے کی نیوں نے ایک پر عکس
دیکھا کہ وہ اپنے بیویوں کو وادا کھلائے ہو ان کو اولاد دی
خواہیں بڑی ایجادی تعالیٰ سے دھاکی، وہاں قبول یوں ہا اور
جب اسماں جمل نہ دھکئے، آپ کی والدہ سے اللہ سے نذر
نالی، یا اللہ بھر اولاد بھوگی میں اس کو دنیا کے کاروبار سے

سے پیدا کر کے ایک گوشیں جاتیں۔ اس اشارتی کے پاس حضرت جیرسیل علیہ السلام انسانی شکل میں پڑھے، جب آپ نے اپنا لئک ایک شخص فیر کو اپنی طرف اتھر ہوئے رکھا۔ مگر ایک اصل نہ تھا کہ قریب نہیں کارہے تو اچھا ہے ورنہ میں تھے پاؤ کے نئے اللہ کی پادھا ہوئی ہوں، جبکہ الہام جو جعل ہے اپنے نے لفڑی ایک من شکر بھی کیا ہوں، اور تم کہا ایک صلح فرند کی بیٹھ دلت دیئے آما ہوں، وہ حستت سے پاپیں بھے ادار کیتے ہو گی جیکے کسی مرد سے پھوکا کنیں، تیر کی طرح ہے میں بد کار ہوں، تو تمہری پیشی فریا کر لے اور اللہ کے نئے بہت انسان ہے جب وہ کسی کام کو کرنا چاہتا ہے میں حکم دنلائے وہ کام خود کرو جاتا ہے اور جگو اسرارِ قانون فطرت کی تکمیل کے بغیر اولاد دینا اس کے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہے، اور پر طبقہ چکر کے کشم کو وہ کار دیا جائی کا وہ صالح ہو گا، صاحبِ کتب رسول ہو گا، اس کی مہماتیوں کا یہ حال ہو گا کہ وہ باوجود صفاتِ حسن صاحبِ گہوارہ ہو جائے کے اور حیرم وہ الوں میںی گفتگو کرے گا، حسپِ ذیلِ بجزے دیتے جائیں گے۔ وہ ان محبتات کیسا تھا قوم ہی اس حق میں اپنی رحمالت کا دعویٰ کرے گا۔

(۱) وہ مٹی سے ایک پرندہ بنایا گیا اور اللہ کے حکم ہو اسیں پھونک مارے گا وہ زندہ پر نہیں جائے گا۔

(۲) ماں کے پیٹ سے جواندھ ہوں گے ان کو بھی خط کے حکم سے بینائی عطا کرے گا۔

(۳) کوڑی گی کو خدا کے حکم سے صحت مندا و چنگا کر دیا گا۔

(۴) قومی اسرائیل میں پرش ہر کھاتے گا اور جسکا ذریفہ کر دیکھے گا اس کے دلخیچ پیری چھپا ہو رہے گا۔

ملائخت پر آیاتِ ذیل اس کی لشانِ ہی کردی

اذقالت سلان کتنہ مومنین تک۔

ترجمہ:- اور جس وقت کہ فرشتوں سے کہا۔

اے مریم! بلاشبہ اللہ کو بثارت دینا ہے ایک

نامور مدھکھلا، اور اس کو اور اس کی اخلاق و کوئی ضبط انکھوں سے پا کر تیری پناہیں دیتی ہوں بالآخر خدا نے اس کو حسن طریق پر قولِ قسم رالیا اور اس کی اچھی طرحِ نشوونما کی اور ذکر کیا کہ اس کا کفیل بنا یا، جبکہ بھی بھی ذکر اس کے پاس کھانکی جزیں لیا اور قسم گاہ میں ہاتھ اس کے پاس کھانکی جزیں لیا اور قسم بیجوہ چاہت (غیرہ) پاتے دیکھ دن لوئے اے مریم! یہ تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے، مریم! کہاں! اللہ کے پاس سے آتا ہے، بلاشبہ خدا جسکو چاہتا ہے بے حساب رحمتی عطا فرماتا ہے۔

(درکوئے ۲۷ آلِ عبسان)

منورِ حمد صدِ آیات کے ملاحظہ کے بعد یہ بات ایک طرح واضح ہو جاتی ہے کہ مریم علیہ السلام کا امر ثہر دنیا کی حور قوں میں کیا تھا اور فصوصِ نقشبندیوں خستہ کے الفاظ اپنے امریکی شہادت دے رہے ہیں کہ اپنے ہماری تھانی کی خاص تنظیمِ طربیوں گئیں، بھی وہ جسی کہ اپنے کے خود و دو肖 کا استظامِ نفسِ لیقیں خود ہماری تعالیٰ فرایا کرتے تھے، جتنا پچھا اپنے کی فہیمت کو ذیل کے الفاظ میں قرآنِ عظیم سے ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔

وقاالت سے ملکیعین ٹک،

ترجمہ:- اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم! تکمیل کو اللہ نے بزرگی اور پاکیزہ میںت عطا فرمایا کہ میں جہاں کی حور قوں میں ملتحم ب کر دیا ہے اے مریم! تم اپنے پروردہ گاری کی اماعت کر قریب پر جدید کیا کہ اور کوئی کر شیو الوں کے ساتھ رکوع کر کی رہو، دامے مدد! یہ غیب کی شیویں ہیں، جس کو تم تمہاری طرف وحی کر رہے ہیں درکوئے ۲۷ آلِ عبسان!

حضرتِ حمَّ علیہ السلام کا امن شورا در سُن شعور بشارت اولاً اور پسیلیں عسیٰ علیہ السلام توہنہ اذ اناس

چھوٹے نہیں، میں بد کار بھی نہیں ہوں، فرشتے
بولا تیرے رہے ملے فرمایا ہے، یہ دکام، جب پر
آسان ہے (خوب یہ کہ، ہم اس کو لوگوں کے لئے
نشان قدرست بنائیں گے اور اس کا پہنچ جنت
قراء دیں گے، اور یہ امر طے شدہ ہے۔
الغرض اس کو حمل ہوا، تو وہ اس کو سے کر
اگلے دور کی ٹکڑیں چلی گئی، پھر اس کو درود
ایک بھروسے پڑھ کی طرف لے گیا، یعنی کاش میں
اس سے پہلے رُگنی اور جھوپی بسری بن گئی ہوئی
داس اتنا سیں، پاؤں سکنی سے فرشتے
نداہی، رُکنیہ مستہد تیرے رہے ملے تیرے نہ
ایک چشمہ بنادیا ہے، پس اس بھروسے پڑھ کیا ہے
طرف ہلاوے پسکی بھروسے پر گریجیں، ان کو کھافی
اوچشمہ کا پاتی بیو دار یو سے، ایک نہ صین ہٹھ
کرتی رہ جو، اگر کوئی آدمی کو کھلڑی ہے تو اشارہ
سے اس کو کھہ دیا سیں، نہیں نہیں کی منت اتنی
ہے اس نے آج ہرگزی سے مات نہیں کرو گئی
پس مرکم اس لولے کے لوا خوش میں نہ ہوئے
اپنی قوم کے پاس آئی، قوم نے کیا مرکم والے
یہ چرا خصیب کا کام کیا، اے بارون کی بہت نہ
اے تیرا باپ، یہ را ادمی تھا اور نہ تیری ماں بد کار
تھی، مرکم نے کوئی طرف اشارہ کیا، قوم نے
کہا ہم صاحب گھوارہ بیکے سے کیتے ہات کر سکتے
ہیں، بچ پول الماتین الش کا بندہ ہوں اس نے
جیسے کتاب عطا کی ہے، اور ہم جہاں کہیں ہیں
ہوں اس نے جیسے ہا مرکت بنادیا ہو، جو مرکم کو ۵۰
غرض یہ کہ حضرت مرکم علیہ السلام امام مسلم پرنس
اور پرنس تھے عالیٰ سلام پیدا ہوئے اور بچ جب بھارت اپنے کا
نام صحیح بن مرکم رکھا گیا، اور مرکم ان کو اپنی گود میں لے کر
ایسی قوم کے پاس گئیں، جب قوم نے سیدنا عصیل مولانا
کو دیکھا تو اپنے کی والدہ ماجدہ پر بیتان بھری کی

کھل کی جس کا نام صحیح صیحی بن مرکم ہو گا، ونیادیں
ہیں باعثت ہو گا، مقربین جسیں اسکا شمار ہو گا، وہ
گھوارہ ہیں ہوئے نکے تمازیں نیزرا، حیرتمن میں گھوٹ
سے بیکسان گھٹکو کرے گا، وہ صاری ہندوں ہیں سے
ہو گا، مرکم غرض کیا، پر درود گا، بھیج کیسے الہا
ہو گا، جب کسی مرد نے مجھے ہاتھ نہیں لکایا۔
ارشاد ہوا۔ الشادی طرح جس کو چاہتا ہے پیدا
کرنے والے ووہ کسی قانون کا ہے ایسے نہیں، جب وہ
کسی کام ہمکم دستیاب کر سکتا ہے وہ ہوتا ہے، میں
وہ لڑکا لوگوں کو کتاب اور حکمت، توات اور اپنی
سکھاتے ہے، یعنی اسرائیل کے پاس بخیر یہ کو کیا جائے
داد رکھے گا، میں تمہارے رسپ کی طرف سے ایک
نشانی تمہارے پاس لایا ہوں پس میں ٹھیک سے
پرند کی گورست بناتا ہوں اور میں ہمچونکہ ملتا
ہوں جسکم خدا پر خدیجہ نامی ہے اور میں ما در داد
انھیسے اور کوئی محی کو اچھا کر دیتا ہوں، اور حکم خطا
مردوں کو دنہ کر دیتا ہوں، اور جو پھر کمکھانے ہو
اوہ گھر وہیں رکھ دے ہو، اس کو دیتا ہیتا ہوں
اگر قم اسے انداز ہو تو اس میں سیسی صداقت کی نشانی
موجود ہے (آل قران رکوع ۵۵)

واذکر قیسے اصر امیض ایک:-

ترجمہ:- اور کتاب میں مرکم کا ذکر کرو
جب وہ اپنے گھر والوں سے علیحدہ ہو کر پورب رخ
کے محلان میں جائیں اور ایک سپردہ کی اڈکری
ہمہ نہ ایسے کے پاس اپنے فرشتہ بنتیں کو کھیجا
اوہ وہ ایک مکمل بشری صورت میں اس کے پاس
پہنچا تو مرکم نے کہا تو اگر پرنس تو گارب ہے، اچھا ہے
وہ دیں جس سے الشادی پناہ چاہتی ہوں، جسرا تسلی
لے فرمایا، میں شکر پر درود گار کا بھجو ہوا فرشتہ
ہوں اور قلبکو ایک پاکتہ لڑکا بخشے ایسا ہوں جس
لے فرمایا مجھے لڑکا کیسے ہو گا مجھے تو کسی مردے

کافی ہے، لیکن ذیل کی آیات کمی قابلِ ملاحظہ ہیں
بلطفہ حرم و فویضہ مفت اور عین اور ان کا یہ کہا مرد پر بہتانی
بھٹا ناعظیتی اور متشیعی اور کمزیں دخل تھا، ملا شہر
اد کمزیں دخل تھے اور کشیدہ یا کسی ملک پر اپنی سیاست
چند اشویں عالم اور متشیعی خلق
من تواب شہر کیل کیا کشت
چھے اور کسی پتے کو خود نہ ملکوں کیا
پھر اس سے کہا زرہ یا جادو
فیکٹ
دعا و گھر گیر دل کاران رکو (۲۶)

عہد و پیمانہ

وَمَنْ يَعْمَلْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا فِي
أَوْرَادِهِ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ
أَخْطَابَ أَنْجَانَهُ وَكُلُّ أَنْجَانٍ كَمَا
شَاءَ لَهُ وَلَا يَنْهَا فَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ
مِنْ رُوحِنَادِ حَبْدَكَشْ
هُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنَّمَا يَصْنَعُ
بِكَلْمَادِ أَنْجَانَهُ وَكَلْمَادَ
لِلَّهِ لِلَّهِ لِلَّهِ لِلَّهِ لِلَّهِ لِلَّهِ لِلَّهِ
مِنْ أَنْجَانَهُنَّ.
فَرِبَانِيرِ رکو (۲۷)

یہاں یہ بات ذہنِ شہین سے ہے کہ میرے نامی ملکیت
کا در کوئی بھائی تقدیم ہے کبھی بگھات نہیں قراری سے پایا
شوت کو پہنچ جائی ہے کہ آپ کسی سے بیا ہیں نہیں میرے
آپ بدر کار بھی نہیں، بلکہ آپ اپنے رب کی امانت اگوار
ہندی نہیں، آپ کو جو لا کا جواہر خدا کی تقدیم کا ملک سے
پہنچ رہا پس کے پیدا ہوا، لہذا کہنا کہ آپ کے بھائی ہیں جن تھے
محض اپنے اور بہتانی پس جس کو بینا کیا ہو دیوں نے
اپنی سرداری اور بیرونیت کی بھاکے نے اپنی طرف سے
گھوکر تو رات میں اس نام کی تقدیم کر دی، تاکہ سیدنا
عیسیٰ علیہ السلام کے ذاتی دقدار کو، جکا پہنچنے اور آپ کی
امیانی شان ذاتی نہ رہے، اور عالمت اس میں
آپ کو ایک گھوی جیشیت بھی ماننے نہ ہو، دعوت حقیقی اور
تبلیغ دین کا کام پہنچنے دیا گئے۔

۱۱ اشارہ اللہ تعالیٰ فرست میں ہم اس موضوع پر جز
لکھنکریں گے۔

عہد و پیمانہ

لے کر کہا اے مریمہ نہ چھپا نہ باہپ، بڑا آدمی تھا نہ کہا اے میں بکار
تھی حرم سے ایسے اعمال کیے صاریح ہے، اس کے جواب میں
حضرت میر علیہ السلام نے پچھے کی طرف اشارہ کی، قوم نے
کہا اس شیرخورہ پہنچے ہے کہ کیسے بات کر سکتے ہیں، جب
سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اسے اس کا ملک کو سننا تو خود بول
انٹھے میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے نہیں بنا دیا ہے،
اور میں جہاں بھی رہوں پا یہ کت بنا دیا ہے، اور مجھے دیست
کی گئی ہے کہ میں تاجیات صلوات قائم رکھوں، اور صاحب
مال ہیوں جو لوز کوئہ ادا کروں اور میں خالہ کا امانت
گزار بکار دیں، رب نے مجھے جما دشمنی ایسیں بنایا،
پس صلامتی پھوپھیر اس دن جیکر میں پیدا ہوا ہوں، اور جس
دن میں ہوں گا اور پھر میر جس دن ہوں ورنہ کیا جاؤں گا
یہ آپ کا دوسرا مجزہ تھا، یعنی بیتر اب کے پیدائش پہلا
مجزہ اور گھوارہ میں ہوں جیسی مقلاں لکھو دوسرا مجزہ وہ
ان کھلی پھوپھی نشانہوں کے باوجود آپ کی بد نیت
اور بد نہاد قوم پورے دوسرے اس کی تردید کرتے ہیں
خالفت میں لگی رہی، اور آپ کے بھیرنا پاپ کے پیدائش
مدد نہ سمجھا ایکار کر کے اچھے یوسف کا بخار کا بیٹا ہونے
کا پہنچنے کرنا ان کی مرشدت ایمان میں داخل ہو گیا
حکمِ اقبال میں کہی شیخ میں کی ترمیم کردی گئی جو اسی ملک اور جوہر ہے
ملک اعظم ہے، اور لیقوب میں یوسف پیدا ہوا اسی ملک کی
شوشہر تھا جس سے یہ سورج پیدا ہوا جو شمع کہلاتا ہے، دلائل
ہو کیا تھے علیٰ تاملا حقیقتی ہاصل تھے۔

چون کہ آپ کے بعد کوئی بھی بجز رسالت میں
صلعم کے فاصلہ پکتا پہنچنے ہوا اس نے اس کی ما
ضایع طبقیتی نہ ہو گئی، جب چوناکے آقا مختار ہوں اللہ محبوب
ہوئے تو آپ پہنچنے شدہ کتاب قرآن عظیم نے اس
اتهام کی تردید کرتے ہوئے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بغیر
باپ کے پیدا ہوئی تھیں کی، اور حضرت حمیم عیسیٰ علیہ السلام
کی ان الزارات سے برات کا اعلان کیا، اس سلسلے میں
نگرچے سورہ مصادر لیات کا متن صاحبان بصیرت کے نے

شکل کی دھکا

سوالات بھیجنے والے متوجہ ہوں

بیرون اور افروس ہے کہ واضح مقرر اندازی مستقل اشاعت کے باوجود بہت سے لوگ سوالات بھیجنے میں شرط اٹکا چکا نہیں رکھتے ایسا تو اکثر ہوتا ہے کہ سوالات طویل ہیں، لیکن مسائل بھیں کارڈ ہیں جس پر بھی کوئی لکھ دیتا ہے۔ غالباً ہے کہ اگر مسائل کے نزدیک اپنے سوال کی اتفاقی بھیت نہیں کر سکتے کارڈ کے لفاظ خرچ کر سکتے اور چند رات میں لفظ خلی سکھ لئے دقت کر سکتے تو اتفاقی بھیت کے نزدیک اس کی اہمیت لکھا ہوگی؟

جن حضرات کے سوالات معمول اشاعت نہیں ہیں، وہ بھی ہیں کہ ضرور اخنوں سے کسی بھی شرط کی خلاف و درجی کی ہے۔ یا چھاروں کے سوال ہی ناممکن یا غصوں ہیں۔ مخفی بھی کو نہ ہو، ملا ملکہ اور تہذیب کے خطوط رکھتے کی وجہ سے شرط اٹکی طرف تو ہم فرمائی کہ شرط اٹکے درج ذیل ہیں:-

شرط اٹکہ۔ (۱) ایک دفعہ ہی تین سوالوں سے زیادہ چھوڑ دیجیں۔

(۲) سوالات تھہراو اور حیر خوش خط پر ہوئی چاہتے ہیں جیسی کہ ہوتے قابل جواب نہ ہوں گے۔

(۳) جنی مسائل اور طرزی کی تہذیب سوال نہیں شامل کئے جائیں۔ اگر کوئی جنی مسئلہ مژوڑی دینیت طلب ہو تو وہ رابی خط لکھئے۔

(۴) فرمی اشاعت کا مطالیہ نہیں کیجئے اپنے فرمی اشاعت ہوگی۔ اور ضروری ہیں کہ آپ کے تینوں سوال ایک ہی باشائی ہوں۔

(۵) سوال کے خطوط دیگر دفتری امور سے شامل کیجئے۔ وہ جواب دھیکا۔

(۶) اپنا پروپریت اور نام صاف لکھئے۔ درج سوالات شامل نہ ہوں گے۔

شرط اٹکی پابندی نہایت ضروری ہے!

شده) چھوڑ کر انتقال کر گی۔ زید کی بھروسی کے انتقال کے بعد اٹکا کا پری اپنے کاپن پر تابض رہا۔ چند سال بعد اٹکا بھروسی اور دوڑھاکہ (نایان) چھوڑ کر انتقال کر گی۔ اٹکا نے اپنے نزدیکی بھروسے کے ہم سے ہی بھروسی تقدیر ہے اٹکا نے اپنے نزدیکی شادی کی بھروسی

سوالیں:- از غلام مستیگ طعن۔ صوبہ آندھرا۔
کیا فرماتے ہیں ملکتے دین و مفتیانہ شرع تین ذیل کے مسائل کو زید کی بھروسی کو تھوڑی اٹکا پنی خیال سے لے لئی۔
درستک خالہ نہستے، اپنا نکب تذییب کی بھروسی ایک دو کا اور ایک اٹکی شادی۔

نہیں۔ طلاق رجی وہ ہے جس میں پھر بکار کے جوست یعنی لوٹا یہاں مکن ہے۔ مثلاً کہا تمہر پڑھاتی ہے۔ پھر مدت کے بعد انہیں کہا کہ میں پھر طلاق داپس لیتا ہوں یا کوئی اسہا عمل کیا ہو صرف یہی ہی کے ساتھ حاصل سو سکتا ہے تو طلاق ختم اور تعلقات شروع ہو جائیں گے۔

طلاق باس جس ندن و شوہر کی رضاہندی سے روشن لکھاں
پوسکندا ہے۔ اس کے بغیر وجہ نہ ہوگی۔ مثلاً شوہر نے کہا آج سے ہینز نل
بچھے چھوڑ۔ اور نیت طلاق کی کی۔ تو طلاق باس ہو گئی۔ یا عورت
نے عدالت میں طلاق کی ورثاست دی اور عدد العتمہ مصروفی فریز
شرعی کی تکمیل کے بغیر طلاق دیدی تو طلاق باس ہوگی۔ اس جس عورت
کی رضاہندی کے بغیر و طلاق ہیں تو ما سکتا۔ اگر عورت راضی ہو جائے
تو وہ بانہ تکل جو کہ طلاق کی تاریخ کر سکتے ہے۔

طلاق اعلان کرنے والی بوسے خاتمہ کی کوشش اور درستی سے۔

طلاق مظلوم کی شکل ہی سمجھے جو اپنے کے سوال ہیں درمیش ہے۔
ہر کام ملاج اس کے سوا کچھ نہیں کہ عورت کیسی امور شادی کرے۔ اور
وہ شخص اسے طلاق دے تب یہ زوریخ اولن سے دوبارہ نکال کر کیا ہے
سوال ۱۰۷۔ از اُسم سلہ۔ مودتاز (دکن)

حائضہ ہوت کوہ اس رسالے یا کتابوں کا پڑھنا جائز ہے یا نہیں
جس میں قرآنی آیات لکھی ہوئی ہوں جیسا کہ اسی کے عقلي میں مسلمان
توڑکہاں جا رہی ہے کہ اکثر مضمون آیات کے ساتھ لکھا گیا تھا۔ اور
”فرانض لحقوق عصیتی کتاب“ جس میں اکثر مسائل قرآنی آیات کے ساتھ
لکھ گئی ہیں، پڑھ سکتی ہے، معلوم فرمائہ گئوں فرمائیئے۔ جس نے اکثر
کتابوں کا سلطانا لکھا۔ مگر اس سلسلہ کا خواہ بکھر نہیں ملا۔

جو کوئی کتاب یا مضمون اگر آتی کشیر آیات پڑھنے ہو کر ان آیات
کو اس کا کشیر و خالب حفظ کر کہا جائے سکے تو عالم پر کوچھ نادرست نہیں ہے
اس کے برخلاف ہو تو کچھ نادرست ہے۔ پڑھنا دلوں حالتوں میں
درست ہے۔

سوالیں: — (الیفڑا)
جنور اور عصر کی نماز کے بعد تلویث قرآن میں الگ سجدہ آجائے

لئے کیا جائے۔ جب کہ ہر دنماز کے بعد بجہ کیا نتیجہ ہے؟
جواب: —

بہو اور دیگر نر سے ہیں جس کی قیمت شرکت کے حساب سے مکمل طبق بجائے
براءہ نہ رکم مطلع کیجئے۔ عین فارش ہوگی۔

جولہ

زوجہ زید کے انتقال پر مر جو سے کے مال کا چوتھائی حصہ
شوہر کو اور بقیہ میں دلکش لا کے کو اور ایک ثلثہ بلا کی کو ملنا پڑتے
تھا۔ بلا کے کام تقدیر سے پریشر ہی حقوق ختم نہیں ہوتے بلکہ کے
انتقال پر اگر اس کی اٹاک شرمنی طور پر قسم کی جائیں تو زوجہ زید کے
مترود کے مال سے صرف رعنی وہی شوہر کا اپنے نکانے کے بعد دو ثلت
اس اٹر کے کی ملکیت شیخراں قسم ہو گی۔ جتنے وارث زندہ ہیں ان کی
بھی یہ تفہیں کسی مقامی مفتی کے ماستے پیش کر کے تقسیم کروائی جائے۔ یا
دارالعلوم دیوبند سے استھنا مکیا جائے۔ کیونکہ اس قسم کو قانوناً مستحب
ظہر نے کئے اپنی کمیں انساب سے۔

مسئلہ ۱۰: از سید مصطفیٰ تادری - رائجور (دکن)

کیا فرطتے ہیں علماء دین اس سلسلہ میں کہ تزیدی و تزیدہ میں
جویں تقریباً ایک سال سے بوجہ چند تزیدہ ایشیا کے ہے الی
اس آثار میں حوزہ دا قارب کے جھانے بھلٹے پر خود ہی شور کے
گھر جانے پر آنادہ ہو گئی۔ اور شور بھی از خود آئے پر بلطفے پر آنادہ
ہو گی۔ چنانچہ تزیدہ از خود شور (زید) کے گھر ہی۔ لیکن زید مکر
کر گائیں کوئی ہر اُڑیا، نزیدہ کے جھانے تریا دنے ہیں کی تائید میں بحث
دکھا رہتے ہیں کی۔ اسی حالت میں دھونوں نمودی صاحب سے پاس پہنچے
تیز مولوی صاحب سے کہنے لگا کہ آپ رب کی ہدایت کے مطابق
سری ہیں شور (زید) کے گھر کا ہے تو گھر من آئے نہ دوک سے
ہیں۔ تیز ابھی گھٹکو ختم بھی کرنے تپا تھا کہ زید کہہ اٹھا تم کون ہوئیں
اسے ملاق دیا ہوں کہنے بھئے مانے رکھی ہوئی کیا سے کچھ
کہ اس اٹھا کر بھیستے ہوئے تین بائکنے لگا کہ ملاق ہے۔ ملاق ہر ملاق اسی
اسی وقت اور بعد میں گھایا گیا۔ اسنا۔ کہنے لگا مزدورت ہیں۔ تقریباً
ایسا چوکر دماہ ہوتے۔ اب ذریعین اپسوس ملنا چاہتے ہیں۔ مراجع کا ایسا
طریقہ ہے۔ ملاق ہری ہے تو کوئی اور ساتھی ملاق رکھی وباں غیر
کی عام ہم تعریف مع مثال کے لگاہ فریتے ہوئے قومی صادر فرایا جائے
جیا۔

— ٤ —

بے شک خلیل میں مبتسمے۔

سوانح:- (الپشا)

کسی کا مرید ہونے سے کیا مرا دیتے ہیں اور کسی کا بھیت پڑنے سے کیا مرا دیتے ہیں میر جان فراہم نوں کے مفضل ہواب سے مطلع کریں۔

— 18 —

صریح ہونا اور بھیت ہونا ایک ہی بات ہے۔ دنیا ہی طوف میں شاگرد کی طبعیہ علم روحانی اور دین میں شاگردی کا نام ہے۔

سؤال :- (الضّاءُ)

ہٹلے یہاں لوگوں کا عقیدہ نزدہ تراس بات ہے کہ ہذا یا
شیرنی سامنے رکھ کر ہی فتح کرنے سے ثواب پہنچا ہے ورنہ نہیں۔
ساختہ ہی پھر لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ مدرس صاحب کو ساری روحانی ہوتی تھی۔
اوہ مدرس صاحب کو اللہ کا اعلیٰ کردارہ ملے غائب بھی تھا۔ یہ سب باہم کیا شک
ورست ہیں یعنی مل کے ساختہ جواب مرمت فرمائیں تاکہ یہاں کے لوگوں
کی آپس کی ناقابلی درجہ۔

— 2 —

یہ سلسلہ تو عصر سے جنگ و مبدل کا الحکم اڑا ہے۔ ان پختگیں کلام
کرنے سے ناقابلیوں کا دوسرا ہو جاتا تقریباً ممکن ہے۔ کبھی کبھی راشنے
والوں میں تقویٰ ہمارت، خلوص، طلبِ حق اور دین داری کا جذبہ
تو ہے، نہیں مدد لیں ہا کر اپنے خوبیوں کی اصلاح کر لیں۔ خود پسندی
ضدِ پسندیدگی اور نفایت کے گذے پانیوں میں غسلے لگائے فلسفے
محقوقیت سے تاؤ پہنچ سے اکستے۔

محض جواب یہ ہے کہ حکایت اور شیئری پر فاتح دنیا شخص ایجاد
بندہ ہے جس کا حکم اسلام نے ہرگز نہیں دیا۔ صریح روحانی نہیں
جسامی تھی اور روحانی کہنے والے دنیا سے تھیں سے دو قبائل کے شکار
ہیں۔ ان بے چاروں کی عقل جب صریح جسامی کی جیتنگی سے عاجز
اگئی تو انہوں نے صریح روحانی کی تاویل سوچی۔ والا لگدہ ترستان کی
قابل قسمیت والی آیتِ ان کی اس تکمیل تاویل کی مضمونی اُٹھا رہی
ہے اور اُڑا اُتھی کشیدے گی۔

اپنے عالمِ اعیش ہونے سے خود آٹھوں تو کے انکار کے باوجود
اگر لوگ تربیتی نظمِ عقیدہ جماعتے رکھیں تو کوئی اسیں یہ کیس

لے لئے ہے۔ چونکہ فتوحہ اور عصر کے بعد طلوع و غروب کے اوقات بہت نزدیک آ جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے احتیاط کا طور پر دنوں مخازوں کے بعد مسجد سے روکا گیا۔ اگر دنوں ہیں سے کوئی نازاریہ وقت پر پڑھی ہے کہ اس کے بعد آئیں جو جدید کی تلاوت کے وقت طلوع یا غروب جس قصیٰ طور پر کافی دیر ہے تو توجہ تلاوت محروم نہیں ہے۔

ٹھیک ماذل آباد کے ایک بوضع پری ہندھی ہیر و فل منڈھی
 (جس سے لگتے ہیں خود بہو جاتے ہیں) کا حلقوں ایک ہندو بہولی کی رات
 ہیر کرتا ہے۔ میں اس رات میں دو اکی گولیاں تیار کر کے باجے کیسا تھے
 اس دو اکولے کر ان کے دلیل ہیں دہنوان، کے گرد تین دفعہ پھر تھے
 اس کے بعد بہر عین کوچنڈ گولیاں دیجاتی ہیں جس میں سے ایک گولی
 آگ میں دوسرا ہندھی ٹالی جاتی ہے۔ یہ دو اضافی بہولی کی راستہ ہیں
 دیجاتی ہے۔ اپنے ایسی دو اکملان استعمال کر سکتے ہیں یا کیا ہمیری بڑی
 بہیں وہ سچے سال سے اس برضیں مستعار ہیں۔ انگریزی اور یونانی
 دو اؤں کا خارج بہت کیا۔ لگر بالکل نامدہ ہیں ہر ایک بہر اور
 بڑھتے کا خطرو ہے۔ انسی مجبوری کی صورت میں اس دو اکملان کرنا
 حاصل نہیں ہائیں۔ تعلیم فرما کر ساری مرثا ہوں کوئی فرمائی۔

— 1 —

جس دو الی تیاری میں کفر و شرک کے دفعہ طوڑ پڑیں اور
جادہگری کے خلیاں اسلوب شامل ہوں اس کا استعمال ایک مسلمان کو تو
زیب نہیں دیتا۔ مسلمان کے لئے فی الحقيقة دو ایک بیانات ہے۔ وہ
مرض کا خاتم تو بالکل حقیقی ہی کے ہاتھ ہے۔ اگر رضیہ یہ ایک رحمتی ہے
کہ زیرِ حیث دوسرے نامہ ہو جائے گا اور مسکنے چیزیں ممکنی مرتک
درست ثابت ہو جائے۔ یکو نکل اللہ تعالیٰ نکونی آئیں میں باذی نفع و
ضرر کا دراکمی محل کے اسلامی یا غیر اسلامی ہونے پر نہیں، لیکن آخرست
کام اسلامی میں سے جدا ہے۔ دنیا کے نفع و ضرر کا تمام تربوہ اسلامی
اوٹسیل اسلامی نقطہ نظر ہی ہے۔

سوال شد: — از محمد سیم۔ گلستانی (صلی علیہ السلام)

بدرما میں سے دیکھا ہے کہ امام فرض شماز پر عملت کی بعد اپنی طرف حکوم کو بھیجا تے ہیں اور اسی طرف منہ کئے ہوئے دعاں ہیں لگتے ہیں کیا ایسی امننا کسی حد پر ہے سروی ہے ۹

یہ تو ظاہر ہے کہ اس طرح کی اسم کا اسلامی شریعت سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن جس پڑی کا حکم شریعت نے مددیا ہواں کے بعد ہر ہنسے اور طیون ہنسیرائے کے لئے چند شرعاً مقرر ہیں۔ یا تو وہ کفار کے کی خاطر طریقے کے شاید و مماثل ہوں۔ یا اسے کارروائی بھکر کریا جائے یا خواہ خواہ اس کی اتنی پاہنڈی کی جائے کہ کسی بھی حال میں ناخوب یا اس کسم کے ساختہ کسی خلاف اسلام تصور کی دستی ہو۔

الگہ ہاں کے لگتے ہیں کوئی خاص قسم کا ہار طیون زیر الداجت ہے تو اس کی کوئی تفاحت نہیں۔ لیکن اگر اس باہم کے ساختہ شکون اور دشکے دغیرہ کے تصورات و باہتہ ہوں۔ مثل لوگ یہ سمجھتے ہوں کہ اس کم سے دلخواہ بخن کے سبق پر کوئی اثر نہ سکتا ہے یا انکا جیسی مضبوطی آتی ہے یا اسی طرح کی کوئی اور من گھرست بات فرض کریں تو یقیناً یہ جاہاز خفیدہ تابل ترک ہے۔

ہذا بھی شادیوں میں شرکت کی حرمت و حلال ہونے کا سند تو ہم اپنے عادات میں فری سے مجھے اور جنگ و جدل ہے پر ہم نے کرنے کے قائل ہیں۔ ملکے کرام و فدائیوں ان لوگوں کو سمجھائیں۔ اور مقام احمد (بائیکاٹ) نہ کریں۔ اچھے مسلمانوں میں اتنی کشتیر غیر اسلامی باتیں برا جای گئی ہیں کہ اگرچہ حقیقت کی جائے تو شاید کوئی بھی برادری اور بھنہ میں ملاپ کے لائق نہ رہے گا۔ بیاندار اور امام تریں امور ہی میں جب ہم مسلمان صراحت قسم کو پھوڑے ہوئے ہیں تو ہم نے میں کیا کلام کیا جائے۔ بے شک اس پر تحریالت پر ملکہ کا صبر و تحمل جنم ضرور ہے۔ لیکن اس جنم سے بہتر ہو گا کہ جسیں تدبیر اور فرمی و ملکت کی بھائیت معاشرہ اور بائیکاٹ اور لڑائی کی جگہ ڈیکھا جائے۔

غیر مقدار کو تشبیہ بالکفار قرار دیتے ہیں۔ لیکن حقیقی مسلمان اُنکی مطلع پرداز نہ کرتے ہوئے پرستورہ مذکورہ مدعاج کو جباری نکھلے ہوتے ہیں۔ اُن کا کہنا ہے کہ جب تک کوئی حقیقی مسلمان اس مدعاج کو ناجائز نہ کرے گا تک اُس پر پابند ہوں گے۔ کیونکہ وہ غیر مقدار الہم کے کمی ایک قوت کی بھی پرداز نہیں کرتے۔ چاہے وہ کسی بھی میں اُن کے ساختہ پیش کرے۔ اس سے اُپ کو تکلیف دی جائی ہو۔ کہ اُپ اس مسئلے پر درکشی ڈالیں۔ کیونکہ دیگر عالموں کے نعمودن سے یہاں کے مسلمانوں کو تسلی نہیں ہوتی۔

سوال ۳۔ رایضاً

یہاں ایک جماعت ہے۔ جو ایلی محدث ہملا قی ہے۔ وہ نماز تراجم صرف آنحضرتی رکھ جو پڑھتی ہے۔ اور میں رکعت کو ہمیشہ

کر سکتا ہے۔ مژاں مکمل طور پر اس کی تردید کر رہا ہے۔ مجاہد اور اکتو فہمی اس عقیدہ فاسدہ کی تردید پر مصروف ہیں۔ پھر بھی کوئی نہ لئے تو وہ ہلے۔

سوال ۴۔ از محظی عبد اللہ بن عاصی بن نافعی (دیباں)

قاد نہ شدہ اپنی سے اور نہ کی حالت میں اپنی بیوی پر اپسیت اور ظلم و ذریغی کرتا ہے جس سے ننگ اگر بھوی اپنے میکے ہلکی کمی پہنچے مسلم کا عرصہ ہو چکا مگر خاوند نے اس کی کوئی خبر نہیں اور وہ اس کے نام نفع کا جعل رکھا۔ یہ دیکھ کر وہ اپنے خاوند سے طلاق لینا چاہتی ہے۔ اس کے لیکے لڑکی بھی ہے۔ اس بارے میں دینی احکام ہے برائے ہر بانی مطلع فرمائی گئی یا طلاق جائے ہے یا نہیں؟

جواب ۴۔

شریعی طریقہ یہ ہے کہ خورت مسلمان حاکم کی عدالت ہیں پیش نہ رکھا دیں پس کر کے طلاق کی خواہاں ہو۔ اگر حاکم نے ضروری قوانین کی تکمیل کے بعد اس کی درخواست مبتکر کی کے طلاق کا فصل دے دیا تو طلاق بات مچھل جائے گی۔ ظالم بنا انصاف شوہروں سے چھکا لانا پا کیا یہی ایک دامتست ہے اور اس نامہ اور ان طور پر اس ماہ کو اختیار کرنے میں کوئی خشمندی برائی نہیں۔

سوال ۵۔ از سید عثمان سید عذر۔ سریع (مطلع کار وار)

ہمارے یہاں پر وادیج سے کرشادی کے موقع پر دہم کے لگلے میں تھا دینی باریکے سیاہ ملکوں کی چند لڑائیں، پانچھیزیں مادر نکاح پڑتے ہیں۔ یہ ملک از وادیج شریعت جائے ہے یا نہیں؟

یہاں کے بعض غیر مقلد ملکوں اس کے خلاف ہیں۔

پیساں مدعاج کو تشبیہ بالکفار قرار دیتے ہیں۔ لیکن حقیقی مسلمان اُنکی مطلع پرداز نہ کرتے ہوئے پرستورہ مذکورہ مدعاج کو ناجائز ہیں۔ اُن کا کہنا ہے کہ جب تک کوئی حقیقی مسلمان اس مدعاج کو ناجائز نہ کرے گا تک اُس پر پابند ہوں گے۔ کیونکہ وہ غیر مقدار الہم کے کمی ایک قوت کی بھی پرداز نہیں کرتے۔ چاہے وہ کسی بھی میں اُن کے ساختہ پیش کرے۔ اس سے اُپ کو تکلیف دی جائی ہو۔ کہ اُپ اس مسئلے پر درکشی ڈالیں۔ کیونکہ دیگر عالموں کے نعمودن سے یہاں کے مسلمانوں کو تسلی نہیں ہوتی۔

جواب ۵۔

جواب سے مطلع فرمائیے۔

چول بیٹا:-

بدعت پر ہم کو شرعاً شرعاً نہیں بہت کچھ لکھتے ہیں بلکہ
ما خطر فرمائیں تو ہم تھیں بڑی سلیمانیں ہیں۔ بدعت کی قسم صرف
انہام و تہمیں اور مسائل کی تھیں کہ طور پر کوئی گھنی ہیں۔ درست بدعت
اپنے شرعی مفہوم ہیں لا الفصل ناجائز ہے جسے بدعت صندوقہ امام تھے
وہ حقیقت ہے شرعی مفہوم ہیں بدعت ہی نہیں ہر قبیلہ صوفیہ شاعت
کے باعث بدعت کہلانی جاتی ہے۔ احادیث میں بدعت مطلقاً بالضم
مردود نظر رکایا گیا ہے۔ لہذا مطلقاً شرعی ہے "بدعت" بلا استثناء
ذمہ دہ ہے۔

سوال :- از محمد بن عیش شرعاً فرضی (وضع ملئے بریلی)
کیا فرمائی ہے ملائی دین شرع مقیمان دریمان من مسلم کے
کمزیدہ اپنی زوج زیدہ کو طلاق شے دی اسی شعبہ کی نجاشی
ہمیں اب زیدہ اور زبہ دہ دلوں تقریباً ۲۰۰۰ میں مخدوم ہیں اور
دللوں حلال کرنے پر راضی ہیں۔ یہ بات صرف فرضیہ ہے گھنی۔ درست
طلاق دینے کا ارادہ نہ تھا۔ اور طلاقی جب ہر قی اس وقت زیدہ
قریب تین ماہ کی حامل تھی۔ دلوں اپنی فاطحی پر شرمندہ ہیں۔ دلوں
دوسری بیان نکلاج کرنے پر نہیں۔ اب اگر زیدہ اپنے بھائی چھوٹے
ہے نکلاج کرائے بعد تو لودھونے پر کے بھائی چھوٹا زیدہ کا زیدہ کو
طلاق دینے تو نکاح بعد مردت گذاشتنے کے جائز ہے یا کہ نہیں؟

چول بیٹا:-

طلاق ملنے کے بعد عورت کا کمی بھی نہیں ہے لیکے شادی کرنا
کرو طلاق دیں گا۔ تاکہ زوج اول سے نکاح دیا جائے کہا جائے کہ دوست
نہیں۔ عالم القرآن کا حکم جعلی ہے جس کے ساتھ اس طرح کی چیز باری بار
زبہ کاری اس کی خلقت دائرہ میں کیلیں کرنا ہے۔

"صرف فرضیہ" میں طلاق دینے کا ارادہ ہے۔ طلاق غصیہ ہیں
دی جاتی ہے پہلے ارادہ نہیں بھائیوں سے وہ تو ارادہ ہو گا۔ وہی
جو شہریں اپاہاں کو طلاق دینے والے کی پوزیشن مقولہ کی مرتوں کے
بالے میں بالکل اُسی شخص کی ہی ہے جس نے پہلے سے سوچ کر فیصلہ کیا ہے
سوال :- از محمد مجتبی علی عثمانی

درائی کی مقدار کیا ہے۔ اکثر ناجاماً ہے کہ ایکشہت دو اکلی ہے۔

کہتی ہے کیا واقعی میں رکعت تراویح پڑھنا ہے وہ طریقی ہی ہے جو کہ
مرت آٹھ ہی رکعت پڑھنا درست ہے؟

چول بیٹا:-

یہ پر اچھا گز ہے۔ باہر اعلیٰ رہا اس پر بخیں ہو جو کی میں عقل
تھا اور دل اکی دشواری کی رکھی ہیں میں رکعت کی انساب داولی ہیں یا
اپ بھی ہیں پڑھتے۔ اگر خدا نجاست کسی فرقہ کے اعتقاد کی رو سے اپ
اس کے لئے اندر میان کے درباریں ہموم تھیں میں کے تو فکر نہ کریں کہ اپ
کے ساتھ نہ ہمہ نہ ہر سے بڑے ملکار و حملہ بکل جناب ہر خواروق رضی اللہ
عنہ بھی صوب جہزیں میں شامل ہو گئے۔ عقد اور تراویح پر باہر بحث
اور احادیث و رأیاں کے انہاد لگانی اعلیٰ تھیں جو ایں کے سوا کچھ نہیں۔
سوال :- از ابوالسلام محمد سیم الدین صدیقی

شرک و بدعت افطر سو اس دو رأیاں دغیرہ سنت کرنے^۱
والوں کو ہم اسکے اکثر مسلمان حضرات دیاں۔ ایشی حدیث دغیرہ مکافتا
سے ملقب فرمائی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ اس کی وجہ سیرہ اور شیعہ
اگر اپ کو معلوم ہو تو جواب حنایت فرمائیے۔

چول بیٹا:-

"دہلی" کی ضربت عبد الوہاب کی طرف ہے۔ خود بہبلاں
کے ہمراں سے جوں علیہ کر تھیں ایک نصر حضور چھپا ہے اسے
ما خطر فرمائیں۔ اس چھپکیے جس مت پڑیے۔ اسلام کے سفراء اور
وہجات بر دیناں دیکھئے۔

سوال :- (الیش)

اکثر حضرات دارالحکمی و زلف کی مقدار کے شعل مطمئن ہیں
ہیں۔ دارالحکمی اور زلف کی کیا مقدار ہوئی چاہئے؟ شریعت شریفت
کی رکھنی میں جواب سے سرفراز فرمائیے۔

چول بیٹا:-

اسی ڈاک میں ایک سوال جواب دارالحکمی کے بالے میں ہے۔
وہ فالاً اپ کے لئے بھی کافی ہو گا۔

سوال :- (الیش)

اپ بدرعت اور اکثر دیگر کا کہنا ہے کہ بدعت حسنہ در بدعت
ستید و قسم کی بدعت ہے جس میں سے بدعت حسنہ کا رنادرست و
جاہنی ہے۔ لوگوں کا یہ کہنا اور اس پر عمل کیا شک مناسب ہے۔ صحیح

سیکھوں جا فور ذبح مکے جائے ہیں۔ مکررت تعداد کی وجہ سماج ان ذبح کرنے والے، ہر جا لوز کے ذبح کرنے کے بعد جا قسمے خون ہیں دھوئے تک انگلیوں سے صاف کر دیتے ہیں اور آٹھوں جا فور ذبح کرنے کے بعد خون دھو دیتے ہیں۔ دوسرا ہے جس پھر تی سے "خون ذبح" کو خام دیتے ہیں اس سے اندازہ یہی ہے کہ وہ ہر جا لوز بسم اللہ رضاختے ہوں گے۔ لیکن اگر ان سے پوچا جائے تو قیصیا یہی جواب دیں گے کہ تم دل ہی دل میں کہہ لیتے ہیں۔ وہی عمل یہی نہیں منکرات پر عمل کرنے والے مسلمان ہیں۔ ایسے نبادلے کے گشت کی شرعاً کیا نوعیت ہے؟

جواب:

لاماجان الگرلز اس پر عمل کرنے والے ہیں تو اس سے ذیم کی صلت ہیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جب وہ کہتے کہ تم بسم اللہ رضاخت وغیرہ کہہ رہتے ہیں تو خواہ خواہ بدگانی اور دشمنی دوست نہیں۔ رہا ہر ذبح پر جھری نہ صاف کرنے کا سامان تو اگرچہ تلاف و غافت کے خلاف ہے۔ لیکن اس کا شرفاً کوئی دخل نہیں کی جاتی جلت و حرمت میں نہیں ہے۔

سؤال: — (ایضاً)

ایک عالم دین ہو سجد کے لئے ہیں قرأت میں کبھی کبھی مالک و یوم القیوم کی بیانے ملک بیوم الدین اور اللہ تعالیٰ کی بجائے وہنا الفهم پڑھتے ہیں۔ اُن کا ہناہ ہے کہ ایسا پڑھ سکتے ہیں۔ آپ کے نزدیک کیسے ہے؟

جواب:

"ملک" کو تکم اور اللہ کو تقدیر پڑھنے کی فلوٹ گھری تفاصیل سے ہو جائے تو اس سے خازین خل واقع نہ ہو گا۔ لیکن اس پر خدا کا ایسا پڑھ سکتے ہیں غلط ہے۔ یعنی احمد تو نو کے لاماظ سے بالکل غلط ہی ہے۔ "ملک" مفہوم اسی ہو سکتے ہے۔ یعنی جو ملک یہم اصحاب کے شہنشاہ یہم اصحابِ غیر ہو گا۔ لیکن یہم کو اس کو کچھ کرو شخص قرآنی افلاطیک تہذیبی جائز ہے وہ گویا قرآنی الفاظ کا صحیح مقامِ کھتما ہی نہیں۔ قرآن حرف احرفاً مترقب میں اللہ ہے اس کا ہر حصہ اپنی بلگدر حربی اپنی اور حکم داٹل ہے۔ انسان علم دادب کو اس میں شتمہ بر ارتہ بیدنی کا حق نہیں۔

ہمیں اضافی ہوتی ہے۔ حسب وحدہ یہ قرض ادا کر دے اس سے حمال کیا ہوا قفعے خوف خرج ہیں لا ہے۔

مال حمال کے باب: یہ بات طویل سکھنے کے لائق ہے کہ اس حمال ذبح کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جسے قانونی شرایط حالت کے باوجود مکانے مکانے کا مال قسم کرتا ہے اور ایک وہ جس پر ملکیت ہے اسی قسم نہیں۔ شرابیک دکان پر ملازمت کر کے جو مال حمال کیا گیا وہ الگ پورہ حمال پاک نہیں ہے۔ لیکن تعلیمی افتتاح سے کامنے والی قیمت اس کا المکنہ ہے۔ ایسا مال اگر وہ اپنی اولاد میں قسم کرتا ہے تو ہمارے قیام اس میں اولاد کے لئے پر مال علاں ہو گا۔ ہاں دوسرا طریقہ کا مال جیسے پوری "لوٹ"، حصب فیض و خیر سے مال کیا ہوا تو اس پر قانونی ملکیتی ثابت نہیں۔ لہذا اس مال کی دعاشت ملک نہیں ہے۔ وارثین پر لازم ہے کہ اس کے حق داروں نکل پہنچا یعنی اور نہ پہنچا ملکیں قلم سکم خوبی پتعلیق ہو جائیں۔

مولان علیؒ — (ایضاً)

جو مسلمان شراب و گاچے کے کاروبار سے روپیہ لکھتے ہیں یا جو مسلمان ایسے تاجر ہوں کے یہاں ملازم ہیں اور ان کے یہاں کھانا پینا حرام ہو کر جائز ہے۔ الگ یہی کام کوئی ہندو کرتا ہو تو اس کے یہاں کھانا پینا مسلمانوں کے نئے حرام ہو گا کہ نہیں؟

جواب:

اگر ستر حضرات کا کوئی اور جائز ذریعہ آمد نہیں ہے اسناً ان کا کھانا پینا درست نہیں ہے۔ ہاں الگ کوئی اور جائز ذریعہ ہو اور یہ بات یقین کے ساتھ معلوم ہو جائے کہ جائز اس جائز ذریعہ کی آدمی ہیں سے کی گئی ہے تو اصولاً اس میں شرکت جائز ہو گی۔ لیکن حکمت و اتفاق کا تقاضہ اس کے بھی خلاف ہے۔

کسی غیر مسلم کے یہاں بالعموم کھانا پینا اسی بھی مال ہے درست و مناسب نہیں۔ ہاں کسی خاص تقریب پر باہمی تعلقات کے میں نظر کیا جائیں جا سکتے ہے۔ شرکر، مکلات کی طبایات و حلت کی طرف سے کسی اہمیت ان ہر اور یہ بھی پتہ ہو کہ یہ مکلات کسی جائز آمدنی سے فراہم کئے گئے ہیں۔

سؤال: — ارشاد احمد۔ مذاق۔

شہر بہر کے ہے یہاں ایک بھی ذبح ہے۔ جو اس روز زمان

مبینہ مالم جیں کا یہ طرزِ عمل کسی طرح مناسب نہیں رہے۔
مگر اس کے استعام میں آپ کا عزم ترک سلام بھی کچھ کم مناسب
نہیں ہے۔ پر شخص آخرت میں، اپنے اعمال کا جواب دہ ہو گا عالم دین
اگر پسند ادا کشا کر ہو تو اسی خطا ہو گئے ہیں تو ان کی یہ خطا آپ کو
لئے لگاہ کا جواز ہیں بن سکتی۔

مسئلہ ۱۰۔ (ایضاً)
اگریک ہام دین رکن ہے پئے علم کے غورگی وجہ سے
صرف دوسروں کے سلام کا منتظر ہوا اور خود کسی کو سلام نہ کرتا ہو تو ایسا
ایسے آدمی سے تحریک سلام کر سکتے ہیں؟

جولی بیکری

کسی بھی شخص کی بے حرکت نہایت تکلیف برداز اور خود پسند انسان ہے
کوہ ہمیشہ دوسروں سے مسلم ہیئے کا منتظر ہا گے۔ مسلم کرنا لامع
ہماری غلطی فکر و نظرے خواہ چھوٹے پیں کی علامت بن گیا جو یہیں
اسلام میں اس کی جیشیت قطبی مساوی ہے۔ جو شکر خودا سخن حضرت صل
پار لوگوں کو مسلم کرنے میں مسابقت اور بیان فرمایا کرتے تھے۔

صحیح بخاری شریف اردو مکمل (چنانکہ ہمیں علم ہے اصل صحیح الکتاب بعد کتبِ اللہ و قرآن کے بعد سب سے زیادہ صحیح کتاب)

تیج بخاری ستریف اور دہلی (چنانکہ ہمیں ملے ہے اچھے کتاب بعد کتب اللہ تعالیٰ کے بعد میں زیادہ صحیح کتاب) بخاری شریف کا مکمل ادا و ترجیح آج تک کوئی شائع نہیں ہوا۔ یہ پہلی اور نہایت مبارک کوشش ہے جو اس المطابق رکھ رہی ہے۔ امام بخاری کی صحیح کردہ ۶۱۷ حدیثوں کا یہ سلسلہ اور تقابل اعتماد ترجمہ۔ پاکیزہ طاعت و کتابت سے اپنے سفید کاغذ پر آپ ستریف خلیل دیوبند سے مال کر سکتے ہیں۔ تین حصوں پر مشتمل ہے جن کی بھروسی قیمت صرف چھ سو روپیہ ہے۔ بلکہ کچھ درج جملہ ساتھ میں پر پھر جملہ اعلیٰ دو ہے جو دس روپیہ۔ درج حصہ اگلے سی جنی طلب کر سکتے ہیں۔ اس سورت میں فی حصہ ۹۰ روپیہ قیمت جو گی۔

موط امام مالک ترجمہ (عربی مترجم اردو) پر بھکر اپنی جمع کردہ احادیث سے اختاب فرما کر صنان ان والم کے لئے مرتب کیا۔ یہ کتاب اسی میتوسطہ امام مالک احادیث نوی کا دینی ذخیرہ ہے جس کو سالہ اسال امام مالک نے ہرگز نہیں

مکمل کریں ۱۳ رسمی (عجیداً علیٰ ۹۲ روپیے)

ضد وری نوٹ : — مہدوپاک کے درمیان وی پی اور تہذیل ترقی مہدوش کے باعث کتابوں کی آمد و رفت میں اس تقدیر شاہراہیاں ہیں کہ بہبیں کہا جاسکتا ہے کہ اور تو رکب تھیں ہو۔ لہذا شائعین اس موقع سے جلد از جلد فاتحہ اٹھائیں گے اس وقت کوئی تعلیٰ نے یہ کتب فراہم کرنی چاہیں۔ خصوصیت سفر چودہ دستار کا شکار ہو نہ رکھے گا۔

محلہ کا یتھ

مکتبہ تجارتی دیوند ضلع سہارنپور (بی پی)

(مستقل عنوان)

مسیح دارالنکاح

مُلَّا إِبْرَاهِيمْ مَكْ

بے تسبیح و میراث

-(((**(*)**))) -

۲۰۔ آئندہ:۔ ملاحظہ فرمائیے:۔
مسلم خواتین کا سینہ بھی کاشمی رنگ لا کر رہا۔ کیا
اب بھی ان کو جو شنس نہیں آئے کا کام؟ آٹھوورتوں کو دخوا
کرنے کی لاشش! غیر ضروری آزادی رنگ لا کر رہا!

لیکن افسوس ہے جو اس ہے۔ چونکہ کہنا تھوڑی
چھوڑا جاسکتا ہے۔ لہذا خواہی دلیل سے مینما بینی کی برائی کو کٹھان کا
الہام ہے اُٹھی مٹھن دلو اسینا تو ایک آرٹ ہے۔ فن ہے۔
اسکول ہے۔ اس سے اخلاقی فائٹے ماحل کرنے کے سلسلے میں اگر
جور توں کو پیچی جعلت و جھاکی جھوٹی تھوڑی سی استراتیجی دینی پڑے تو کہا
ہنگی ہے، تم آئیں جمک حضرت اور نہ بید اخلاق کے لئے ہوئے
افسر اسلامیہ جلتے ہو۔ حالانکہ تمام اسلامی ملکوں میں جورت ماروں

کی پہنچانی ہوئی۔ شہر پاک توڑ کر آزادی کے مقام اعلیٰ پر پہنچ کی
سے۔ درگیر گوس جاؤ۔ مدینۃ المسار ہاتھ پاکستان میں دیکھو۔ حورت کس
مراجی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ ناچ رنگ، پہلوانی، موسیقی، لکڑیم
خواہی، کوناڈا، عجیبِ حیات ہے جس میں حورت نے مروکو نہیں بھجا رہیا
ہے۔ بس تاکرنا اور باقی ہے کمر و خیس جس طرف کی بیویاں رکھ سکتا
ہے اس طرح حورت کو جی کی شور بر لکھنے کا قافلی ہن ٹھا چاہئے۔

مرد میں کیا سُر غاب کا ہے جو عورت میں نہیں۔ عورت یکوں اتنی
چھوٹی موتی تھیرے کردا کسی مرد سے دل گلی کی اور بے جا کردا۔
عمرت و غفت خروں کی گھڑی ہوئی آنکھاں میں اسی میش و لٹا طاڑ
لئے گزار کر جسی طرح مرد کے سر پر سینگ نہیں تھل آتے اب سچ عورت

یکم است۔ جسٹے۔ جس میں بھی اس کے دشمنان عقول کو احراز ہے کہ یونی گورنمنٹ نے قیام بالاقانع کی ایکم کے تحت تقریباً پچھلے اکس روز پہلے کا جو سماں ای قیام سارے گیوں، مذکور گیوں اور با جوں کی شکل میں فراہم کیا تھا وہ سب فاتر ہوا۔ اور قیام بالاقانع کی شاندیہ ایکم متروک ہو گئی۔ جس پر خدا غفار تقریباً اُنیں لکھ دیتیہ مبلغ کیا گی۔

الشہر کے ہندو امیں اخیس لاکھ روپے پر یہ مقدس دیر تر خداوندانی غصت پر مہڑا خوش کر کے اپنی مقابیت یکوں خاچاب کرتے ہوئے اوسی تو آج کے بلند پایہ و فریضن اور نینیتا اؤں کے درہا میں سی بیس لاکھ کی حقیقت کیا۔ لاکھ دل لاکھ تو یعنی حصراًت کے جزوں کی تناول سے بھی بکترے ہے۔ پر راجحیہ کا امام خاک بنانے ہے۔ ایشیں ملحوظاً پیر ایکم خداوندانی غصت نے بنائی۔ محلِ کرم۔ یعنی کوفیتا۔ علی ہنڑو کے سورہ سکھ فلی ہر عاصے تو اس میں کام کیا تھوڑے۔

پھر وہ پیش کیا تھا کہاں ہوا۔ جو سارے گیاں اور ڈھونکیاں خریدیں
مگنی قیسیں وہ آخر پہاں تو تخلیل نہیں ہو گئیں۔ جتنا ہی سے افراد میں
بیٹھ گئی پہنچی۔ اور سر کاری اسکم کے تحت بھارتی بالنوں کو جو ملی
تعلیم ان سے ماہل ہو سکتی تھی وہ اب انفرادی طور پر مال ہو دی ہی
ہو گی۔ تو تقدیر تو تعلیم سے۔ نہ ہی اسکوں میں گھر کے کوئی نوں
یہی۔ اور یہ بھی پیدا سکتا ہے کہ تعلیم حکمل نہ دالی ڈھونکیاں اور
سارے گیاں بعض درفتاری کا لخوں میں تشریف لاتی ہوں۔ حقیقتی دنیا
میں ان کا لاولدی ہی نہ ہوا ہو۔ تو اس محنت میں اور بھی یہ اصرار منظہ
ہو جاتا ہے کہ روپیہ مانع ہوا۔ مانع کہاں ہوا وہ تو جیسوں ہیں ہے
کہ اسٹک کی جیب میں ہے تب محفوظ ہے۔ رام لال کی تحری میں

تو جانی ہے امریکی سائنس داوس نے کب کیا خلاصت کو
نامزد کیا ہے۔ تھوڑے پہلے تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
دیا تو کم ہو گی۔ تم قیاس کریں۔ یہ بھروسی امریکی سائنس داوس نے مکمل
کرنے کے خاتمہ سرت افزاییں۔ وہ بھی تو چاہئے ہیں کہ ان کے کم
تباہیوں کے عظیم ہے ظیہم طوفان لائیں۔ ہوتا سندھ بہاریں۔
بعضیں تھاںی اور ایمان پرے کے ہیں کہ ہیں اور اسے قری تریں بخوبی
کے تھوڑے تھوڑے پا چکر و مر رائے تو وہ اندھی ببارک بات ہیں
کیونکہ ان کی اس پسندیدنی کے امن پرست دیوار تادن راستہ سی فر
میں ہیں کہ ایک بھی دوچم بیٹے بنا جائیں جو ان کے اپنے ماں کو ملے
تمام دنیا کو اکدم بھیم کریں اور وہ خالق عالم ہیں کوئی ٹھکانہ پھریں۔
جی تو کہے۔ قیامت دنیے میں اللہ بیان کے لئے شہادت کا جتنا
بھی بات ہے بیان اپنے وہ تکرر و تقویں ہوں گے۔ اور یہتھے ہے کہ
اس ادا کے شکرانے ہیں امریکی کو شکریہ زشتی چیز سمجھی
رکھدیں।

ہزارستہ۔ «عذکی ہے جو روز ایمانی عارفی نہیں ہے بلکہ
اثر تقدیم ایسا ہے پرست بیان پڑھ رہے ہے۔
عنی یا اپنے یہ فیکر دین کافی اعلیٰ ہے جیسے اونکا من کا
ہشیلگری ہے جو حکومت ملیکے حکم دا منصب ہے پیری کیا گیا
کہ حدا کے لئے ملک کی ایمان کیلئے گرد۔ تباہی کا پیش ہم ہے۔
گویا بیانت کی قرب بیانیا ایک سرا یا ایک سرا نہیں ہے۔ جسے
گردنی اور سطحی کے شعبوں جس قیمتیت پرے کی سزا دی گئی ہے۔ پھر کوئی
مذکوت سرا یا ایمت ہیں پوری ہو گی۔ لہذا قیامتیکی ہی سی جو تن
ہمچو گردنی دن کم ہو گئی اور عیکتے ہیئے شعبوں پر گلی کی را کھا گئی تو
فیکر دیشیں والوں کو وہ انتکی سامنہ اور وہت کا لکھ رہا۔
خداونی فوجہ دندہ ایتم خوش برہ۔ تھیں جس انسانی کا لذت
تحادہ چند دن سے نیاد نہ ہیں ہی۔ اور یہ دن ہی ایسا کہ اسے ایں
اے ہے پھوٹے لوگوں کو کہا کے کلکٹوں کا کب پیش ہوئی کہ اگر یہی
گھبیوں اتفاق سے جھیں ائے بچتے تو بھروسی ادمیں اسلام خیبر
کھانا پسند نہ کرے۔ نہ باس ہو تاہم ہاں سی بھی۔

بھی میں دنٹا جا کی تسامیوں سے گزر کر کچھ کھوئی نہیں پاتی ہی ہے
وہ اگر پاٹے تو تم روکہاں سے آؤ۔ تم جس جو مارنے جیسے وحی جس قم
انھیں کے پیچے صحت و اخلاق کا ڈنڈا نہیں پھرتے ہو۔ تم انھیں کے
بیرون میں زخمیں پہنچے ہے، جو زخمیں کے کا۔

ہزارستہ۔ پاکستان کے کالج سی سر بالہ سٹ جاہانگیر
داس فرماتے ہیں۔

مشرقی پاکستان میں اگر نہیں راجح فیرقا افغانی فیصلہ
دستوری اور جمیوریت کے نہیں ہے۔ حکوم کی رائے
ہٹک رک جمیوریت کا گلہ گھوٹ دیا گیا۔

جس کیجئے شریان جی اجھوں تکے مدد اپ کو حملہ نہیں
جمیوریت کیتے ہیں مکمل اونکی مردمی اور نیصلہ کو۔ ہزاروں بے اگتا
مارش لائی قبضے والا ڈنڈے گئے۔ یہ بھی جمیوریت تھی۔ جماں اسلامی
کے پینڈا گز نار کرنے گئے۔ یہ بھی جمیوریت تھی۔ مددوی کو پھانی
اور پھر جو دسال کی قید کا حکم تباہیا ہے بھی جمیوریت تھی۔ خطا
معاف اب تو آپ کے یہاں بھیں ماقبلیانی جمیوریت نے یہ بھی
جمیوری خودہ پیش کر دلائے ہے کہ ملکت پاکستان میں خالص پارٹی
کا وجہ ختم کیے تھے "حکومت پارٹی" وجدیں لاٹی جائے جو پھر
سیاہ خیڈی کی ملک ہو۔

وہیے بھوئے شریان جی اپاکستان میں قبضے کیں کیا تھا
کو جمیوریت کے نہیں تھی ریکھے۔ اسلامی نظم نظر سے "ادشاہ مغل" ہد
ہوتا ہے لیکن خدا کا سایہ اچ کے پاکستان مکران پکے مذاہپر است
فران کے ماش اسلام کے شیعیان اور مسیہی میں خدا جسی پر ترکیم
ہوتی کا سایہ مقدس و مکری ہے جو ملکتے ہے جوہنا پاکستان میں سہیجتے
کی شہرو اول ہی ہے کہ مکران جو کچھ کہیں اسے خدا کا کہا گیو۔ ان کی بات
سرفیڈی درستہ۔ ان کی وہ راز ہی ہے جو کے لئے دھانیں کو کہاں
دو سٹ بڑا نوٹ دو، پچھٹ ملت دو!

ہزارستہ۔ اور سنتہ۔
جی پینڈا جو بھکر کے قریب جو زیر دیکھنا شکن
کی سوت کیست نقصان پہنچا۔

والوں کی طبق ملکی دیر طلاق کی سیکھیں ہوتی ہے۔ بلکہ دل خلوت نے سر اجبار اور گرسی نہیں نے بندوق المطافی پر انسن شکاری ہیں نہ تار خل نہیں کرتا۔ فیکس ویک گولی۔ یعنی کہ ایک دلخواہ پر پس کے کام قوس میں ایک پاکستانی کی زندگی کے سلسلہ چیزوں میں اعلیٰ ہو جاتے ہیں۔ بے کاری بڑھتے یا لٹختے۔ مکاروں کے کمین یعنی اور جملتے پر کمی اور نہیں پڑتا۔ انکی شرلوں کے چیزوں کی لفڑاں الک کم نہیں ہوتیں ہوتیں ان کے شہستان رنگ و لونوں درستہ رونقی نہیں آتی۔ ان کے جو حص کی ہماری قوماً افراد نہیں ہوتے۔

یاں خدا غیر مستہ ستر پرے درود شکران کے کان ہر سے جس دن ان کے عمروں کی خطرے کا سایہ پڑی تو چھپو پاکستان کی سالیت خطرے میں آگئی۔ جب چور بیدار کا سوچ آپنا لے لگا۔ حمام کا عورتیں بس بھر لگوئی ہے۔ جیل خانہ ہے۔ بھائی طربے دفڑوں پر یا

**ہر ایک سٹھن میں۔ خدا کے۔
جذور آہادی ختنہ گردی عروج ہے۔ یکیں ملوت
کو نظر نہیں رکتی۔**

پھر ملوت کا کیا قصور؟ نظر آئنے کا مطلب تو گویا ہے اپ کے نزدیک ملوت ناپتا ہے یا چھپا اور دلخلوں میں اُذنچی کبھی بیجے تو یہاں جسے اندھا شیر اور اس کے نظر آئنے میں شکایت اور اضطراب کیا؟

خندہ گردی دراں ایک بہت باریک جوڑے ہے جو پھر خندہ بن کے علت ہے۔ ایسا۔ ایسا۔ مسلمان نام کی جو قوم بحدت ہے اسی تھی ہے وہ پوچک کوشت خر ہے اس سے اس میں یہ جھوٹہ گرفت کا کھا کے خوب موٹا ہو گیا ہے اور جا خود جیسے کے نہایت آئی سو فہمہ نظر آ جاتا ہے۔ پس اسے امریکا اور دیگر کے عقول میں لوگ اہمیت بدلات کئے خور دیں۔ بھجو اور کوئی بیکش ایسا بھی خانہ ہے جو کوئی قوم کی خون سے خندہ گردی کے جراحت مذاہہ جائے۔ یا کم سے کم استے باریک درجاتیں کو جھواری ملوت کو چھپا کر اپنے

**ہر ایک سٹھن میں۔ تعدادی بصلانے قیصر دیا ہے کہ۔
امریک کو جو اکابر میں ہوں کے تمہارا اسی ممال۔**

ہر ایک سٹھن میں۔
میر طیں فشنہ گردی اور نابالغ زادکوں کی محنت خوشی
میں پیسے خود معاون جی ہوئے ہے۔
اڑا سیکور اسٹیٹ میں تو یہاں بھی مڑے نیٹس کے جیسے قن

پسند چھپو ری بھاری کے قانون میں خ۔ اور اخلاق نام کی کوئی چیز نہیں۔ اور ہر شخص پرے کمائنے میں تمام اخلاقی حدود سے آزاد ہے۔ حضرت خوشی کا گلگارم کا بردار بھی کا لاطلب ہے۔ پھر ملک سکاری کام ہے دیندی پسکر جو دن جانا پرے ایک مشکل اور ہر شخص کے طور پر اگر وہ قبیل ملحت روشنی کا دھنہ کر کے قنگ کالے تو آپ۔ خدا من کر سمعت کوئی۔ — ربِ بالغ اور نابالغ کا سوال تو یہاں اس سر کوئی فری نہیں پڑتا۔ جو تیر مانی ہےں اُنماں نبیاں ہیں اُنماں نبیاں اور تین۔ پسند چھپو ری بلطفی رہ سے دھنلیں یا کس جسم رجست پسند لوگ ملحت روشنی کی ہوں اُن کے کی سی بھی حال میں نہ صانع وہ نہیں اُندر کی کی ہے جو اسی جدید ابتداء ہے؟ کہ آئندہ ہے جاتا نہیں۔

ہر ایک سٹھن میں۔
کمی پیٹ دال پیٹ پیٹ۔
پیٹ پیٹ ہے۔ جو چھپو ری کا کمل قبیل سے کو جو سب سے زیاد جانکر پوچھ دو اسی کا اس تکمیل ہے۔ جو ملحق افغان بادشاہ ہے۔ وہ جمیعت کا دادا اسجا جائے۔ جو تم برسکے وہ اسی کا حافظہ پیٹ پیٹ۔
اگر خدا غیر مستہ ہے مگر ان سو فیصدی اضافات اور احتمالوں کے مرضی ہو گئے تو ان فریب پاپیں میں والوں اور پیاریوں اور پیش کاؤں کا ہم شکانا ہو گا جس کے باں پیچے مکاروں کی نظر افضل ہی سوچ پڑے پڑے ہیں۔

ہر ایک سٹھن میں۔
ایک پاکستانی بیڈرنے فرمایا۔
مکار پیٹ پیٹ کے پاشنے کے بعد اور ایک بکاری خری
بنگال میں خطرناک مورت مال پیدا کر لے گی۔
کچھ ڈھنے ہو والا ہر کا مارشل لاگر جو ہمیشہ تو پیکار
وگوں کو ملکی زندگانی کے پاکستان کی مادل و ماقبل، بالغ حکومت
خودت کو شکست دینے میں سعی اور کامہ روانی نہیں برائی زجرات

آنچنانکہ اس کا اسم آری امریکے ایک ٹکٹوں کی لال فہرست میں لکھا گایا گیا
اور خدا نے اس تاریخی کی خوبی الیجاست نے روس سے اشنازی کی
تو اپ کا لامکا ناجمل کے سوا کوئی نہیں۔

الراستہ ہے۔ پنڈت نہ ہو کہتے ہیں۔

ذیمیر گاؤں کے خلاف یونیشن بہتری یا بات ہے تا ان کے

ذیمیر ذیمیر گاؤں کو نہیں روکا جاسکتا۔
یہ تو اب جری چھوٹے ہے جا سکتے ہیں جو بھی اکٹھم تر
یا استدان نہ ہو یا ہے۔ کوئی تو ایک ہی سانپ مار کر لاٹھی تو زینہ بار
پہلی انکھوں۔ کروڑوں سانپ مانسے کی تکیں ہیں اور لاٹھی بیک
بھی نہیں ٹوٹتی۔

قائی ہے کہ آدمی بنتا ہے، ہوتا جاتا ہے اس کی انکھیں زین
سے درہی ہوتی جاتی ہیں۔ مثلاً تھی چڑیوں کی انکھوں سے دوٹ
اوہ باٹھی کی انکھوں کا زین کے مقابلے احتساب سے مقابلاً کچھ۔
چڑیوں سے اور باٹھی سے اس لئی گروہ و لئے جا لو کا مقابلہ کچھ جو
اکثر زندہ چھاپت گروہوں میں نظر آتا ہے۔ سیدھی ہی بات ہے کہ آدمی
بنتا اور پھر پھر کا اس کی انکھیں زین سے اتنی ہی درہ ہوتی جائیں گی
اور زین کی چیزوں سے چھوٹی نظر آئیں گی۔ بلکہ یعنی نظر ہی نہیں بلکہ
تو ہمارے دوسری ٹھیم کو ہبہ بلند و برتر ہو جانے کے باعث اس
ذیمیر گاؤں کا مسئلہ ہے چھوڑا نہ ہے۔ بار بار نظر آ رہا ہے۔ وہ جاپے
نہیں رکھ سکتے کہ قانون کے پیغمبری ملک کے تقریباً تمام کوئی ہم کا کوئی
کی قرائی بند ہو چکی۔ گاہنے کھلائے ہلکے مبنیں میں اس پیغمبر کی حیثیت
لکھنے ہے میں اور اس کے بارے جو جب کسی شہر کے شریف ہماں ہمیشوروں
اور جن سکھوں کا مجھ پہاڑا ہے کسی مسلمان پر کسی ذرع کے کام کا الزام
رکھ کر فدا کر دیتے ہیں۔

آخری اس پر نہیں کوئی اقتراض نہیں۔ کیونکہ بوت مار بھی
ایک چیز ہے۔ کاروبار ہے۔ آزاد ہندوستان جس کا وہ بھی طے ہے
پیش کرے۔ یعنی عرض و گذاشت و قوی ہے کہ بہت ہی اپس جیسا
ذیمیر کا قریب نکلنے کے قانون کی یقینت کر لیجئے ہیں۔ وہ پوچھئے
دستوں کی بات ہے۔ وہ اس وقت کا قیمتی چیز جس کا پیغمبر
انہیں ہم دشمنوں کے سائی سے بہت تریخی ہے۔ اب تو ہم اس سے

کیوں نہیں صاحب۔ امریکہ آج کی دنیا کا مذاق ہادی قاضی ہے
بانپولہ ہے اسے سب کچھ ہے۔ سب کچھ حقی کہ آرمن کی خاطر وہ کسی
دوچار لا جھکی آبادی کو ہوت کی میں ملادے تب بھی یہ اس کا پیدا ہوئی
تھی ہے۔ یعنی کہا تھا کسی دل چلتے تھے۔

اسے ترتو خدا نیست و میکن مجھنا
ستارِ حربی و قاطعی الحساجاتی

الراستہ ہے۔ شریعتی سینتا کر لیا تو روز کی سیاحت ہو رہی
کے بعد خاتم ہیں۔

تو کسہ میں اسیوں اور غریبوں کے درمیان اسے بھی
فرق ہاتی ہے حکومت اپنے نژادت کا خاتمہ نہیں لرکی
ہے۔ امیروں اور فریزوں کو میعاد زندگی میں بڑا سبق
ہے۔ وہاں کے عوام ہماری طرح زندگی پر کرتے ہیں۔

حکیم کرنے ہیں آپ دلوی ہی اشا بدر و م والوں سے
خاطر و ارادت اچھی طرح ہیں کی۔ ورنہ آپ کے جو جانی پہلے رہاں
تشریف لے جائے ہے وہ تو اپنی پری ہی سمجھتے تھے کہ وہ رہاں ساتھ
ہے۔ برا بری ہے۔ اضافت ہے۔ پہاٹک کہ تمام مردوں حور توں کے
تھے جو کیونکے سے ملائی سے ایک کردیتے گئے ہیں۔ ورنہ دن ہی لگ
ہزار انسان یا تھے تو مزدور اور کلک بھی ہزار اس ان
یا تھا ہے۔ گورنر گنج بیت الالاش ریفت جانتے ہیں تو کسان ہمیشہ
لے جاتے ہے بکشناز اگر قہر ہے کہ جت سمجھے یا کوئی وہ میں تو غلی بھی
نہ ہے کہ اوندھائی یا زخمی سوئے۔ غرفہ کمل مدادات ہر کوئی
حورت کی بردی ملکیت ہیں۔ کمل مرد کی حورت کا واحد شوہر ہیں
کسریتی رہ گئے ہے کہ یا تو حورت کے پیچے پیدا ہونے بند کرایتے
چاہیں یا مزدوری کو بھی اس کا رخیر پیغمبر کیا جائے۔ یہ جس دن ہیگا
گھر لورڈس سوئی صدی مدادات کی جنت ہیں جاتے گا۔ اور دنیک
بچھوڑ جب مرد کے بعد جنت میں بچھوڑ جاتیں گے تو فرشتوں سو
کہیں گئیں وہ میں چلے چلے ایکوں کا انتہی میاں کی جنت کسی ہی نہیں
ہے۔ لیکن آزادی و مدادات کی یقینی اس میں کیا۔

تو عمرہ ایاتِ ذرا و حیرت سے کہتے۔ اگر پیغمبر اسی حیات
سپت الدین کچلوئے سن لیا یا جمارتی کی ٹکٹوں کو جھنک پڑ گئی تو

وغیری میں صاحب کے معنی انگریز نہیں لگتے۔ بلکہ جیلوں اللغات میں صاحب کی تعریف لگتی ہے کہ اس کے پاس ہنگلہ ہے۔ مولوی جمروں ہزار بیک نو کریم۔ تو تعریف بھارت میں ہزاروں بلکہ جیلوں پر صادق آئی ہے۔ پس چور دوچھ کاے جاپ صرکاری وکیل۔ اور مراج پریسی کروان اسلامی سرایہ داروں کی جن کی آمد فی کے تاوی ذراائع تو پہت مدد و ہدیہ جنگیں ملیں یہت الحمد للهے انشا اللہ صرفت الگو جو صیادی اصول پرست ہو اور دنیا میں جلد نہیں کی اور نہ ہو اور خوبی دنوں کی جملہ بھی جس میں سلبے و ملے تو اب بھی نہیں ہے افسوس وہ چیز ہے جس پر حکمت نہ رہیا ان اور عزیز سب کہ قسم ان کے شالیں دار کس کی روحل کو تو اب ہمچنانجا ملکتے ہے۔

۱۴۔ اگست ۱۹۴۷ء:- ایک جمروں ایجنسی

ما تو ضلع مٹوان آدمیں ایک عاشور فانے کو برداشت
من درین تبدیل کیا جا رہا ہے۔

لیکن معاشر ہے و شدھی کی تازہ سیکم کے مختص جب جمال
جنہا کو چوپیاں رکھنی اور دھونیاں پہنچی بھی طیوری تو ظاہر ہوئے جو سب اس
اور عاشور فانوں کی بھی مشدھی ہوئی چاہئے۔ بھارت میں وہ کوچ
رام راجہ کی پیدائش میں باقاعدہ نہیں ہٹانا اور اسلام کاروبار کے
جانا ہے وہ غدار وطن ہے فرقہ پرستی پاکستان ہے۔
اگسٹ ۱۹۴۷ء:-

جیدتا ہاد کے تعلق لا تور میں مٹوانوں کے مائنڈوں
کی بے جزا چیزیں

گویا بیماریا ہتیاں ہوئی چاہئے تھیں۔ اسے جانی یا تاب
چھپے جنم کی کل کا بیٹا ہے۔ جیسا کہ بھارت سرکار تو لکھا ہے کہ
غذہ نہ گردی ختم ہو اور ہالے پنڈت نہر و فرقہ بھی کی ذمہ میں
تقریبوں کے لیے باندھے ہوئے ہیں۔ لیکن ہواہی سزادیا چاہئے تو
غرب غذہ دوں کا کیا تصور!

چھر ہے:-

پسل اور پتواری بھی غذہ دوں کا ساختہ نہیں۔
یہ مخلوق بہت غرہ ہے اسے کچھ نہیں۔ پچھے ایک پتواری
برابر چار لاکروں کے چوڑا تھا۔ اب نئے قانون کے تجویز اس کی

اوی بھی ہے کہ ذیچوں گاؤں کے خلاف قانون نہ بنائے جو شاذ ایجنسی کو مسلمانوں پر کیا گی۔ ہے اسے واپس ملے لیا جائے اور خلاف میان کتاب آئیں میں لکھ دیا جائے کہ بقدر تھے بھارت کی پولیس تو بھروسی ہے اس پر گوئیا ناکاپنے خون نہیں بہایا جا سکتا۔ یہ بندوں میں کے شیدا یوں کاروباری ملک ہے۔ یہاں کوئی ایسا حق کسی کو نہیں دیا جا سکتا جس سے ہندو بلکہ جیلوں کی خیال و غیرہ کی تو ہیں ہو۔ یہاں بیل اگرچہ پاپ نہیں مگر جاگتے ماں ضرور ہے۔ یہاں بھارتی سنسکرتی کلکا دو درودہ پوچھا۔ یہاں پر ایسیں رہا شری کی تہذیب نہ کی جائیگی۔

میں تو امریکی کے قائل ہیں کہ اس نے مذاقت اور اعلیٰ شیش کری کو پھوڑ کر صاف صاف کہہ دیا کہ تم کب نرم کر جائیں جس طبع بھی ہو گا۔ مگر اس کے لگاتا ہے اسی طبق آپ بھی پنڈت بھی فرمائیں کہ جو کھوتے کے لگاتے کی تر بانی جرم ہے۔ یعنی کچھ مسلمان اب اس درجہ میں ہے کہ گلے کی تر بانی تو کیا اگر آذان اور نماز پر بھی آپ پابند ہوں لگوں تو وہ چند کارہوں کے سوا کچھ نہ کہے کا۔ یعنی نکے تو ان سجدوں کو کوئی بخیجیں تھے کہ نادر تھا جو کہہ "بناللہ یا جو یہ سجدہ ہے اپ کوچکیاں لے لے کر شایسی کی کہ ان کے دام میں نہیں" اور مذہبیت کی کمی عرب زبان کہا یا اسی بھی درجی ہے۔

۱۵۔ اگست ۱۹۴۷ء:- دہلی میں مفاہی اپکروں فارم۔ رشوتوں کا

الزم ایک بھی نہیں روپے لے لے:

شاہپوش بھائی۔ مفاہی اور بھی نہیں جو طائف شہزادی
ہے اس پر اگر دھپیاں خور کرنے تو بھائے اگر فارم کی تھیں اور اس
او ضعف کا نویں پرائز ملت۔

خیر تم جمروں از نہیں۔ بھارت جس سرکاری وکیل سری یہ پوچھنا
مالی لارڈ! رشوتوں پیتا دینا تو خوشی کا سود اسے۔ چوری اور ملکیتی تو
نہیں۔ لہذا جب جماں ہے جمروںی قانون میں خوشی کا زنا اور سود اور
شرب سب کو جماں ہے تو رشوتوں ایسیں کوئے کیڑے پڑ گئے جو مجھ
خوب کو پکڑ لیا گیا۔

تھیں روپے مخفی تین دس دس کے کاقدی ذوث۔ اتنا تو
صاحب کا پیری ہے۔ دیکھ سرکار کیسے گا کہ صاحب لوگ اب
کہاں؟ تو کہنا صاحب لوگ اب پہلے سے بھی زیادہ ہیں لیا تھا کثیری

"زیادہ ہوں کو دھکی نہیں کہ ان سے فلٹ بیانات دلوالے
جانتے ہیں اور یہ پولیس کرتی ہے۔ ہندوستانی پولیس
بھروس کی زیادتی کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔
اپنا اپنا نظر نکھرے۔ جو ہے پوچھئے تو اس بات کا اعلان
ہونا چاہئے تھا کہ۔"

"ہندوستانی جرم پولیس کی پروفشنس کا بہت بڑا
ذریعہ ہے۔
تو یہ کیمی۔ جرم نہ ہوتے تو پولیس کا کیا بنتا۔ حالی ٹھوکیاں
مالک سے کس کا پیٹھ بھرا ہے۔

۱۳) اگست ۱۹۴۷ء۔ کہہ ڈالا جو نیشنل کے کافروں سکھنے کی تیاری
صاحب نہیں۔

"روس سے چاہتا ہے کہ شیر میں طوبہ پر ہندوستان میں
شاہی ہو جائے۔"
ضرور چاہتا ہو گا۔ اور بھی وہ کئی باتیں چاہتا ہو ملتا۔
امریکہ کو لوکی طبق کی رعایتیں بخدا تیر مخالف ہیں
وہ ختم کی جائیں۔ ذریب و اخلاق کو طلاق دی جائے
ہر پڑھتہ کو ہوشیوں کو بھی تو یہ علیحدگی قدر ایسا
جاست۔ وغیرہ وغیرہ۔
فرمائیے آپ کون کون سی خواہش پر بھروسی کرنے کا ارادہ
رکھتے ہیں؟ ۵۔

ہزاروں خواہشیں یہی کہ ہر خواہش پر دم نکلے
بہت نکلے مرے ارمان یا کم پھر بھی کم نکلے

۱۴) اگست ۱۹۴۷ء۔ ایک نوجہہ میرے پاکستان پا رہنے سے
پرحت تقدیم کرتے ہوئے اسے بے شرم گھر کر خطاب کیا۔
بھرپور اچھیں جل گئی ہوں میں حکومت کی، خدا کو محظی
چاکی اعانت کو پاکستان سے ختم کرنے کے لئے حکومت پاکستان ہر دی
طرح کو شان ہے۔ اپا ہمیں ترقی پسند اخنوں کی سرسری خواہ کراؤ اور
اور یادی کو فروغ دے کر وہ حرم دھمل کر جسٹی کی پوری
سچ کی کرنی چاہتی ہے۔ پاکستانی خواتین بھی اس کام میں با حصہ

پوری گفتگی۔ اگر فرماتے کہ ہر ہاتھ سے اسے ملا جوں کا ساختہ دے کر
کچھا در پر عانی کا موقع لاسے تو آپ کو جان کروں ہی غیبت سمجھتے ہیں
مرف ساختہ دیا، الگ خود ہی غشہ ایں جانا تو آپ کیا کہیتے؟
پھر ہے۔

"پولیس افسوس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر رہی۔"
یکوں کرے؟ ختنے آخر آسان سے تو اُتھے نہیں۔ اسی
پولیس بھوپال کے پورت ہیں۔ ایک قلعہ بھی بہت پھر حرم کا ناظر پھر
کئی ختنے کی پاہی کے ہنوزی کسی دیوار اکٹھے کی داروفروز کو مجھے
ہوں گے۔ آخر پولیس کو کیا پڑھی سمجھے کوئی لا اچھے سلاں کو مغلد
میں اپنے خوبصورت دستور کے خلاف کارروائی کرے۔ ایسے حسن
شکار پر میں بستھوں گے۔

۱۵) اگست ۱۹۴۷ء۔ بھوپال کے ایک فرشت کلاس بھرپور جاپ
آپی دامنوا صاحب ہے اپنے ایک صاف گولی اور حق پرستی کا دندھہ لے گیا
ہے۔ انتہا ہے کہ درستہ تقریر میں افشار کر لی ہے۔ فیصلہ
بہت سلیمانی صرف چند لفظ سنتے۔

"بھوپال میں پولیس جمعیت مقدسے بنائے اور دلیل
نازیبا طور پر افشار کر کے لوگوں کو ہر کوئی تھہر ہم بانے
برکریت نہیں کر دی ہے۔"

یہ ہے طلاق تخریج بھرپور صاحب کی طرف سے یہی کو
خایت ہوا ہے۔ کوئی پتا کے بھرپور صاحب کو کہاں لے گئی کی
پیدا کی ہوئی پاکستان رفتہ ہی رفتہ جائیں گی۔ دھمیٹھ ایسا پاک
بیس ہے کہ ادھر تو ساری بھارت سر کار اس کی پیدا کر دیا پاکستان میں
کا خانع کر کے کرنے تھکنی ہو جائی ہے۔ اور ادھر وہ الگستان میں
بیٹھا گئی پکاریوں سے بیماری کے جرم ہندوستان میں بیباہ ہے۔
اپر ان پولیس لاکھ چاہتے ہوئے کہ بھارتی پولیس خدمت اور حق و
العادت کا نووند ہے۔ میکن صرف چاہتے ہے کہ ہو سکتا ہے۔ حرض
جاستہ ہی جاتے جاتا ہے۔ بلکہ بعض دفعوں نیعنی کوئی ساختہ یہیکے
باتیں ہیں۔ اور بعض حرض تو ایسے دیکھنے گئے ہیں کہ داکٹر کوئی بھی
یکے چلتے ہیں۔

خیر قابل بھرپور کے چند اور لفظ سنتے۔

۱۸ اگست ۱۹۴۷ء۔ امریکے مکمل بھری آن مشیٹ مسٹر ڈالن کہیں
امریکی شہر پیغم کو کچھ تسلیم نہیں کر سکا۔

تھی پیغم پیغم کیا اپ تو تھے خپر سالکہ ایشانی کا سلمان
کیم سلکا اپ روس کو کچھ نیسم کہا چھوڑ دیں۔

ایک سال جانے اپنے ہرے دستی سے کہا۔

"کتا نہ سکھ رہا"

بہرہ بولا۔ "تھی خاموشی ہے؟"

بتلیے اج مرغ ہیک انسے اور ایک بھر کے ساری
دینا کو قریب نہیا اور امریک حضور تو شہنشاہ نہاد آنکے اٹھ ہے۔
وہ اگر جا زورج کو کچھ نیسم کہا چھوڑ دیں تو کافی گیا بکار سکتے۔

۱۹ اگست ۱۹۴۷ء۔ انداز کے پیس پہنچنے والیں شری احمد نے
سرکاری کاغذات پر کشیدگی کرنے کے لئے اگر ٹکٹکا استعمال کیا۔
اپ شاید پہنچ پیدا نہیں کیا۔ جنہوں کیم اسکوں کی صورت نہیں
دیکھی اور نہ تلم پکڑا۔

کام بھری مکومت میں تو پی رہے تھیں گے۔ اگر نہیں
پہنچا تو خطوٹا کا جریج اس نے بہت دن ہوئے چند سالی
دین کاروں کے دنگوٹھ کوادیتھے اسی طریقہ ہمارے ہی یہیں
ماحب کے انگریزوں پر بھی اس کی نیت پھر جاتی۔ کیونکہ ستھا
کی بیکت اگر تھے سے کام بنا بھی دست کاری ہے اور اسی شکاری
چوکا کوہر میں ملاک میں قلعہ نیا بہے۔ لہذا انگریز کو قیضا ہوتا۔
لئے چیز بھارتی نیتاوں کی رفایا پہر وہی چھوڑت اور
کوہنگری کو۔

اندر کے زور کرم اور زیادہ

۲۰ اگست ۱۹۴۷ء۔ اطلاع ۴۔
اُتر پردیش کے صحن بیانہ ایک سلان گھر نے کی خود

اور آبر و دوڑی بھی۔
بالکل جھوٹ اسلام کی خود اور تو خلک کے بعد

پاکستان بھرت کر گئی۔ ہندوستان بیانہ جیکو اپنے نہیں خود اور
کھلے ہے وہ درحقیقت ہمارے سیکھ قانون کا رکھ رکھانا اور ہمارا

پہنچنے میں نہایت سرگرم ہیں۔ لیکن کوشاں کا تحریر یہ ہے کہ برلن
اب قتاب کے نہیں ہے۔ اور فتح ہاتھ پر یاد کوں ہم ظاہروں
میں ہو ٹلوں ہیں ہے اپ کے پوں کی فوج اُنھے لگی ہے۔ میرزا
مطلوب فوج سے یہ ہے کہ جس طبقہ امریکے ہے اپ کے بھوڑی
بھری کے لئے خدا داد نعمت تصور کرتا ہے۔ اسی طریقہ پاکستان اور ایک
حل و خود بھی اس خود دیپو د کفال نیک تصور کہتے ہوئے تسلیم کا
یعنی خواب دیکھے ہیں کہ اگر سالانہ دس ہیں ہزار پچے اخیر
یوں مفت ملتھر ہے تو جیسیں سال ہیں اُن کی فوجی کشت سے
چند سالانہ کا پانچ پانچ ہو جاتے گا۔ اور ماں نکل کے کثیر وغیرہ
چھوڑ جائے گا۔

تو آنچاہب نے جو یہ ششم "کا خطاب خاتمت ذکر
حکومت پاکستان کو اس کی دلی سرداروں ہیں کامیابی کا مشغکٹ
خاتمت فرایا ہے تو اس کے نئے ہم این العرب جی کا دلی شکر یہ
قبیل فرمائیں۔ اور ایم ریکھیں کہ اپ کا نام پاکستان کے دفاداروں
خاص کے ویژہ میں کو نیا گیا ہے۔

۲۱ اگست ۱۹۴۷ء۔ بھی کا انجام بلڑ کھتا ہے کہ۔
کشیر کو خود خمار جانے کا جیاں سب سے پہلے بخشی

خام دھنے پیش کیا جائے۔۔۔۔۔
خیرے بھی وہ الراہ ہے جس کی آٹلے کر جعلکے شیر کشیر
کی کھل آثاری گئی۔ اور بھی صاحب آقا بنی ٹھیٹے۔

مکونیاں تو یہ جو تاجی آیا ہے۔ بہت سخت و بخت
مرغ چد پیسے چو سلہہ عیل کی چو اکھاتے ہیں۔ اور بہت سے

نیک بخت ہزاروں روپے ضعن کر لیئے بھر فرا پکی ہے وزیر جناتے
ہیں۔ علی ٹھیر و ٹھراب ہے تو پیس کا ڈٹٹ لکھاتے ہے اور تواریخ
پہاڑ شرما ہیں تو ان کے نئے شرب کے نئے گوام بنائے جاتے

ہیں۔ کما اخلاق دیمان کا نام لے تو فرقہ بہت شیر رہا ہے شیر کی
دین و ذہب کا آپ دیش دیں تو پیڈا رے لیڈا اور لیڈا رے وزیر
بن جائے ہیں۔

بھی سیاست کا چلہ ہے۔ بھی تہذیب حاضر کا کمال ہے۔

کر چند لاکھ مسلمان بھی جنہیں دو ساعتی شے رہے ہیں شدھی کے لائق ہیں۔ لیکن ان کے باپ ادا زین سلطان نہیں پیدا ہوئے تھے بلکہ ایک عربی سپتھر کی طبقے افسوس مسلمان پناہا چاہا۔

یہ بات توبہت پر افی جو جلکی کہ مسلمانوں کی تلواریتے اسلام پسند فاضل ہماشے نہ اگر اپنائی کی تھی کہ اس تاریخ کا نہیں تھا کہا ہے تو وہ ہندوستان کی سیکڑوں سال مسلمان مکرانی کی تاریخ پر ایک ہی دادعا برداشتائیں جس جی کی حصیم کو جوزور میں مسلمان ملیاں ہوئے۔ پیشہتیہ جو ائمہ دین ہماشوں کے پیش میں درواٹھا تھا ہے تو نئے ترکیک الامات تراخیں کر دہندوستان کی وطنی یک جنگی کو اس بری طرح جوڑتے اُکھاڑنے کی کوشش کرتے ہیں کیا کوئی پاکستانی کرے سکے۔ اسلام ان کے دلوں میں کاٹا بٹکر کھکھ رہا ہے۔ حالانکہ کسی علم بادشاہ کے تبرے کر کر توں کی ذمداداری اسلام پر عالمیں ہوتی۔ دہ مسلمان کی خاتونی کسی علم پر ہنڈیا بادشاہ کی ذات سے ہوتی ہے۔ لیکن دل کے پیچھوے پھوڈنے کے نئے اگر اس مولیٰ بارگی کو لفڑا دہ اس بھی کیا جائے تو کم سے کم تاریخی مددافت کو تو ذرع نہ کر جائیجے لیکن ہماشان کو اس طبقہ ہیں کہ تم بھارت کے شہر لفڑے ہیں جو جاتا ہے۔ قانون کوچک ہے جو تو مسلمانوں کی زندگی حرام کر رہا ہے۔

در اخور تو کیجئے۔ اگر سیکڑوں برس پہنچے ایک ہندو کہ مسلمان جو بھے کپٹے پر مسلمان ہو جاتا ہے تو اس جو اپنے چون کے بھاری مسلمانوں کا کیا تصور ہے؟ یہ تو فی الحقیقت ہماشہ صاحب لپٹے بعنی ہم قوموں کی بھی اندھکروزی کی وضاحت فرمائی ہے ہیں۔ جو من پڑھتے ہوں تک لعلے ایمان یا کہا دیں ان سے اپنا کوئی ناطق جواب ناشرفت آدمیوں کا تو شیوه نہیں۔ لیکن شرافت و اخلاق ہماشوں کے گھر کی کیزیں ہیں۔ وہ جیب چاہیں دن ٹھے رسید کر جیب چاہیں پیرو وفا ایں۔

چکھ لیں ایمان اخالی گئیں:

ظاہر ہے کہ مسلمانوں نے اٹھائیں! ان گھٹتے تر و نکھوکھیرتی کا نشانہ اسکے کیا ہے کہلے پہلو ان ہماشوں مسلمانوں سے بھی بھی کے پڑے اب بیلو۔ مو قمع ہے آیا ہے خالی نہ ملتے۔ سے

قریب پر یا در روز فخر خیچے گا کاشتوں کا خون کو بکر جو چپتے گی زبان بخسر۔ اس سکاۓ گا اسستین کا (خالی نہ مختہ تھا)

کا لطف دکرم ہے۔ یعنی قانون تو جیک را تکہہ کہ مسلمانوں کی وقت دائرہ دنام کی ایک فیزیتہ و ستان میں رہائش رکھتی ہے بلکہ قانون کا انتباہ بھی بھی ہے پہنچا اس کی وجہ پر ش اور قوت کے ساتھ چلا جائیں۔ حال یہ ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کی خیم کرم جہاں دو اپنے بھری اور ایک مدد فادہ بھیگا مسلمان ہر خیم پسند اہوا۔ پھر قانونی نتیجہ دیکھنے تو مسلمان ہیں خندق میں مسلمان ہیں قصر پر پر مسلمان ہیں ملک کل کتے ہیں۔ پس جہاں کہیں مسلمانوں کی عزت آبرو زندہ ہے بھتے دیاں کے ہماشے جسے کریم بڑھے علیاً بڑھے نیک ہیں۔ اور جہاں ایسا نہ ہو بلکہ ملکت اپناید انشی حق حاصل کر رہا ہے۔

۱۹۔ اگر سکتے تو۔ ہماشہ المہاشے جاپ کرش حملہ تھے ہیں:-

ہندوستان میں اُنھوں کو کہ مسلمان ہو گئے یہ کہاں سے تھے، اسلامی ملک سے تو چند لاکھ تک اسے باقی سب سیکے ہیں۔ اسی بھارت، تاکی آنکھ کا تارا ہیں۔ ہمارا ہی گوشہ پوست ہیں۔ یہ لوگ مسلمان لکھے ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کے دھنات۔ سلم پیریوں کے اعتماد نے بھیں علم بنادیا۔ قبر پرستی سے مسلمان ہے۔ گندھی اور تھوڑی سے ہماشے مسلمان بادشاہوں کی تلوائی ہے۔ ایک مدد ایسے ہے۔ دوں کی سے جو اس نے مسلمان ہو گئے کہ جس علم حورت پر ان کا دل آگیا جھوٹے ان سے اسمازہ بہب جھوڑنے کا مطلب کیا۔ کچھ لوگوں اس عالی گئیں۔ وہ لاکھیاں دا پس بھی آئیں۔ لیکن ہندوستانی اخین گلے لگائے کو تیار نہ ہوں۔

اُن ارادات سے خدا جانے ہماشہ صاحب کیا ثابت کیا چاہتے ہیں۔ یہ کسی مسلمان کو رخصے نہیں کہا کہ ہندوستان میں اکثر مسلمان آسمان سے اترے ہیں۔ سب کا اس بہ اتفاق ہے کہ اس سے آتے ہوئے مسلمانوں کی تعلیم تبلیغ اور خوش اطواری نے ہندووں کے اشکیاں اور مسلموں کی مسلم اسلام پھیلایا۔ زامل قفر کا اگر یہ طلب ہے کہ پیریوں نقویوں کی تبلیغ سے جو مسلمان ہو اے وہ درحقیقت مسلمان نہیں ہے اور جلد اسے شدھی کر لینا چاہتے تو اخین خوش ہوں چاہتے

پاکستان و اسلام نجات کی صورت می ہے

امروزانہ منظور نعمانی

مذکورہ شمارے میں مولانا منظور نعمانی کی تالیف "ساختہ الدین" پر فقرہ سایہ و شائع کیا گیا تھا۔ کتاب کی ملتمد و اہمیت کے مقابلہ میں یہ بصورت ہے: "بھی کارہاں کتاب کے مطالعہ کے بعد بے اضیاء جی چاہتے ہیں کہ بعض اہم موضوعات پر اس کچھ التباسات ہے۔ تاظریں کے جائیں۔ الگچہ تالیف "القرآن" میں بھی تسطی دار شائع ہوتی رہی ہے اور تجھی کے بغیر تاظریں اس کے مطالعہ سے فیضاب ہو پچھے ہوں گے۔ لیکن قرآن و حدیث تورہ انمول ہیں۔ ہیں کہ حقیقی یا رسمی ایکی زیارت کا شرمندیم دعیرت کو حاصل ہوا تھا یہی یقین و مسروق اور ایقان و انساط حاصل ہوتا ہے اور ہم مسلمانوں کی تماضر خواہانہ ہیز دن سے کسی لا رکنے ہی پر مصروف ہے۔"

اسلام و عمل کے باہمی تعلق اور بے علوں کی نجات وغیرہ کے باشے میں حال ہی میں بعض اختلافات منہ صاف ہے۔ اگرچہ ردن اختلافات کے پیچے ریادہ تغیری مقولیت اور تنگ نظری کا فزار ہی ہے۔ تاہم کچھ مسوم لوگ بھی اپنے اخلاص کے باوجود انہی تغیریں غلط اعتماد اور مگر وہ کم خلافات کے شکار ہو سکتے ہیں اسے اس موضوع پر صحیح احادیث نہیں اور ان کی دلپڑی تو فتح اکتشاع کا پیش کرنا بارہ جل اور مفید ہو گا۔ ان لوگوں سے بھی کچھ پہلے اس مضمون کو پڑھ کر ہم خوف کیا جاتے ہیں کہ دوبارہ اور سارہ ان ارشادات مقدوس کا مطالعہ کریں اور زیادہ سے زیادہ لگنے والے دواماغ میں بسائیں۔ (عامر عثمانی)

شیعی یسیروں قائل نہ سرخ عاصم مولیٰ اللہ (صلوات اللہ علیہ وسلم) بالبرکۃ، شمر قائل خدیڈہ فی اذ عینکم قائل فی الحمد فی الحمد فی الحمد
حتیٰ ما شرگی فی الشکر و ماغر اکام ملحوظہ قائل فی الحمد فی الحمد فی الحمد
مسیعی و مصیعیت فضلۃۃ قائل رسول اللہ (صلوات اللہ علیہ وسلم)
اشهد ان لارا لہ اللہ الہ کو رکنی سر مسٹوں اللہ الکلیمہ اللہ
یعنی عبد اللہ عین شایعیت محبوبت حقیقت - (رواہ امام)
ترجمہ: ہر ایسے ہمیں نے پہنچے اس تاذ الہ صاحب میں اس شک کے
ساتھ نقل کیا کہ انہوں نے حضرت البریر (رض) سے راہیت کیا تھا یا
ابو سعید خدرا (رض) سے کفر زده توبوک کے ذؤون میں (جبکہ ان خواہیں)
غم ہو گیا۔ اور لوگوں کو حسوك نے ستایا تو انہوں نے رسول اللہ

(۱۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَذْعَنَ إِلَيْهِ سَعِينِ وَشَفَّاكَ الْمَخْشِ
فَأَلْهَمَهُمَا حَلَانَ لِمَنْ مَرَّ وَتَبَرُّكَ أَهْلَابَ الشَّاَسَ مَجْلِدَةَ قَاتُوا
يَارَ مَسْوَلَ اللَّهِ عَلَيْهِ أَوْ نَكَّهَهَا فَنَحْكَمَنَا لَكُمْ فَهُنَّا فِي أَهْلَهُ
فَنَالَ رَسْوَلُ اللَّهِ رَوْحَتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْفَلُهُمَا فَإِنَّهُمْ
مُحَمَّرٌ فَقَالَ يَارَ مَسْوَلَ اللَّهِ عَلَيْهِ نَعْلَمَ قَلْ أَنْفَسُهُ وَلَكِنْ أَنْفَسُهُ
يُعْصِنَ أَنْفَلَ وَحْمَ شَمَاءً أَذْعَنَ اللَّهُ لَمَرْفَعِكُمَا بِالْبَرِّ كَتَبَ لَكُمْ
اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ فِي دَارِكُكُمْ فَنَالَ رَسْوَلُ اللَّهِ رَحْمَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَدْ عَاهَنِمْ بَعْثَرَدَ عَلَيْهِ قَمْلُهُ شَوَّلَهُ دَحْمَتَهُ قَالَ
قَمْلُهُ الْرَّجَلُ بِحَمْدِي بِعَفْتَ دَرَرَهُ قَالَ وَجَعَلَ بِحَمْدِي الْوَلَحَ بِعَفْتَ
ثَمَرَهُ قَالَ وَجَعَلَ بِحَمْدِي الْأَخْرَى بِكَسْرَةَ حَتَّى يَجْعَلَهُمْ كَلَّهُ الْأَطْعَمَ مِنْ دَارِكُكُمْ

موت کے توہ جنت میں منور ہوئے گا۔
جو لوگ قرآن و حدیث کے عمارت اور طرز بیان سے کچھ قبض
ہیں وہ جانتے ہیں کہ ایسے مولویوں پر اللہ کی توحید اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت ادا کرنے کا مطلب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت ایمان کو قبول کرنے والوں
آپ کے نامے ہے دین اسلام کو اپنادین بنالیا ہوتا ہے۔ اور
اسی نامے ان دو شہادتوں کے ادا کرنے کا مطلب ہیسے یہ کہما
جالیم ہے کہ اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایمان
دعوت کو قبول کر لیا۔ اور اسلام کو اپنادین بنالیا پس رسول اللہ
(صلی اللہ علیہ وسلم) کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ شخص لا الہ
اللہ الا وہ محمد رسول اللہ کی شہادت ادا کرنے کے سریعیاتی
دعوت کو قبول کر لے۔ اور اسلام کو اپنادین بنالیے۔ اور اس بالے نامے
وہ شخص اور حماجی پیش ہو تو اگر اسی حال میں وہ موائیکا وجہت
میں منور ہو جائے گا۔

پس اگر کوئی شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا
اقرار کرے میکن اسلام کو اپنادین بنالے۔ بلکہ کسی اور دین نہیں
پر قائم رہے یا توحید و رسالت کے علاوہ و مسویے ایمانیات کا کافی
کرے۔ مثلاً قیامت کو یا قرآن مجید کو نہ اسے توہ ہرگز اس بشارت
کا حق نہ پہنچا۔

الغرض اس حدیث میں توحید و رسالت کی شہادت لا الہ الا کیا
مطلوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایمانی دعوت کو قبول کرنا اور
اسلام کو اپنادین بنالے ہے۔ اسی طرح جن حدیثوں میں صرف توحید پر
اور صرف "لا الہ الا اللہ" کے اقرار پر جتنی بشارت دی گئی ہے،
انکا مطلب بھی یہ ہے۔ دراصل یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی دعوت ایمان کو قبول کر لیئے اور اسلام کو اپنادین بنالیکے مشہور
و معروف عنوانات ہیں۔ اقسام اللہ کا اس کی کچھ مریب تسلیں الگی حدیثوں
کی شریعے میں بھی ہیں۔

اس حدیث سے مشتق طور پر اور بھی چند سنت ہے۔
(۱) اگر کوئی بڑا حصی کے اللہ کا نبی و رسول بھی کسی معاملے میں
انہی راستے خالی کرے اور کسی صاحب ولائے خادم کو اسی میں حضرت
کا کوئی پہلو نظر نہ رکھے تو وہ اور ہم کیسا تھا اپنی طلاقے اور اپنی مشورہ پر بھر کر

صلی اللہ علیہ وسلم) سے عرض کیا کہ:- "حضرت! اگر اجازت نہیں
تو ہم پابنی لایوں اے اپنے آؤ ہٹلوں کو ذرع کر لیں۔ پھر ان کو کھا بھی
لیں اور آن سے روغن بھی مال کر لیں۔" حضور نے فرمایا۔
"اچھا کرو۔" راوی سچے ہیں کہ پھر حضرت عمر کے اور انھوں نے
عرض کیا کہ:- "یا رسول اللہ! اگر آپ نے ایسا کیا دینی تو گوں کو
اگر اذن نہ ذرع کرئی کی اجازت دی دی۔ اور لوگوں نے ذرع کر ڈالی
تو سواریاں کم ہو جائیں گی راہنہ ایسا تو نہ کیا جائے) البته لوگوں کو
آپ نکلے ہے کچھ مددان خوا کے ساتھ ٹھیک ہے۔ پھر ان کیوں سطح
انہی سے اُسی سب برکت کر دینے کی دعا کیجئے۔ اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ
اسی میں برکت فراہمے گا۔" حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا۔
"ہاں شیک ہو۔ چنانچہ آپ نے پھر سے کاٹا دسترخون مطلب
فریاں پس وہ پھادیا گیا۔ پھر آپ نے لوگوں سے ان کا بچا کھانا مان
خوارک مٹگوایا۔ پھر کوئی آدمی ایک شخصی ہنسنے کے دانتے ہی لئے اتر جا
ہے۔ کوئی ایک شخصی بھروسی لارہا ہے۔ اور کوئی روٹی کا ایک ٹکڑا
بھی سئے چلا آرہا ہے۔ سچے کو دسترخون پر تھوڑی سی عذر اسی
چیزیں حجہ ہو گئیں۔ راوی سچے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلمی نے پھر برکت کی دعا فرمائی۔ اُسکے بعد فرمایا۔ اب تم سباس
میں سے پلتے لپٹنے پر تو ہم پھر لو۔ چنانچہ اپنے اپنے پیٹے پر جو
چکا کو قریباً ۳۰۰ ہزار کے اُس شکریہ، لوگوں نے ایک ہر تن بھی بھر
بھروسے ہیں پھوڑا دادی کہتے ہیں کہ پھر سب نے کھایا۔ جسی کر خوب
سیر ہو گئے۔ اور کچھ قابل بھی بچا رہا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی
مسجد نہیں۔ اور میں اللہ کا راستوں ہوں۔ نہیں ہے کوئی بندہ جو
بزرگی شکشہ کے کام یقین فدا ہفان کے ساتھ ایمان دو شہادت
کیسا تھا اللہ کے سامنے چاہے۔ پھر وہ جنت سے روکا جائے۔"

(تشوییح) حدیث کا مضمون ظاہر ہے جس مقدمے اس
حدیث کو یہاں درج کیا گیا ہے اُس کا تعقین حدیث کے صرف خری
جز سے ہے۔ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی توحید
اور اپنی رسالت کی شہادت ادا کر کے اعلان فرمایا ہے کہ جو شخص بھی
اُن دو شہادتوں کو ملخصاً طور پر ادا کرے۔ اور شکشہ کی کوئی
بیماری اُس کے دل دماغ کو نہ ہو۔ اور اسی ایمانی مال جس اس کو

اب اگر بالغرض اُس سے بتقا مناسے بشرط کوں کتا ہی بھی جوئی تو
اُس کا ایمان شور و مفارہ اور ثوبہ وغیرہ کے مقرر طریقوں سے اُس
کی تائی کرنے پر اُس کو مجبور کر سکتا ہے۔ اور اُس نے اشارة اللہ وہ
عذاب دوزخ سے محافظتی رکھ سکتا ہے۔

سدری نئے رکرے۔ اور اُس بڑے کوچا ہٹتے کر دہ اُس پر خود رکرے۔
اور اگر وہی رکے پہنچ اور اس سب معلوم ہو تو اپنی راستے سے دفعہ
کرنے اور انہیں کو اختیار کرنے میں ادنیٰ شکایتیں رکرے۔

(۲۴) وہ کام کی تجویز ہے۔ اور بالخصوص اس قبولیت کا نتیجہ
مودت کی تسلیم یعنی ظاہر میں ائمہ شیعوں اور سعیونیت اور علیت
یا ائمہ کی خاص علمائوں میں پڑھتے ہیں۔ جس سے مومنین کے اخراج
صدر اور اعلیٰ اوقات میں ترقی پہنچنا برپا بلکہ ثبوت کی صیراث ہے
(عیناً اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمہ شہادت
پڑھتے مظاہر ہے) پس جن لوگوں کو اس طرح کے اغماالت الیہ
کے ذمہ کہے جائے اخراج کے اتفاق میں پڑتا ہے۔ باوجود اس قسم کی
خوارق کو طرفی تجویز کی اور کو تخفیف دی تھیں کہ لائق بھی ہیں۔ ان
کے دل ایک بڑی ساری کیے جائیں۔

(۱۱) میں عجاذۃ بین العذایت قال موقعت رسول
الله فیہ اللہ اکٹھا ملکیت رسول یکوں میں شہداں ان کو اللہ (رکا)
الله ایت محمد ادیتوں شریحہ و شہیدیتیہ انتار (رواء سلم)
ترجمہ، حضرت عبادہ بن حامشہ سے روایت ہو کریں فی خود
رسول اللہ و صلی اللہ علیہ وسلم) سے سُن لی ہے آپ ارشاد فرماتے تھے کہ
”ہم کوئی شہادت نہ کے اتنی کے سو اکوئی عبادت و میزدگی کے لائق
نہیں ہے۔ اور ہم تو اُس کے رسول ہیں تو اتنے اُس شخص پر دفعہ
کی اگلی حد تک دردی ہے۔“

(تثنیہ) میں کہ اس سے پہلی حدیث کی تحریک میں مل سے بدلیا جا پکلتا ہے۔ اس حدیث میں مجھی توجیہ دوستی کی شہادت مسند رار دعوتِ اسلام کو قبول کرنا۔ اور اس پر طلب نہیں ہے، اسی کو وہ حکم نظرتوں میں یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ" کی شہادت پرے اسلام کو اپنے اندر سمجھنے چاہئے ہے جس کی شہادت سچ یقین کے لواگی درحقیقت اُس نے پورے اسلام کو اپنادیت بنتالا ملہ واضح نہیں کہ خوارق کا تھوڑا متعلق بالذات اور مقولیت عذر الشک فنا فی جسمیے کر صاحبِ حق موسیٰ اور صاحبِ طلح و قفری ہجود رہا الگ کی تھوڑا کافریانہ امن و فاجری اسی راجح طلاق است اس کی وجہ پر کافر تھوڑا ہو تو وہ دینی صلح اور دینی استخارہ کرنے کا اعلان ہے۔ اور مگر اس استخارے کا اعلان کیا جائے تو وہ دینی استخارہ کرنے کا اعلان ہے۔ اور مگر اس استخارے کا اعلان کیا جائے تو وہ دینی استخارہ کرنے کا اعلان ہے۔ اس ناجائز نہیں کہ اپنی کتابت وہی تحریک "میں یوں ہوں ارادہ رک" اور دینی فرقی فرق ہے۔

میں شکافت ہے۔ اور زیادہ قریب قیاس میں معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت کوئی خاص استغراقی حالت طاری تھی اپنے حضرت معاذ کو خاطب کرتے تھے اور پھر فرمائی ہے پھر اسی لفہت پر استغراق ہو جاتا تھا۔ اس وجہ سے دو بیان ہیں پستھے ہوئے۔ دال اللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) اصل حدیث کا حامل صرف یہ ہے کہ مندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ وہ اُسکی عبادت اور بندگی کریں۔ اور کسی چیز کو اُسکے ساتھ شرک نہ کریں۔ اور جب دہ اللہ کا یہ حق ادا کریں گے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کا یہ اپنے پرحتیر کر لیا ہے کہ وہ اُنکو عذاب میں نہ ڈالے گا۔

اس حدیث میں اللہ کی عبادت کرنے اور شرک سے بچنے سے مراد بھی درحقیقت دین (وحید ربینا اسلام) کو اختیار کرنا۔ اور اُس پر صراحت ہے اور چونکہ اس وقت اسلام دافع کے دو بڑے فرقے ایضاً ایجاد فرمے گئے تھے اور شرک کی طرف میان رہے تھے اس حدیث میں دو اوضاع اور حشرہوں میں بھی، اسی میان کو اختیار کیا گیا ہے۔ تیری بھی واقعہ ہے کہ اللہ کی عبادت بندگی کرنا۔ اور شرک سے بینا اسلام کی روح۔ اور اُس کا مرکز یہ مسلم ہے اسے بھی بھی اسلام کیلئے یہ عنوان اختیار کریا جاتا ہے۔ اس پاٹکی تائید کر کر اس حدیث میں اللہ کی عبادت کرنے اور شرک سے بچنے کے مراد دوں اسلام کو تباہ کرنا اس سے بھی ہوئی ہے لیکن (ظاهر و مطہر) میں حضرت معاذ کی اسی حدیث کی ایک روایت میں (جو الحجۃ) نہیں ذکر کی جاتی ہے تو یہ دو سالات دوں پر ایمان لائے اور دو سالی شہادت ادا کر نیکا کر دی جائے۔ اور ایک روایت میں شہادت تو حسید و رسالت کر علاوہ خاتم اور درود کا بھی نہ کرے۔

(۳) حق اُس ای ایامی تھی اللہ علیہ وسلم و معاذ رُوئيَتْ علیِ الرَّسُولِ قَالَ يَا مَعَاذَا قَالَ لَكُمْ يَا مَعَاذَ مَوْلَانِ اللَّهِ سَعْدَ يُوَقَّتْ قَالَ يَا مَعَاذَا قَالَ لَكُمْ يَا مَوْلَانِ اللَّهِ وَسَعْدَ يُوَقَّتْ ثُلَاثَةَ قَالَ يَا مَعَاذَا قَالَ لَكُمْ يَا مَوْلَانِ اللَّهِ وَسَعْدَ يُوَقَّتْ لَأَنَّ اللَّهَ إِلَّا أَنْ لَأَنَّ اللَّهَ إِلَّا أَنَّ مُحَمَّدًا إِلَّا مَوْلَانِ اللَّهِ وَسَعْدًا ثَمَنِ فَلَمَّا رَأَى اللَّهَ حَسَدَهُ اللَّهُ هَلَّ اللَّارَ وَلَمَّا رَأَى مَوْلَانِ اللَّهِ قَلَّ أَخْبَرِيَ اللَّهِ إِنَّمَا قَدِيسَتْ بَشَرَتْ قَلَّ إِذَا يَسْكُنُوا فَأَخْبَرَ لَهُ مَعَاذَ هَذِهِ مَوْقِتَهُ شَأْمَهُ۔ دروازہ البخاری (وسمی)

میں نے عرض کیا ہے۔ اللہ در رسول ہی کو زیادہ علم ہے۔ اپنے فریادا۔ یہ کہ انہیں عذاب میں نہ ڈالے۔

(تشریح) اس حدیث میں چند چیزیں قابل توجہ ہیں۔

(۱) حضرت معاذ نے اصل حدیث بیان کرنے سے پہلے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کیسا تھا ایک بھی سورا یا پرہیز نہ اور آپ کے پیچے بالکل آپ ملکیت ہیں کو جس خاص اندان سے بیان کیا ہے اسکی چند نکالیں ہوں گے۔

ایک یہ کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جو خاص خصوصیت اور وہی حضرت معاذ پر تھی۔ اور بالگاہ بخوبی ہے جو خاص مقام قریب ان کو حاصل تھا، وہ سادھیں کے بیشتر نظر ہے۔ تاکہ وہ سچے حکیم کی حیثیت نے حضرت معاذ سے ایک ایسی بات کیوں فرمائی جس کی حکومتیں میں اشاعت کی آپ روادار نہ تھے جیسا کہ اگلی روایت میں تصریح ہے۔

دوسری بات اس کا تو جیہے ہیں یہ بھی ایسی جاگہ تھی کہ مکن ہے۔ حضرت معاذ کا مقصد اس تفصیل کے بیان کرنے سے اس حدیث کے پاسے ہے اسے اپنا لفاظ بھی ظاہر کرنا ہے۔ یعنی لوگوں پر یہ دفعہ کرنا ہے اور بھیج کر جو خود پر اور تیری دفعہ کرنا ہے اور تیری دفعہ کر جو خود پر اسی بھی یاد ہے کہ اُس وقت کی جو جزیرہ باسیں ہے جو خود پر اور تیری دفعہ کر جو خود پر اسی بھی یاد ہے کہ محبت کی یاد کا معمتوں کو والہانہ اندازیں اور مزے کو لے کر تفصیل کیسا تھا بیان کرتے ہیں۔ اسی تفصیل کے باعث حضرت معاذ نے حضور کیسا تھا اپنے سورا یا پوچھ لی تفصیل بیان کی ہے۔

(۲) حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حکم کے تھوڑے دفعہ کے بعد حضرت معاذ کو تین دفعہ خاطب کیا۔ اور پھر جو کچھ آپ فرمانا چاہئے تھے اُس کا ایک حصہ آپ نے تیری دفعہ میں فرمایا۔ اور دوسرے جو کچھ آپ نے تیری دفعہ کے بعد جو تھی دفعہ میں فرمایا۔ اسکی تو جیہے شارصین نے لکھا ہے کہ غالباً اُن حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) اس طرح حضرت معاذ کو پوری طرح اپنی طرف متوجہ رہا اسچاہے تھے کہ وہ جمیں گوش چوکر پوری ریاست دوچار اور غور و تاؤں کیسا تھا آپ کا کار خلادیں۔ «سری تو جیہے بھی لیکھی ہے کہ حضور کو اس میں تعدد اور توقیت خالہ حضرت معاذ سے بھی یہ بات بیان کر دی جائے یا ان کیجاۓ» اسوجہ سے آپ ابتداء میں تو تین دفعہ تو قصہ لایا اور جب بیان فرمائیں ہے جو اسی توقیت خالہ حضرت معاذ سے بھی ہو گی۔ تب آپنے بیان فرمایا۔ لیکن وہ اغم کے نزدیک ان دنوں تو جیہے

نماز پڑھنا، مرد زر رکھنا ہے۔ تو ائمہ تعالیٰ کی طرف سے اُس کی تجات کا حقیقتی وعدہ ہے:-

پس جو لوگ اقسام کی روایات سے شجو نکالنے ہیں کہ تو جید و
رسالت کی شہادت ادا کرنے اور شرک سے بچنے کے بعد ادھی خواہ یکسا
ہی بدعتیہ اور بزرگ یکوں نہ ہے۔ بہر حال وہ اللہ کے عذاب کے اعون
و حکم خود ہی سمجھے گا۔ اور دوزخ کی آگ اوس کو چھوڑنے سکتی ہے۔ وہ ان
جہالتی حدیثوں کا صحیح مفہوم اور دعا بچنے سے محروم ہیں۔ بنزرو صرسے
لوایاں کی جو سایکلوں حدیثیں رجبار قرآن کی آئیں ہیں، ان کی اس خام
جنگل کے صریح خلاف ہیں۔ وہ ان سے بخوبی۔

اعاذن الله من ذالك

(۱۲) هنّ معاذ بن جبیل قالَ لِي زَمُولِي الشَّهِيدِ فَلَمَّا طَهِرَ
وَسَلَّمَ وَقَاتَ بَعْضَ الْجَمِيعِ شَهَادَةً أَنَّ لِوَالِهِ إِلَّا اللَّهُ (درود احمد)
(ترجمہ) حضرت معاذ بن جبیلؓ سے مردی ہے کہ رسول اللہ ﷺ علیہ السلام
علیہ وسلم نبھج سے ارشاد فرمایا۔ لِوَالِهِ إِلَّا اللَّهُ کی شہادت دینا ہے
کی کچی ہے۔ (مسند احمد)

(تشریح) اس حدیث میں بھی صرف شہزادب توحید کا ذکر ہے۔

اور بھی دعوت ایمان کو قبول کرنے اور اسلام کو اپنادین بنانے کی ایک تحریر ہے۔ اور یہاں کل ایسا یہ چہ میں ہے کہ اندھہ خاوند ہم اسلام قبول کرنے کو مکمل پڑھتے ہیں۔ مگر تحریر کر عیتیق ہیں۔ جن ماعول اور جس نظر کو روشن اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پر ارشادات ہیں۔ اُسیں مسلم بھی اور غیر مسلم کافر و مشرک بھی تو حیدر سالنت کی تشریفات اور "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَفَى" شریعت کا مطلب ہے۔ ایمان ایسا اسلام قبول کرنا ایک سچتے ہے۔

(١٥) عن أبي ذر قال أتيت النبي تفاصي ملائكة ومسلم
وعليقه وثابت أسماع وحونا يصرخون أتمة وقد شيخ فقال
ما من عبد يسأل لرب الله إلا شاء ثم قال خلاة العصر لا يدخل
الجنة قلبت درن زفي درن سرق قيل درن زفي درن ذات
سوق قلبت ذات زفي ذات سرق ذات سوق قيل ذات سرق ذات
سوق قلبت ذات زفي ذات سرق قيل ذات سرق ذات سوق
خلال سبعين ألف يوم ذر - (رواية البخاري حديث)

(تعریف) حضرت ابو زر عفاریؑ سے مردی ہے۔ کہتے ہیں کہ۔۔۔ میں (ایک شان) حضورؐ کی خدمت میں پہنچا تو آپ اُس وقت تھیں کہ اُندر میرکے

سوار تھے۔ پکارا اور فریبا بتے یا معاذ!۔ انہوں نے عرض کیا۔ کبیٹ
پاکار مول اللہ و سعدیتیک!۔ حضور نے پھر پکارا، شیا معاذ!۔
انہوں نے عرض کیا۔ شیکیٹ یا پاکار مول اللہ و سعدیتیک!۔ حضور
نے پھر پکارا۔ بتے یا معاذ!۔ انہوں نے عرض کیا۔ شیکیٹ یا ز شوال الدعاء
ستغفیلیک!۔ تین دفعہ الیسا چڑھ پھر حضور نے راس آخری (دھرمیں)
فریبا۔ جو کوئی پیچے دل سے شہادت فرے کر افسد کے مذاکوں میں ہوئیں
اوہ محروم کے رسول ہیں تو اللہ نے درخوازہ اپنے شخص کا حرام کر دیا ہے۔
حضرت معاذ نے (بی خوشخبری شکر) عرض کیا۔ میکا میں لوگوں کو اس کی خبر
شکر دیں تاکہ وہ سب خوش ہو جائیں ۔ حضور نے فرمایا۔۔۔ پھر وہ اسی
پر بھروسہ کیا۔۔۔ جائیں گے۔۔۔ پھر حضرت معاذ نے کامان علم کے گناہ کے
نوٹ سے اپنے آخری وقت میں پر دریٹ لوگوں سے بیان کی۔

(فشویج) ان دونوں روابط کے ابتدائی تہییدی حقیقت کی مطابقت ویکما نیت سے ظاہر ہے کہ ان دونوں کا تعین ایک ہی والعمر سے ہے۔ اور فرق صرف یہ ہے کہ پہلی روابط میں دعویٰ حلال قبول کرنے کی اندھری جادت کرنے اور شرک ہے بچے کا عنوان تنہیٰ لکھا گیا ہے۔ اور دوسرا میں اسی حقیقت کو توجیہ و رسالت کی شہادت کے عنوان سے تعبیر کیا گا۔

اس کی مرید تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ اسی بشارت کی تیسری
 روایت میں حضرت معاذؑ کے توجید کے ساتھ خاتم اور روزہ کا بھی ذکر کیا ہو
 ہے تو روایت مشکوہ میں مدد احمدؑ کے خواص سے لفظ کی گئی ہے۔ اسکے افادہ پر
 متن یعنی اَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
 شفیع اللہؑ کے ساتھ اس مالیہ میں ایک
 شرکت ہے اس کا دوسرا پاک ہوا عددہ پانچوں
 خاتمی پڑھتا ہوا اور روزہ رکھتا ہوا تو
 وہ شخص یہی دو یا جائے کار معاذؑ کے ساتھ اپنے
 عرض کیا۔ حضورؐ بشارت ہو تو سب کو
 یہ بشارت ساروں کا پہنچ فرمایا۔ تباہی دو
 انھیں عمل کرنے والے دوست

ان یعنی روابطوں کا عنوان اگرچہ مختلف ہے۔ ان ظاہری اتفاقات میں حال و قصیل کا کسی تدریز نہیں ہے لیکن درحقیقت ہر رہایت کا مطلب یہی ہے کہ جو کوئی دعوت ایمان دا اسلام کو قبول کرے گا جس کی شیادی اصل دا حکام شرکت ہے ہم۔ توحید دعاالت کی شہادت دینا اور

(ترجمہ) حضرت عثمان بن حفیان سے مردی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اس حال میں مرد رکہ دے یقین کیسا تھا جانتا تھا کہ اُنکے پڑو کو اُس سرخ دنہر سے آؤ دے جانتا تھا۔

(تشریع) اس مدرسہ میں "اللہ عزوجلہ" پر لقین ہوتے
گزارو ہم دین توحید پر ایمان رکھنا ہے، اور دنیوں جنت کے درود کا طلب
ہی بھی ہے جو اور پڑ کر ہوا کر نہ پڑے پڑے اعمال نام کے تلفظ کے مطابق
اللہ کی رحمت کے استاد رہی ہیں یا انہوں کی کچھ سزا بھلت کر ہوں اس طبقات
حشت میں خود را سکو۔

(١٤) عن عَبْدِكَانَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ مَوْلَى اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ بِتَلِئِمَةِ الْكَهْنَادِ، أَتَتْهُ
أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا
أَنْكَرْتُ بِهِمْ فِي قَدَّاً أُخْبَرْتُ بِعَوْنَى فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْسَاكُ
سَالَ إِلَيْكَ دِينِي بِشَفَعٍ وَجَهَمَّمَ لَمْ أَسْطِعْ أَنْ أَقُولَ هُمْ
غَاصِبُونِي بِصَفَرٍ وَجَهَمَّمَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَاتِنِي فَعَصَمْتُ
فِي شَفَعِي فَأَكَحْدِدُ لَمْ يَمْضِي قَالَ فَعَالَ لَكَ سَرْشَوْلُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْعَلَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ عَبْدُكَانَ فَعَدَهُ
عَلَى وَأَبْيَقَ بِكَوْهِيَنِي أَنْفَعَ الدَّعَارِقَ شَاهَدَنَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْسَكَهُ لَهُمْ كَمْ بَخِسَ حِينَ دَخَلَ الْبَيْكَ
ثُمَّ قَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُخْبِرَهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْكَ قَالَ فَأَشَرَّ سَلَّمَ
إِلَى نَاحِيَةِ مِنَ الْمَيْتِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَلِّكَرْ فَقَدَّمَهُمْ فَهَذَا أَصْطَلَرُ كَهْنَادِيَنِي رَسَلَمَ قَالَ وَهَبْسَانَهُ مَنْ عَلَى
خَرْ بِرَقَ مَسْنَانَهَالَّهُ قَالَ لَكَ تَكَبَّرَ فِي الْبَيْكَ سِرْ جَالُ مَنْ هَلَّ
الْدَّارَةَ وَوَعْدَهُ فَأَجْمَعَهُمْ أَنْفَالَ قَارِيلَ وَمَهْمَمَ أَيْنَ مَنَ الْأَنْجَى
بَنَ الدَّاخِشِينَ أَرْلَهَنَ الدَّاخِشِينَ وَقَالَ بَعْنَمُمَّ دَالِمَاقَ
مَسَافَنَ لَأَبْيُوبَتَ اللَّهُتَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَمْ كَهْنَلَ ذَرَكَ الْأَنْتَرَأَهُ قَدْ قَالَ لَهُ اللَّهُ إِلَّا هُوَ يَعْلَمُ
بِذِلِّكَشَخْمَهُ اللَّهِ بِهِ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَنْلَمَمَ قَالَ فَإِنَّا
تُرْزِيَ وَتَجْهَهُمَا وَتَصْبِحُهُمَا لَإِنَّهُنَّ فَقِيرُينَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاتَ اللَّهُ أَغْرِيَ وَجَلَ قَدْ خَرَمَهُ عَلَيْهِ
الْتَّارِيَمَشَنَ قَالَ لَهُ اللَّهُ إِلَّا اللَّهُ شَنْشِيَ بِذِلِّكَشَخْمَهُ اللَّهِ
(ترجمة) عَبْدِكَانَ بْنِ مَالِكَ سَعَدَ بْنَ زَوْرَةَ وَرَسُولِ اللَّهِ

چڑھتے تھے۔ پھر کچھ دیر بعد، میں صادر فوج تو آپ سید اور پوچھ کر تھے۔ اُس وقت، آپ نے فرمایا: جو کوئی بیندہ اداۃ اللہ الائمه کے اور پھر اسی پر اُنکو بورت آجاتے تو وہ جنت میں ضرور جائے گا۔ اب وہ کہتے ہیں نہیں نہیں کہ اس اگرچہ اس نے زندگی ہوا اور اگرچہ اس نے پوری کی جو وہ آپ کے اثرار قابلہ تھا، با اگرچہ اس نے زندگی پر اگرچہ اس نے پوری کی جو وہ ایسا کہتے ہیں، میں نہیں پھر وہ کہتا۔ اگرچہ اس نے پوری کی جو وہ آپ کے اثراء فرما دیا تھا، اگرچہ اس نے پوری کی جو وہ ایسا کہتے ہیں، میں نے دیکھ دیجی، عرض کیا کہ: رام حسن اللہ اداۃ اللہ الائمه شہادت دینے والاجنبت میں ضرور جائے گا، اگرچہ اس نے زندگی ہوا اور اگرچہ اس نے پوری کی جو وہ آپ کے اثراء فرما دیا تھا، ایسا کہتے ہیں، ایسا کے ملے الرسم دیہ جنت میں جائے گا۔ اگرچہ اس نے زندگی ہوا، اگرچہ اس نے پوری کی جو وہ (تفصیل) اس حدیث میں بھی اداۃ اللہ الائمه کہتے ہیں میں دیکھ دیو۔ دین توحید (اعلیٰ اسلام) پہا بیان لانا اور اُس کو افتخار کرنے ہے اور پیش کر جو شخص وہ دین توحید ہے صدق دل سے ایمان رکھتا ہو گا وہ ہر دن بنتیں میں پہنچتا ہے کہاں اگر بالفرض ایمان کے باوجود دستے گئے بھی کئے ہوئے تو اگر کسی روپ سے وہ سعافی کا حق چرکا تو اشد تعالیٰ انانہ ہوں کو مسامات فریض کیزی فریض کیزی کے اُس کو جنت میں داخل کر دیگا، اور اگر دو سعافی کا حق ہوئے گا تو انہیں کی سزا را پہنچنے کے بعد وہ جنت میں جائے گا۔ پھر وال دین اسلام پر صدق دل سے ایمان لکھنے والا ہر شخص جنت میں خود جائے گا، اگرچہ درخیں میں کوئی جوں کی سزا بھلگتے کے بعد ہی جائے۔

حضرت ابو علی اس روایت کا مطلب اور معنا ہی ہے۔

حضرت ابوذر نے جو بار بار اپنا سوال تپڑا تو اس کی وجہ غالباً تھی
کہ جو ری اور زنا کا سخت ترین اگانہ جلیٹنگی دیجئے اُن کو اس پر تجویز تھا
کہ یہ سچا ہے اگر کوئی نہ سمجھ جانتے ہیں جو اسکیں لے گری اُنکی وقت تک
انھیں پیکر مل جائے اُنچ ہمیں جو حضرت ابوذر کے اس تجویز اور
اس اعلیٰ کی وجہ بخدا سے سمعکن ہو گیا ہے کہ یہ سچے اسلام ہیں آنکھ
کھوئی ہے۔ اور یہ صرف اُن کو خوبی ہے بلکہ وہی جو علم جو جانی ہے طلاق اسلام
کا اعلیٰ عالم کیوں عطا کیا تھا کیا یہی دعویٰ ہے کہ اللہ ہندوستان کے ملکی
و سلسلہ متین مذات کو خوبی کی دعماً کیا تھا کہ اللہ یا اللہ مدد حمل الجہاد

کی روایت میں بیکارے قال لَأَنَّ اللَّهَ رَأَى أَنَّكُمْ تَنْهَاكُمْ أَنْ أَدْرِلَهُ
الَّذِي أَنْهَاكُمْ فَعَلَى رَسُولِ اللَّهِ تَبَّعَهُ اُولُو الْأَذْنَافِ سَعَى
دُوْلَتُ اِسْلَامٍ كَوْفُولَ كَيْنَادِرِ دِرِينَ اِسْلَامٍ کَوْنِیتِ دِینَ کَعْتَارَ کِیْنَیَهُ
وَرَجَلَ جِیْسِیَهُ کَپِیَهُ عَوْنَ کَیْا مَاجَکَهُ ہے جیون ہوئی میں اِسْلَامٍ قَوْلَ کَسْنَتَ اُولَهُ
اسْلَامٍ کَعْتَارَ کَسْنَتَ کَیْرَوَهُ اِتَّبَعَتِیَهُ۔

یہاں ایک بات ہے جیوں ٹھوڑا کھنی جائے کہ جس صحابی تے مالک بن عیش
کو منافق کہا تھا۔ ایک نظر میں جیسا مالک بن دخشن جس نفاق و افتن و فوری کرنی
بات اس کے سوا نجیگی کر ان کے خیال میں مالک بن دخشن منافقین سے
تفقات اور میں طلاقات رکھتے تھے۔

اس سے ایک طرف تو جواب پر کوئی مشکل کیا نہ جبکہ کاندھاہ چوتھے کارہ
انی ہی بات سے جیوں اس قدر تاریخ ہوتے تھے اور اس کو منافق بھیتے
تھے۔ اور وہ سری طرف انصافت میں اللہ ولیہ وسلم کی تنبیہ سے بہت طباہ
کر جو لوگوں میں اس طبق کی کچھ کمزوریاں ہوں، مگر پہنچ ایمان اور توحید و
رسالت کی شہادتیں وہ نقص ہوں تو ان کے ادھر سے جیوں بدگایاں اور
انی سخت تائیں کرنی جائز ہیں۔ بلکہ ایمان کا ہلکا نزدیکیہ قابلِ ناخدا اور وہ اپا
الاسترام ۴۔

یہ جویا درکھنا پڑھتے ہے مالک بن دخشن بھی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
کے ان مجاہدین سے ہیں جو امام غزادتیں تھیں کہ دریں مجھ شرکت ہے ہیں۔
ملاں ہیں کوئی منافقین سے تفقات نہ کھنے میں ماطب بن الجندی طبع اسی
بھی کچھ مجریاں ہو۔ واللہ اعلم۔

(۱) عَنْ أَبِي حُرَيْرَةَ قَالَ لَكَ قُوْدَّاً اَخْرَى رَسُولُ اِسْلَامٍ وَحْنِيَ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْعَنَا اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرٍ فِي قَوْفَقَامِ رَسُولُ اِسْلَامٍ وَحْنِيَ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْعَنَا اَخْفَرِيَا نَافَقَهُمْ عَلَيْهِ وَخَسِيَّا اَنْ يَقْتَلُهُمْ
وَوَسَنَادِرَ قَوْفَقَانَعَمَّا لَكَشَتْ اَوْلَى مِنْ قَهْرَعَ قَعْجَبَتْ اَبْعَيَ رَسُولَ
الشَّرَاعَتَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اَسْتَعَنَتْ حَاطِلَطَلَوَهُ صَارِدَنَوَنَنَجَادَهُ
نَدُّ دُرُثَ پِهَ حَلَّ اَجَدَلَهُ بَانِدَمَ اَجَدَنَوَذَادَرِيَعَمَّيَدَ حُلُّ نَدَ
جَوْنَ حَادِلَطَوَنَ بَنِيَرَ خَارِجَتَهُ رَوَرِيَعَنَجَنَرَلُ بَنَالَ فَاحَتَنَ
مَنَدَخَلَتَهُ خَلَرَ رَسُولَ اِسْلَامٍ وَحْنِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْرَ مَهْرَهُ
نَقْلَتَ نَعْمَرَیَا رَسُولُ اللَّهِ، قَالَ مَا شَانَدَكَ وَمَنَدَنَتَهُ بَنَیَ
اَنْغَرَنَ اَنْقَمَتَ قَابِطَاتَ مَلِئَنَ اَنْتَسِنَا اَنْ تَمَقَعَ دَوَنَالَفَرَنَ
نَكْلَتَ اَوْلَى مِنْ قَنِعَنَ فَآتَيَتَ هَذَلَ اَعْلَيَطَ اَعْلَيَتَ اَعْلَيَتَ اَعْلَيَتَ اَعْلَيَتَ

صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن اصحاب میں سے جیوں جو انصاف میں سے غزوہ بدھ
میں شرکت تھے کہ وہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)، کی خدمت میں حاضر
ہوئے اور وہ حق کیا کہ: مسیحی بگاہ میں فرق آگیہ ہے ریجن جیسے کوئی مکان
یعنی نگاشت، اور میں اپنی قوم کو خارج پڑھاتا ہوں۔ سوچ بارشیں ہوئیں
ہیں اور میرے اور میری قوم دلوں کے دریاں جو نالہ ہے وہ پہنچ لگتا
ہے تو میں اُنکی سجدت کا جاگہ شوار ہوں پڑھا سکتا اور رسول اللہ! میرے
یہ خواہش ہے کہ حضور میرے پیارا شریعت لا یعنی اور میرے گھر میں
پڑھیں بالکل یہ سی جگہ کوئی مستقل خارجگاہ بتاولوں کے ہیں کہ حضور کے
فریاد: انشا اللہ تعالیٰ میں ایسا ہی کرو یکھا۔ و عتاب کہتے ہیں، کہ صحیح ہی
کو جب کچھ دن چڑھا تھا رسول اللہ! اور ابو بکر (رضی اللہ عنہ) میرے یہاں پہنچے۔ اور
رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اُنہاں پہنچیں اور حاضر چاہی، میں نے آپ کو
 حاجزت دی پس جب آپ گھر میں تشریف کا سامنہ تو بیٹھے ہیں، اور مجھے
فریاد ہے تم پہنچ گھر میں سے کوئی بکر کہے ہو کہ میں دنماں خارج ہوں؟
کہتے ہیں کہ میرے نہ گھر کی ایک طرف اشارہ کیا پس رسول اللہ میں
اللہ علیہ وسلم بھڑکتے ہوئے اور اللہ اکبر کے آپ سے خارج شروع کر دی۔
ہم بھی صفت باندھ کے آپ کی چھپ کھڑے ہو گئے پس آپ نے دو قبصے پر مسد
اور سلام پھیرا و اقتداء کہتے ہیں، اور ہم نے آپ کو چھپ کھڑے کا نامے کہتے
ہو، رُبِّ الْعَالَمِينَ، جا آپ کیوں سلطنتِ مُنَیَا کیا اعلیٰ اور آپ کی اطاعت پا کے، عَلَى
وَالْوَلَى، جس سے جیوں چند آدمی آکے جڑ گئے پس اپنی میں سے کوئی کھڑا وارے
کیا کہ مالک بن دخشن ریلا بن دخشن کہہ ہے؟ اپنی میں سے کسی نے جا ب
ریا کہ وہ تو منافق ہے اشداد میں رسول سے اُسے جھٹپتی ہیں پس
رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: یہ مت کہو ایک تم ہیں دیکھتے ہو۔ کہ وہ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، کاتاں ہے اور اس سے وہ اللہ کی رضاہی پاہتا ہے۔
اُس کیوں غسلِ نفس نے کہا کہ وہ اشداد میں رسول ہی کو زیادہ علم ہے۔
ہم تو اسکا حق اور اسکی خوبی مانعوں کی طرف دیکھتے ہیں۔ رسول اللہ
(صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ مرا و جملے دوسرے کی اگلے پر
اُس شخص کو حرم کر دیا ہے جس نے اخلاق کی سیاستِ اسلام کا لذاللہ اکابر کا ہوا،
اور اُس کا ارادہ اس کلمے سے اللہ تعالیٰ کی رضاہی کی جاگہ جیسی ہو۔
(تفہیج) اس حدیث میں بھی لاذاللہ اکابر کے خلاف پر اُن شر
مذکور ہوام ہوئی کا مطلب وہ ہے جو اسی ضعون کی سابقہ احادیث کی
ترکیب کے مبنی تفصیل سے لکھا چکا ہے۔ بلکہ اس حدیث کی صحیح مسلم

باغ کے اندر گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا۔
حضرت فرمایا تھا اور ہر سرہ اسے اپنے عرض کیا۔ ہاں ایسا رسول اللہ
بھی ہو۔ اپنے فرمایا۔ تم کیسے آتے۔ یہ عرض کی۔
یا رسول اللہ اسے اپنے ہاتھے دریان تشریف لکھتے ہیں، پھر وہاں سے
انھوں کے پڑتے اور جب دریکھ کرتے کہ واپس نہیں ہوئی تو ہمیں خطرہ
ہوا کہ ماہام سے ملجدہ اپنے کاروائی ادا نہیں کی جائے۔ اسی خطرے سے
عمر رسم سب پل پڑے اور سب سے پہلے عمر کے ہمراہ نکلا تھا۔ ہاتھ
کیں اس باغ تک پہنچا، اور رجیب فحص کوئی دروازہ نہیں ملا تو اور ہری
کی طرح سوت ساکوئے ہیں راس گول ہیں سے کسی بھی بھٹک سیاہ ہیں اور دیگر
وگ بھی اس پرے پھیجتے ہیں۔ پھر حضور نے اپنے نعلیں مبارک تھے خطا
فرماتے اور ارشاد فرمایا تھا۔ یہ جو تیکھا جادہ اور اس باغ سے نکل کر جوادی
بھی تھیں میلانے والوں کے پڑتے تھیں کیسا تھا لا الہ الا اللہ کی شہادت
دیتا ہو اسکو جنت کی خوشی مانا دو۔ اور ہر سرہ کہتے ہیں (سی دہانی)۔
تو سب پہنچیں مریخی طاقت ہمارتے ہوں۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا۔

”اوہ ہر سرہ انہیں کا تھا ہر سرہ دو جو تانگی ہیں؟“ فتنے کیا۔ یہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلیں بارک ہیں حضور نے مجھے دیکھ لی ہے کہ جو کوئی
بھی دل سے لا الہ الا اللہ کی شہادت دی تو الاجر ہے تو میں اسکو جنت
کی خوشی مانوں۔ ”اوہ ہر سرہ کہتے ہیں کہ ہم نے پہنچیں میرے سینے پہنچیں
با تھا جس سے میں اپنی سرخوں کے بیٹھیے کو گڑا۔“ اور مجھ سے انہوں نے
کہا۔ پھیجتے کو کو۔ ”میں روتا ہوا حضور کے پاس دیکھا۔ یا اور ہر سرہ میرے
پھیجتے کیجئے آتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس حالت میں کہ کہ
پوچھا۔ اس ہر سرہ اتحادیں کیا جاؤ۔“ میں نے عرض کیا کہ۔ میرے سینے
حضرت نے مجھے جو ہنام دیکھ جو تھا میں نے وہ تھیں بدل دیا تو انہوں نے
میرے سینے پر ایک بھی ضرب لگائی ہیں سے میں اپنی سرخوں کے بیٹھیے کو
ادھر ہوئے کہا کہ پھیجتے کو تو اڑ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عروج طلب
کر کے فرمایا۔ سما نہیں میں کیوں کیا۔“ انہوں نے عرض کیا۔ حضرت
پرہیز سے اس بات قریان ہوں، ایک اپنے اس ہر سرہ کو اپنے نعلیں بارک
تھے تو اس نے بھیجا تھا کہ جو کوئی بھی دل کی تغیری کیسا تھا لازم اس اللہ کی
شہادت دینے والا۔ کہتے وہ اسکو جلت کی بشارت دیں۔ ”حضرت نے
فرمایا۔ ہاں میں نے ہی کہ کہ کے بھیجا تھا۔ عمر نے عرض کیا۔ حضرت
ایسا نہیں کیجئے مجھے خطرہ ہے کہ لوگ میں اس شہادت ہی پر ہمود رسم کر کے

الشہد و خلوادِ الناس کو کافی فعال یا ابا ہر زیر کا فاعلی
تعلیم فعال اذ خوبی متعین صفاتیں ہیں تھیں من اذ کار عذل
الله علیکم تھے عذل اذ الہ لا اذ الله مستحبون اذ القلب تھے عذل
والجنة فکان اذی من تھیت تھر، فقل ما خاتکن اللئذلک
یا ابا ہر زیر کو کفلت حلالن ملول کار رسول اللہ صلی اللہ علیکم
وسلم بمعنی کہما میں تھیت تھیت تھیل اذ الہ لا اذ الله
مستحبون اذ القلب بسوتہ بالجنة، تھیوب محمد بن علی
لھر رث لوسنی فقل اذیجع یا ابا ہر زیر کو وجھت اسلے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعذل فاعذل فاعذل
عمر رث لاد عوخلہ اشوی فقل رسمول اللہ صلی اللہ علیکم
فسلم ما لکی ابا ہر زیر کو کفت تھیت تھر فاعذلہ بالذی
پھشتی پھشتی بکنی ذن فاعذل سخن رث لوسنی فقل
اذیجع ملکل رسمول اللہ صلی اللہ علیکم وسلم یا عمر فاعذل
کفت ما کفت فقل یا رسمول اللہ صلی اللہ علیکم اذیت اذی فاعذل
ایا ہر زیر کو سعیدلک من تھی تھیل اذ الہ لا اذ الله
مستحبون اذ القلب بسری بالجنة فکان عصر فقل ملکل فاعذل
کافی اکھنی اذیکن اذیکن اذیکن اذیکن اذیکن فاعذل
رسویل اللہ صلی اللہ علیکم وسلم فاعذل فاعذل۔ (بعد اسلام)
ترجمہ، حضرت ابو ہریزہ رضی اللہ عنہ ہیں کہ ایک انہیں لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کو کم کی حدت میں حاضر تھے۔ (و) اپنے کے گرد اگر پھیجتے ہیں تو
 اور حضور ابو جرود شمسی ہمیں ساچھی اس نہیں ہیں تھے کہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم چالے دریان سے اسے راوی میٹھن کو نکل گئے اور
 پھر اپنے کے دلپی میں بہت دیر بھگی توہین دی۔ وہ اکریں ہم سے بھجو کو
 کوئی تکلیف نہ پہنچا۔ جانسکے سنبھالی جا رہی تھی مودودی جیسی کسی دشمن و خیر
 اپنے کو کی ایسا نہیں پہنچا جاسکے۔ پس جمال سے میں سخت گھبرت اور فکر
 لالی ہوئی ابھی توگ (آپ کی نسبتیں)، سکل کھڑے تھے اور سب سے پہلے
 جس ہی ہمیں کو حضرت کی تلاش ہیں نکلا۔ ہمیں کافی انصار کے قابل ہیں جو ہمیں
 کے ایسا بڑا پیغمبل جو جاریدہ اوری سے ٹھرا جاتا۔ اور میں نے اس کے
 چاروں طرف پکڑ گیا کہ اندر جائیں کی تھی حصار تسل جانے لیکن نہیں لے۔ پھر
 مجھے جانی کی ایک گلہ جو ہمیں سی ہزار روپی تھا جو باہر کے ایک کاروں سے
 باش کے اندر جانی تھی دلوہ ہر ٹوپی کہتے ہیں، جس سکھ اور مکار کے اسیں ہیں کو

یہاں بھی مخطوطہ ہنپا چاہئے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت معاذ کو بھی یعنی پیر بشارت مسلمی تھی تو وہ حدیث اور گذشتی
ہے اس وقت حضرت معاذ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت
بھی تھی کہ وہ مسلمان یونیورسٹی مدرسہ تو حضور نے اجازت نہیں دی
تھی اور مددوہ ازت زندگی کا وہ بھی یہاں فرمائی تھی کہ لوگ ہمیں ہمروں
کو کے دین ترقیوں سے برہائیں گے۔

(۲) اس حدیث میں بھی صرف لعلۃ الکائنات کی شہادت پر جنت کی
خوشی رکھتی ہے مولیٰ ایک عالم توبہ نویس ہے جو مندرجہ بالا حدیث کے
ذیں میں ذکر کی جا میں ہے اما سو اُنکے اس حدیث کے الفاظ ہیں اس مقابل
کی وجہ کا اپنی خواش ہے کہ حضرت کا مطلب اس ارشاد سے صرف یہ یہ کہ جو
کوئی لعلۃ الکائنات کی شہادت بنیت ہے اسے دل سے دین تو حملہ اسلام
پر بیان کئے اسکو خوشی دیجاتے کہ وہ ضرور جنتیں مانیں گے اگرچہ
گنہ ہو کی مولیٰ یہی بعد ہی ہے۔ اس صورت میں کوئی امکان نہیں رہتا۔
اسکے سو ایک سخاں تک یہاں بھی قابل ہو کر ہے کہ مقولیں اگر کوئی قدر
پڑھنے اوقات اللہ تعالیٰ کے نے پناہ تھر جلال اور شان غصہ انعام کا
جب خاص انکشاف ہوتا ہے تو ان پر بہت اور حرف کا فہمہ ہو جاتا ہے اور
اُس وقت انکا ادراک اور احساس یہ ہوتا ہے کہ تایید کی جی نافرمان کو کنجماں
ذہبے کے لیے اور اُس خامہ العین اُن کے ارشادات اس طرح کے ہستے ہیں کہ
جو یہ گناہ کے گاہت میں ہیں جو اسکی مکاہد و مگاہد کے گاہت کی ہمایہ
ہیں باسیکاہ فیروہ فیروہ۔ اور اس طرح جب وہ حرسین اوقات میں اپنے
اللہ تعالیٰ کی شان و محنت اور اُنکے بھاب اور بے اغراق بھنڈ و کرم کا کتنا
ہوتا ہے تو ان پر زخم اور اسید رحمت کا فہمہ ہو جاتا ہے۔ اور اُس مللہ میں
آن کا ادراک اور احساس یہ ہوتا ہے کہ جس میں کچھ ذرا نیز مونگاہد بخدا ہے تو کجا
اور کیسے ہی احوال میں ان حضرت کی زبانوں سے اس طرح کی عالم ایسا ہتھیں نکلنے
میں۔ اسی سکھت کو اوقات تبرازی کے اس طبق ادا کیا ہے۔

بہتمیدگر برکت دیجے حکم بہائندگر دیسان حم دیکم
و گرد و گرد یک ملٹے کم عسرازیں لگبھیسے برم
پن حمدیت من درج بالاسکے بلے میں بھی بہت زندگی میں
کہ حضرت ابوہریرہؓ اُجس وقت اپنے اخبار کے اُس ایسا نام حسنور ولی اللہ علیہ
وسلم کے پاس پہنچ ہوں تو اُس وقت اپنے اللہ تعالیٰ کی بے ہالی شکوہ
رحمت اور عجلیت کرہ کے مراتبے دشاہدے کی تحریق ہوں اور ابوہریرہؓ کا اس کی عالم
و شانہ کی منزیلہ چاچی ریسا ہی ہوا۔

دی، عمل نہیں بچے برداہوں کا زیستی ہائیں۔ ہذا الحکیم اسی حکیم کو
دیکھئے۔ حضرت کے فرایاد۔ تو جانے دوا۔

(فتشہ بیک) اس حدیث میں چند جیزیں و مذاہت طلب ہیں۔
(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس مذہبی حضرت ابوہریرہؓ کو
اپنی تعلیم سہارک کیوں عطا فرائیں ہے ماریں ہے اسی تو جیزیں اگرچہ کوئی
اتسی کبھی نہیں بلکن ان سبب میں زیادہ قیوں تباہ ماریہ وہ دلوم ہوتی ہے کہ
حضرت ابوہریرہؓ کو اپنے مذہبی حضرت کے اعلان کیلئے چھاپنا اُسکی
غیر عربی ایمیت کی وجہ سے آپ نے پی کوئی خاص لشائی بھی اُن کے
استحکم کو نہ اس سبب میں اور اُس وقت آپ کے پاس ایسی چیزوں اسی مقداد
کے لئے آپ انکو کوئی سمجھتے ہیں بیظیں سہارک ہی تھیں اس لیوڑی آپ
لے آن کو عطا کر دیں۔ واللہ، علم۔

(۲) حضرت عفرین اس داقہ میں حضرت ابوہریرہؓ کیسے کوئی کھنکی کا
معاملہ کرایا اسی صحیح نویسٹ کو تجھے پہلے حضرت عفرین کی اُس انتہا ہی
جیہیت کو پیش نظر رکھنا چاہئے تو معاذ پر کراؤ کی جماعت میں آن کو ممال
تمی میں رہا اور حضرت ابو بکرؓ (بھی) حضور دلی اللہ علیہ وسلم نے اس
شرک کا رعنی اس ایشی خصوصی اور گویا آپ کے ذریعہ ناہی تھے۔ اور
صحابہ کو تمہارے اسی ایک ایسا مقام کو پہنچانے تھے اور جس
طற پر جماعت اور ہر قوادن کا بڑا اپنے چھوٹوں کو تنبیہ اور سرزنش کا حق
رکھتا ہے۔ اسی طرف حضرت عفرین بھی وکھ تھے اور بسا اوقات میں
ضورت اس حق کا پہنچاں بھی لراست تھے۔ اور واقعی ہے کہ قوادن
کی ہماری ذریعہ کیلئے ہڑوں کے واسطے اس حق کا اتنا تصوری بھی ہو
یعنی حضرت عفرین اس داقہ میں حضرت ابوہریرہؓ کیسے کھو جو تند کیا
وہ رفع حقہ تھی ہڑیں سے تھے۔ اور معلوم ایسا ہڑ کیوں کہ حضرت عفرین خاتم اُ
اُسی سے وہیں ہوئی تھی کہ ہو گی لیکن وہ چونکہ تمام ہڑ ایمان کیلئے ایک بندہ
علیٰ کا پردہ اسی کا آپ تھے اور اُنکے زیر یہ ایک بندہ میں سعادت تھی
جو ہمیں مال ہو رہی تھی۔ ایسے انھوں ناہیں کہنے سے انکا کہا جو گا۔
اور بالآخر حضرت عفرین اُنکو وہیں اٹھانے کیلئے اس جو قشیدہ کو کام دیا
ہوگا کیونکہ اکو مقام نبوت اور شفیع نبوت کی پوری شان اُن کی وجہ سے
اس کا کام یقینی تھا کہ اس بشارت ماتحت کا حضرت مسیح بھروسے کے سامنے
آیا گا تو آپ بھی اسکو خداوند صاحب اُن کیوں گے اور ابوہریرہؓ کا اس کی عالم
و شانہ کی منزیلہ چاچی ریسا ہی ہوا۔

اگر یہ حجتوں اسی کائنت میخواز رکھا جائے تو دعوه و فوجہ اور ترقیتی ہیں
کے سلسلی صد احادیث کے بالائیں میں لوگوں کو غلط فہمی اور اس کی وجہ
جو الحسن ہوتی ہے وہ اثناء اللہ نہ ہوگی۔

(۱۹) عن آنَّ أَنَّ الَّتِيْ مُحَمَّدَ أَنَّهُ خَيْرٌ وَسَلَّمَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ مِنْ
الْمُتَّقِدِ مِنْ قَاتِلِ لَوْلَاهُ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْغَيْرِ مَا
يَرِيدُ مُتَّقِدٌ مِنْهُ يَحْرُجُ مِنَ الْمُتَّقِدِ مِنْ قَاتِلِ لَوْلَاهُ إِلَّا اللَّهُ وَ
كَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَرِيدُ بِهِ تَمْرِيْجٌ مِنْ قَاتِلِ
لَوْلَاهُ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَرِيدُ ذَرَّةً رِدَّهَا الْجَارِي
(توبوجه) حضرت انس سے مردی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا۔ دوزخ میں سے وہ سب لوگ نکال سے جائیجے جنہوں نے
لَوْلَاهُ إِلَّا اللَّهُ کہا اور اُنکے دل میں جو کہ دل کے برابر بھی جبلی تھی۔
چھروہ لوگ بھی نکال سے جائیجے جنہوں نے لَوْلَاهُ إِلَّا اللَّهُ کہا اور اُنکے
دل میں کبھیوں کے دلے برابر بھی جملی تھی۔ اور اُنکے بعد وہ لوگ بھی نکال
لے جائیجے۔ جنہوں نے لَوْلَاهُ إِلَّا اللَّهُ کہا اور اُنکے دل میں ذرہ برابر بھی
جملی تھی۔

(تشییع) حسیا کو بعض احادیث ساقیہ کی تعریف میں قص اور دل طور
پر لکھا چاکا ہے اسی طرح اس حدیث میں بھی لَوْلَاهُ إِلَّا اللَّهُ کہو سے
مراد ہیں اسلام "قوں کرنا اور اس کا اقرار کرنا ہے" اور اس بناء پر
حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ اسلام کا اقرار پڑھتے ہوں اور اپنے کو
اسلام سے ذات کرتے ہوں اور ان کے دل میں وقارہ برقرار ریتی نویں نور
ایمان ہوتا وہ بالآخر دوزخ سے نکال ہی جائے گا۔ اس روایت میں
تین گذشتہ خیر کا لفظ آیا ہے جسکا زخم ہے جملی کیا ہے یہکو حصہ
انشی کی اسی حدیث کی لیکن درسری روایت میں (جس کو امام احمدی
نے بھی ذکر کیا ہے) جو اسے خیر کے امانت کا لفظ بھی آیا ہے جو اس بات
کا صاف ترین ہے کہ یہاں خیر سے مراد فرمایا ہے۔

اس حدیث سے عوہنیت اہم باتیں جو ایں حق کے خاطر جامی خانہ
ہیں سے ہیں پھری صراحت ان صفات کے ساتھ سلسلہ ہو جاتی ہیں۔

ایک کہ بہت سے لوگ کرو اسلام پڑھ کر با وجود اپنی بدحالیوں کو
سب سے بخیزی بھی ڈال جائیں گے۔

اور وہ سرے یہ کہ اگر ان کے دلوں میں خیمنہ دو صرفیت منعین ہے
حدیث کی تعریف کے طبق ذرہ برابر بھی ایمان ہو گا تو بالآخر وہ دوزخ

یہ آپ نے حضرت ابو ہریرہ کو طور نشانی پیش کیا تھا کہ عطا فراہم کر
شاہد تو حیدر کو جنت کی وظیفتی سنائی کہ حکم دینا ہے لیکن حضرت عمر فرماد کہ
اس پوری حقیقت کے زمان اور ان احوال دیکھنا شکر کے آندر پڑھاؤ کو
با خستہ۔ اسیلے احوال پر حضور ﷺ کے علاوہ دوست میں سے برادر است
راجحت و تحقیق میں بھی حضرت ابو ہریرہ کو اسکے اعلانِ حامم سے روکا ہو۔
دوسرا طور پر اسکو یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ حضرت عمر فرماد کہ اس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک کی اس خاص کیفیت
رعنی خلیلہ رجا درست) کا اکٹھان بجانب اس تحریک کا تھا اور اُن کو اپنے
لورہ فراست سے اس بات کا تعین تھا کہ جب تا حضرت ولی اللہ علیہ وسلم
پر اس کیفیت کا غلبہ نہیں رہی بلکہ اور اس اعلان کا درستہ سلسلہ آپ کی میانے
رکھا جائے گا تو خود آپ اسکے نفع فرازی کے جیسا کہ تمہاری آیا۔ اس طرح
کے موقع پر صحیح حقیقت کا دردآک دلکشان حضرت عمرؓ کی استیازی
نقیبات ہے جسکو حدیث نبی میں مقامِ محترم تسلیم کرایا ہے۔

**ایک اور اصولی بات جس سے اس طرح اس تھم کی آیات
یا احادیث پر غور کی بہت سی نیون کا اشکال حل ہو جاتے۔**

اصلی بات یہ بھی ہے کہ قابض ہے کہ اس تھم کی بشارتوں میں حکم کا
تفصیل اور طبع نظر سی جلی خیر کی ذاتی خاصیت اور اسکا اصلی اثر بیاننا
ہوتا ہے۔ قلعہ نظر میں سے کہ اگر وہ سرے اعلان کا تقاضا اسکے خلاف ہو
تو پھر انجام کیا جو گا۔ اور ایسا یہ ہے جیسے کہ طب کی کتابیں اسی
حوال پر دو اس کے خواص بیان کئے جائیں۔ جنہاں کا جامی ہے کہ جو شخص
اطفال سے عسل کرنا بیکار ہے جیسی نہ لذت میخواهد بیگانہ۔ اب اس سے یہ کہ
لینا کلکٹ چس اطاعل کا نجیب ساتھ ساتھ اس تھم کی خوشی و خیری و امہاتمی وہ ہے کی
نزدیکی اکثریتی ہیں جسیں بھی برابر کھانا تھے اسکو بھی بھی نزلہ نہیں گا۔ سخت
ناٹھی اور اطباء کے طرز کام سے نہ اوقافی ہے۔

اس اصولی کی وجہ سیں اس تھم کی حدیث کا تذکرہ صرف اتنا ہی ہے
کہ تو حیدر سالت کی شہادت کا ذاتی اقتدار یہ ہے کہ ایسا ارمی عذاب
دوزخ سے محفوظ ہے۔ اور جنت میں جائے۔ لیکن اگر اس نے اپنے بھائی کو
چکے ایسے بے اعمال بھی کئے ہیں جس کا ذاتی اقتدار قرآن و حدیث پر ہے اب
پانی اور دوزخ میں جامائی تباہی یا گیا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ بھی اپنے پڑھو
انٹھروں پر بھی دکھائیں گے۔

لہو مکار عہد مکان اللہ والذین اکھلختم اللہ العجۃ بعینہ کو
عہد مکار عہد احیی قدر مکاری دیں۔ دیلوگ اللہ تعالیٰ کے چھوڑے جو سے جو کو
اللہ آن کو جستیں و دھل کر پھر میں کے جو انہوں نے کیا ہے اور اور فریز کو
جو انہوں نے پھر کیا ہے۔ اگلی بیوہ دیلوگ جس کے پاس بہت جو فیض اور
نہایت بھی خوبی یا جان کے حوالہ صلح اور خیر کا کوئی صواب یا بال کو چھوڑ کر اللہ
تعالیٰ بالآخر انہوں نے پہنچ رکھ کر کم سے دوسرے نکال کر جستیں واپس کر دیے۔
اس ملکیں اسلام کی تبدیلی صدیوں سے جریئے اور خواجہ اور امام الفاطمی
کی راہ اختیار کی تھی اور اکمل بھی بعض ملعون کار جان افراد کی طرف اور
بعض کا تحریک طرف پہنچا ہے۔ اس نے ہم نے حدیث کی قصی شریع سے
زیادہ چند طریق لکھنے ضرور بھیں۔ و اللہ یا یقیناً میں یقیناً اس
مکاری مفتکوں ہے۔

اس مفہوم کی صحت پر مجید چادری اور سعیح سلمی ہی میں حضرات ائمہ کے
ملا وہ حضرت ابوسعید خدراوی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ میں
مردی ہیں اور حدیث کی دوسری تکامل ہیں یہ مفہوم ان حضرات کے مطابق
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو عوف رضی اللہ عنہ میں دو دو ایت
کی گلے ہے، ہر عالم فیں حدیث کی معرفت اور ملکم حدیث ہیں پھر رکھنے
والوں کے نزدیک یہ مفہوم ان حضرت مولی اللہ علیہ وسلم سے تو اس کے ساتھ
ثابت ہے، بلکہ یہیں ہر حضرت اوسی مقدار میں کی بخصل روایت ہے۔

اُس میں صراحت کے ساتھ بھی ذکور ہے کہ جو گھر بکار اسلام دوسری میں ڈالے
جائیگے۔ ان کے حق میں خوبی یا ذلت میں انتہ تعالیٰ سے بھی ہے اسی وجہ کے
ساتھ عضو درگزار اور غشیش و کرم کی استعداد کریگے اور اللہ تعالیٰ ان کی
رسول مدد عطا ماننا کو قول فراسکا نہی کو اجازت دیے گے کہ جاؤں ہیں بلکہ
دنیا رہا بخیر یعنی تھیں نظرتے توں کو نکال لو۔ چنانچہ ایک کشیر قیادی ہے
لوگوں کی نکال لی جائیگی اپنے ان کو اجازت دی جائیگی کہ جاؤں ہیں لوگوں
کو بھی نکال لو جن میں صفت دنیا کے رہا بخیر یعنی حسین نظرتے۔ چنانچہ
ایک بہت بڑی تعداد ہے لوگوں کی بھی نکال لی جائیگی، پھر حکم ہو گا کہ
جاوے ہے لوگوں کو بھی نکال لو جن کے نزدیک رہا بخیر یعنی حسین نظرتے۔
چنانچہ بھرپور بڑی تعداد اس حصے کے لوگوں کی بھی نکال لی جائیگی اور
اُس کے بعد سفارش کرنے والے خود فروض کریں گے۔ تربیت احمد نکار دینے ہما
خشیں رخواہ دا اُب دوسری میں ہے کہ بھی خیر رکھنے والا کوئی اور نہیں
چھوڑا ہے۔ اسکے بعد علی تعالیٰ کا ارشاد ہو گا۔

”شَفَقَتِ الْمُلْكِيَّةُ وَشَقَقَ السَّجَدَةُ وَشَعَقَ الْمُؤْمِنُونَ وَلَمْ يَرِدْ
إِلَّا أَشْهَدَ الرَّاجِحِينَ بِعِصْمِ قَصْدَةِ فَيَجْزِي وَمَقْدَمَةَ الْمُعْتَدِلِينَ
خَيْرًا أَطْهَرَهُ دُرْشَنُوئی بھی سفارش ہو چکی، اور بیوں کی بھی سفارش ہو چکی۔
اور مفہوم کی بھی سفارش ہو چکی اور ان کی سفارشیں قبول کی جائیں گے اور
اب پس از حرم الراحمین یہی کی باری رہ گئی ہے۔ پھر ارشاد تعالیٰ خود پر مفتر
وہ حضرت کے اقتدار سے ایسے لوگوں کو بھی دوسری سے نکال لیتے ہیں جو دوسرے بھی
کوئی نیک کام کیا ہے نہ ہو گا۔ آگے حضرت ابو سید کی اسی حدیث کو اخیر
میں ان لوگوں کے متعلق بھی جسمی ہے کہ۔

محلہ پانچ روپے	امداد احشائیہ
	یعنی
پندرہ روپے	امداد احوال مدار
	یعنی
چار روپے	مکیم الامت مولانا احتاذی
	کے حصہ میں منتخب مفاسد کا عورت دو جلد و میں مکمل
سو روپے	مکمل لیقین
	یعنی
اٹھ روپے	خلافہ سامنس
	از مولانا اشرف حسٹے
بارہ روپے	تفسیر و معجم القرآن
	محجر نما حمال شریعت
پانچ روپے	زیر از مولانا اشرف علی
	خیر لتوانس کامل
پانچ روپے	یعنی
	ترجیہ نزہتہ المجالس
	بہترین دلخود کا بخوبیہ

ازدواجی تعلقات آفرینش

از بسیم حکم محمد عظیم زبگیری، امر و به

مرد جو رکوں کے بعد ایک خیر متعلق اور ایک خوبصورت دلہا در دلہا در دلہا
کے تھوڑا در تھا اس کے بعد دلوں بہت سے اور جس کی سادہ
دو لپتاوں کے ساتھ بانٹتھے، حرام سے قائم نہ کریں جو لکھنوتی
دہان شہر اپنی بیوی کو غاصب کر کے رکھا تھا کہ جسیں امیر
لارکاں تھیں تو کوئی اور چاندی سے بھر دوں گا، جو بیری
بیوی ہے اور جسیں تیرا شہر ہوں جسیں طبع ایک پل ماء و دخت
دلوں کو فائدہ پہنچانا ہے اسی طبع میں جو کوئی نہیں بیوی نہیں اور اس
اس کے بعد کا ان کو دعا کرنے کے بیان بھی سے غاصب نہ کر کے
تھا۔ اسی خصیٰ اور حصہ اس بھیت کا سطح پر ہے، مولود
اور اوت تو فوج سے اس مرد کی تحریک ہے۔

پس اس وقت سے ہو رہت شہر کے طکرے کے اندر اپنی
کام کا مہماں لیتی تھی، ملکوں صورت بالکل اپنے شہر کے
حکم اور مردمی کے تابع تھی اور زندگی پھر اس کی نکات کی کوئی بدلانے
بُری تھی، مرد اور خواتین میں میں پھر لوک کمزور اور اس کا انتہا پہنچ کر دیتا
تو باطلان اس کی صیبوں کا خاتمہ کر سکتی تھی اور موت۔ مرد کو
ہر وقت طلاق دیتے کہا جنہیں عاصل تھا، اس کے صرف یہ کہنے سے
کہ "تمہیری خورت نہیں ہے" طلاق کا منشاء ہے اور جو اتفاق اس کے
بعد مرا سکا جیسے واپس کرنے کے اس کے باپ کا ٹھکانہ جو دیکھ رہا تھا
اوٹ اور خورست کے نام سے یہ اتفاق اصل ہائیس کو "تمہیرا ادا مذکور ہے

بے "توان الفاڈ کیچی ہی مس کو دیکھ لیجیا یا جانتا تھا اور مس کو دریا میں قبڑ دیا جاتا تھا اگر وہ ملائکت سے نکل جاتی تو پھر خداوند مس کے کچھ نہ انداز کرو یا کچھ بھا درخواست کر کے پانامیں تھا اور میسا میں کامیاب تھا اس سے اندر کی طرف کا اور زمین کی سمت پر ہوتا۔

دنیا کے تین ان اصناف خواہشات نے ایک مراد
دیکھ دیتے کہ ابھی وندگی بسرا کرنے پر صحور کیلئے، اس لیے آپ کو
سکھا ہو رہا کے وقت سے جو روت مرد کا باہمی تعلق چاری ہے،
اول دیکھنا ہے کہ قرآن کے تزویں سے پہلے اس تعلق کی زیست
کیا تھی، تاکہ اسلامی تکلیف کی زیست کو پڑھنے کو ملے۔

فیکرِ حصر میں شوہرا اور بیوی کا کارشنہ خالص اور سبق
مصر کا جلت کارشنہ تھا، موسساتی کے ہر طبقہ میں یہ روندج
عام تھا اور حقیقی بھائی اور بہن سنی بڑخ کو پہنچ کر بھیاں بیوی
بین ہلاتے تھے، ہر شریف لہجوان کا فرم تھا کہ وہ اپنی بیوی ہوں
سے شادی کرے، بھائی بہن کا ازدواجی برشت تو درست بھائی
بھائی بہن تھا، لیکن اگر باب پتی کے درسیاں ازدواجی تعلق
فہم کئی ہو جائے تو اسے بھائی بہن تسلیم کیا جانا تھا، پس پریوری ختم
کی قاومی بیوی بھی بھائی بھی اور جھکر کے اندر سرناوار کا دیدجھنپھن
اپنے طبقہ کی ایک گورت سے شادی کر لیتے کے بعد وہ کوئی اختیار
نہ تھا کہ وہ اسی طبقہ کی دسری ہوتیں سے شادی کرے۔ ہاں
اس کی اجازت تھی کہ وہ غرورت کھی تو کچھ کنیتیں رکھ سکتا تھا
یہ گورت ہفت و صنیک قائم نہ رہ سکی، ایک مرد اپنے طبقہ کی
کمی کو توں سے بھل ج کر نہ لگا، اور تعداد ازدواج کا
ددود دوڑا ہو گی۔

بیان کا درجہ مخصوص فنا، کنواری لٹکی کے والدین اپنی بیکی کا اس وقت تک کے سپر والہیں کرتے تھے جب تک کوئی کی چیزیت کے سطابق نہاد کی قسم موصول نہ کر سکتے تھے، ملکاج کی

جہاں میں تھی، خورت کو نہیں ان اشیاء کے شام کیا جاتا تھا جو
کے راحت و آرام ملزamt کی غاطر پہنچ لئی گئی ہیں، لیکن خاص کے
رفیق زندگی کے انتخاب میں قطعاً مشورہ نہیں کیا جاتا تھا، بلکہ
پیام فہیسے وسلے کے دیکھنا لگتا کہ ماسٹے بُرا سماج ادا تھا، اور
بعد خورت کی حیات بیکار گئی جاتی تھی، وہ معمولی شوہر کی وفات کے
بعد تھی، تو جانانہیں سعادت تصور کرتی تھی، مرد کسے کہاں پہنچا
اصل بیوی کیسے خونکار کیا تھا، قانون سے مرد کو ایکس مرتضیٰ
شوہر اپنی بیوی پہنچانے کا حکم ایک راستے دیا تھا، کوئی شخص خورت کا موقوف
مکان طلاق نہیں دے سکتا تھا جب تک اس پر زنا کا اسلام
ثابت نہ ہو۔

یوں ناں **کروہ اپنی بیوی سے شادی کرے لیکن خالیے
قریم یو ناں** **فریض کرنے کا اپنے اپنے اس کرمانہ تھا، خورت کے
کریم یو ناں کو اپنے اپنے اس کے خواہاں
دہوتا، شوہر کو اپنی اندگی ہیں اس کا بھی اختیار تھا لہو وہ اپنے
کسی دوست کو اپنی بیوی پر ہر چیز مستقبل کرنے سے، خورت پر اس کی
یا بندی خود کی تھی، ولی و صریحت خورت سے پہنچنے چاہیں
چاہیے اس کی شادی کر دیتا تھا۔**

قسمِ رقم **اپ کی ملوك سمجھ جاتی تھیں، وہ ملکی ہی میں**
**ان کی شادی کر دیتا تھا، انہیں خاتون اپنے مستقبل کو، اپنے
شریک زندگی کے انتخاب میں کوئی خوب نہ تھا، لیکن کام اہل طلاق
کے بعد شوہر کی لکھ کر جاتا تھا۔**

یہ سکے تیرے اور پچھے دو سیسی و خاندان اؤں کی سائیں
اڈام کا لکھ کر کے شادی کا منامہ بھی ہے لکھا، لمحت و مشق
کے جذبات ہتھ کم کار فرما لفڑتے تھے، کیونکہ ان کا لکھنی
یعنی شادی کو کھوٹت پیا جاتا تھا، شادی پورے بھی میں
کچھ اس دلیل کر دی جاتی تھیں۔

ہند قسم **از مذکوم یہیں ہند کے اندر شادی کا
گذھرو، طریقہ عام طور پر باعث تھا، ناجائز**

بھی استعمال کا ہے **اس ہبہ سے شادی کی بیناد
وہ جزوں پر چیزیں ہے، پر اس کے عقیقیں
لکھج، ہی واتی تھیں، مہر کی قسم رشتہ اپنے خرچ کے بعد میں
لکھا تھا، مہرس کی قسم کہ پاندی کی کمی اس کی مشتمل ہے اسی
بھی مستعد تھا اگرنا خارج ہو تو وہ بھی کی قسم نظر
وہ کسے لکھا تھا جو سال ایک اپنے خرچ کی نظرت اسلام دیتا
شوہر اپنی بیوی پہنچانے کا حکم ایک راستے دیا تھا، بیوی کا فرض تھا کہ وہ بھیں
جنکر کے شوہر کی ملکت اس کے طلاق لینا وہ بھائیوں سی
پاتنی تھی، اپنی بات کی طلاق دینے کے کافی تھی کہ وہ خورت کی
کسی بات کو ناپسند کرنا ہو، طلاق کی خورت تھی کہ جب بیوی کی
کوئی بات ناپسند ہو تو طلاق نامہ مکمل بیوی کے حوالہ کرنا اور اسے
اپنے خرچ سے کھال دیتا۔**

شریعتِ موسوی **ایمن کی نسبت خورت کے اخترام میں
بہت کچھ اضافہ ہے، اس کی وجہ کی کہ درست بیویوں کے مقابلہ
میں بھی بیان ہے اپنی بیوی کا کام بالآخر لکھا جائے، اس کے ساتھ
بے پروازن اور اپنے احتیاچی کا برآمد کیا جائے۔**

عہدگرانی **حجرانیوں میں دستور تھا کہ وہ بیوان کو
اعلام دیا دیا ہو، میک وقت و حقیقی بھیوں سے شادی
چاہی تھی، چنانچہ حضرت یعنی ولی اللہ عاصیؑ نے ایک وقت میں دو
حقیقی بھیوں سے شادی کی تھی، پر شخص کے نام فرمودی تھا
وہ ستر کے بعد اس کا نام باقی رہے، اسی بیان پر جب کوئی
لا اولاد بیوہ ہو جاتی تھی تو حکم تھا کہ وہ اپنے شوہر کے بھائی سے اگر
بھائی نہ ہو تو سب سے نیادہ قریبی رشتہ نامہ سے شادی کرے اور
اوس شادی سے پہنچنے کا پیدا ہو جائیں کہ اس کا نام حقیقی شوہر کے
نام پر رکھا جائے اور اس سے ترک کا عارض قرار، باہمی
جو لوگ یہ سے شادی کر سکتے تھے وہ بھی اسرائیل میں تھی تو
کی تغیرت میکھے ملتے تھے۔**

قدیم چین **— قدیم چین میں خورت کی دھی جیشیت تھی**

اولاد جو تمہاری لوگوں میں دیر و نظر ہوتی تھی، میں (معنی اگرچہ تمہاری نسل سے نہیں ہیں، لیکن جب ان کی ماں سے تمہارے حل کیا تو میں کی سابقہ اولاد بھی تمہاری ہیں) اولاد (میکی ہو گئی) الجستہ ہے مفردی ہے کہ دلکاخ کے بعد نئی قدر کا فضول حلق میں ہو گیا، الگریسا دھہ، یو تو پھر ان کی روکنیوں سے دلکاخ کر سکتے نہیں کوئی بچہ نہیں۔

(۱۴) تھا کہ حقیقی بیٹوں کی بیویوں نے سینئر تھاری اپنے میں دیکھ لیا۔
یہ بات اپنی خواہم کرو دی گئی ہے کہ ایک وقت میں، وہ بیوں کو کچھ کرو
و رحمادیت سے، بات اپنی سیکھیوں کی وجہ سے کھال۔ بھائی۔ پورپوری۔
بستی کا کچھ کرنا میں مانزیندیں، اسکی کم کے نرول سے ہے جو کچھ اور جو کا
سر ہو رہا کا اللہ بخش میں مالا اور (لینے بنوں کے لئے) رفتہ رکھنے
والا۔

اود دیکھوئی وہ ملکتیں بھی تم پر جلا جائیں اجود سروں کے
خکلیں میں ہوں ان وہ توں کے علاوہ دین کا ذکر کرو اپنے لگوڑ
چکا ہے خدا وہ تین گھر حلال ہیں۔ دیسی تم ان سے نکل کر بیکھڑتے ہوئے
بشرطیکا ازدواجی زندگی کے قید و بندیں بیٹھ کے تھے کہ نفس پرستی
کے لئے اپنا سارا جنگ جو کر کے ان سے نکلا کر کرو۔

قرآن کو یہ تاریخ و مکونوں کے
لکھ کی اہمیت | دہیان حاضری قانون بنایا بیکھائی
دنگی شروع ہوئے سے قبل لکھ فرض قرار یا۔

دَإِنَّكُمْ حُكْمُ الْأَدْيَارِ مِنْكُمْ وَالظَّاهِرُونَ وَمَنْ يَعْلَمُ كُمْ دَايِّنُمْ	اور جسمی محبتہ ہیں ان کا کل کرو اور تمہارے فلاںوں اور بولوں میں سے جو صلاحیت رکھتے ہوں
--	--

(۱-۸)

ایک مسلم یا نہ دھارنے کی کوئی حق غلطان کیا کر دھارنی مردی سے
اپنے شوہر کا انتقام بکریے اور بھروسے نئے بھی پسندیدگی کی شرط ہے۔
فَإِنَّمَا الْمُلَكَّاتُ لِكُلِّ مَنْ يَرِيدُ الْأَنْعَامَ فَلَوْلَا قَوْنَىٰ تَبَرَّزَ لَمْ يَكُنْ لَّهُ كُلُّ كُوْنَىٰ
صحیح مسلم میں ایک حدیث ہے کہ یہ معاشری سے جو ایک الفرانی
خالدان سے نکلنے کرتا چاہتے تھا، میں کلم مصلی اللہ علیہ وسلم نے دیافت
کیا کہ کیا "تم نے لست دیکھ لیا ہے" انہیوں نے نہیں جواب دیا
فَلَمْ يَجِدْ نَسْلَةً فَرَبَّا يَا كَمْ جَاءَ سَهْلَكَمْ

پہنچا جاؤں میں سوچ کر کم ہاری تھی لورگ اس راست کے قائل
تھے کہ لورک کے سین بلوڑ تک پہنچنے سے پہلا جو شادی ہجھنی ہے
وہ اس کی رعایتی تو وہی کے 2 دیوار ہی نہیں بلکہ میرے
خودت اتنی بہتر تھی مطلاع کاروان بالکل دفعہ سو سائی 2
شادی پا کیک پا مندی میہ لگا کمی تھی کہ ہر لوحان کو شادی سے
پہنچا اچھا تسلیم کر ملک کر لینا ملیتی اور اس وقت تک بہتی وابدی
بیٹھنے پا رہتا ہے۔

عہد ایسے بھی شادی کے معاہدہ ہیں کوئی آنے والی طالب
ذمہ دار، لاکریوں کی مریضی کے خلاف درجہ سنتی ان کے
مالکین شاخوں کو دیا کر سکتے ہیں، وہ اپنی مریضی اور خاتمہ کے
مقابلہ کی کمی پر بھائی کرنے میں کاملاً مدد پہنچانا تا دعا، لامکہ پر پر
کی پرواقن دینا اور میلی اداوں سے ازاد و اچی تعلقات فراہم
کر سکتے ہیں، جبکہ شوہر کا انتقال ہوتا تو عورت پر سے ایک سال
تک عورت جیسا شریعتی ہنسنا اور سنگھ انہیں کرنی تھی اور اسے پھر
سمیا پہن نہ اس کے لئے منع تھا۔

قرآن کریم نے روزِ حجہ ۱۴ محرم بربر کا استعمال کیا، اور ان
دو مشتمل بنائے ہیں سے نکاح حرام کیا گیا۔

وَلَا تَكُونُ مِنَ الْمُسَاجِدِ
.....إِنَّ اللَّهَ كَانَ خَبُورًا لِرَجُلَيْهِ
.....يَأْمُولُ اللَّهُ مُحْمَدَ وَعَلِيًّا عَلَيْهِمَا سَلَامٌ

ترجمہ :- اونان خورتوں کو لکھاں تین دلاؤ جئیں
تمہارے پاپ لکھاں میں لا جائیں جہوں اس سے پیچے کوچھ کام
لا جائکا دلخندہ کے نئے بادر (کھوکھ) یہ بڑی ہی سی جیاتی کی باستقی
مرد دد و کبر و شیوه تھا، اور میرا دشتر د (کچھ) تم پر لکھ کے 2
ات شتروں کی خوش رام خیر دی جائیں۔

۱۵) تمہاری مائیں دے ۱۶) تمہاری بیٹیاں دے ۱۷) تمہاری بیٹیں
۱۸) تمہاری بچپنیاں دے ۱۹) تمہاری خالائیں دے ۲۰) تمہاری
بھیسیاں دے ۲۱) تمہاری بھانجیاں دے ۲۲) تمہاری رو رہنگیا لی
مائیں دے ۲۳) تمہاری بھاتی بیٹیں دیتیں دو دینے کے شکل بیٹیں
۲۴) تمہاری بچپن کی بائیں دے ۲۵) تمہاری بچپن کی دیکھنے

سے دلے ناکامی مانیج کاروان ہیتا تا، با
کاروان کے دل سے احساس بدلنا والے
اسلام لے تو شادی سیاہ میں آسائیں پریاگی جس اسلام اور
خود، خواریاں پریاگ کے اپنی زندگیاں اجرت پالیں ہیں، سیکھو
حکومت فیر بننا ہب کی شاہل کرنی ہیں، شلا لگن، پسل، کار و میٹرو
پار رہنا، سچھ ادیشی اس پہنچا مرد کے لئے ہا نہیں، وہ خدا
کے ہاؤں پا چھوپ رہنے کی کامیں حرم ہے، جوں کا چھا، ناچھے
چھائے والوں کا امداد کے ہمراہ ہونا ہبیروہ طیروہ نامانی ہے، ایس
کی خلیفی منعقد کرنے والوں کے ساتھ ساتھ ہن مغلبی گن بھار
ہوتے ہیں۔

وَمَنْ يُقْسِمَ شَعْرَةً فَإِنَّهُ لَكَفِيلٌ
مشکاط (۱۵ - ۲۰)

ترجمہ۔ اور جو کوئی بڑائی میں دھرم سے کیا تھا ملکا اور دکا بھتا
ہے تو اس کے وہ اس بڑائی میں حصہ چھلتا ہے۔

یہ قسم ہوا اور تاہماز سویات صنف ناک کی بھی خواہشات
احمقاد ہست کا میتوہیں، جب تک خواتین ان سویات کو نہ رک
نکریں گی، خراسیاں کی ہوں یعنی بجائے جو سچی ہوں گی۔

مہر ایک ہو تو مکاح اور اس کی اوگی کا حکم

.....
تماں تکھنیم پر ہوں۔ مہر ہو تو تم مہر داد دیاں
مُنْ فَأَنْهُرْتْ أَبُو دُشْنِيْنْ اُزْمِیْنْ فَالْمَهْرَدْ الْمَهْرَدْ كَهْرَدْ كَهْرَدْ
فَرْنَصَهْهَهْ ط۔
قرآن نے ہبری قسم کی کوئی اخیری مدد قریش کی ہے، میکا جا
سمجھ سے شایستہ ہے کہ ہبری کی زیادتی میں یا لذکر ناکا درمکی قوت
برداشت سے دیا وہ ہبری اندھا ایک ناپسندیدہ قدر ہے، جو ہرگز
فریادی ہے کہ۔۔۔ عورتوں کو مردوں کے رہنمی سے ہابستہ کرنے کی
کوشش کر وہ ہبریوں میں صدھہ دیجوں، یکیں اپنے بڑیوں بھی
دستاویزیں ہو رہیں کے طور پر جس کو اپنی جانی ہوں، ہبری کو کم کا افساد
کرتے دلتے یا دلتے ہوئے کچھ وقت مدرس کی لئے، اگر خیال اچالے کہ
اسیلے ہبری قسم اور اکری ہی خیں ہے تو مکاح میں نقش واقع
ہو گا تھے۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مردی سے کہ
خسروہ رہا اعلیٰ اللہ علیہ سلم سے ایک فرمادی سلامی حالت اور امانت
پر قدر کی اسی خسروہ پر ایک اخلاقیت احمد کہ ایل للہ علیہ فی الرحمۃ فی الریاض
اکی پیغامہ و شدید ای مانکہ دُخُولُ ایتی پہنچا ہے افیعی غعن۔

ترجمہ۔ جسہم میں سے کوئی شخص کسی حورت کو مکاح کا پیغام
رسے تو اگر ممکن ہو تو شادی سے پہلے اسے ایک نظر دیکھے۔

جو ہر طبقہ کا بھی یہ مذہب ہے کہ مکاح کے سورت کو دیکھنا
چاہتے ہیں، فرمائی اقوس میں پڑا وہ مصلحتیں بخوبی ہیں،
جب تک یہ طبقہ جاہی رہا تو ہسپتھ کی زندگی خوشوار
ہی، جب تک یہ طبقہ جاہی رہا تو ہسپتھ کی زندگی خوشوار
نہیں ہے بزرگی پریاگی اس وہ میں بھی مسلمانوں کا
عمل اس پر نہیں، اس کا نتیجہ اسی نا اتفاقیوں کی کثرت
ہے، خسروت اس کی سبب کہ در صوف سرپول کی بھی صلی اللہ
علیہ الکرام کی نزد کوہ ہسپتھ پر کسی کیسا تھمل کیا ہے، بلکہ
حسروت کو بھی مرد کو دیکھنا چاہتے ہیں، تاکہ بھروسہ شادی صورت کے
اعتنیا سے ایک کو روپرے سے نفثت نہ ہو۔

اسلام نے بذرخ سے مکاح کو محسن قرار دیا ہے اور طبقہ مکاح
بھلی بہت سادہ و مقرر کیا ہے، شوہر کی سبب حشیث مہر کے حوصل
وہ گوہوں کے سادھے طریقوں نے یاد کا اور فریقین نے لے کیا ہے
تمکن کریں مکاح بھلی، بالخطیب مکاح وہ منست ہے اور کٹ
کے لئے پڑھایا جانا ضروری ہے، مکاح کے بعد اپنی بیوہ لائے پر
دھنیت و نیجہ کر دی جو پہنچی ہوئی۔

عہداؤلین میں اسی خانوادی امناسانی کے مذاہدی
ہو کر قیضیں، الفیلات کو اسیں مکن دے جائے، لیکن ہو ہو وہ دوہمی جو
شادیاں ہوئیں اس میں ساریگی کم فخریتی ہے اور طبلق اور
خورد خانیش کا مختصر قاب پورتا ہے جس کا نتیجہ مسلمانوں کی بھی
اور دلیلیں حالی ہے، ان ہزار کھٹکاں اور جیسیز کی کوہہ خانیش کے
جنہیں کوچہ اور دلختہ دلکھوں کی خواہش کے سبب صدما
ڑکیاں بو رومی ہو جاتی ہیں لیکن شادی ہیں پوچھی دیکھن اس
صورت ممال کا یہی احساس نہیں۔

بڑی سب اپس میں تاملہ خفتہ بھیجائے اسلام کا کیکہ رہتا لگوار
بن جائے تو یہی مہر کی زیادتی صحت کے روی اذیت کاٹ
بن جاتی ہے شوہر ملش شہر کی نالش کے خونستے ہیوں کو ملادن ہنس مبتادر
سامنہ اسلام لکھ کر غلطیوں خورت حقیقی پری بنتے ہے اچھا لئے گل بذریعہ
کو کر گھاٹاں کر کی جائیں وہ اپنے کارکر کے حصہ میں اسلام پیدا کرنے والیں کے

حضرت محمد علیہ السلام الشیخ علیہ الدوام سیدنا اشاد غفرانیا ہے کہ مسیح نے ایک پیر کے وومنگی ہوتتے تھارج کیا اور یہ
ہرگز کہہ داں کو اداہنیں کرے گا وہ دو اصل نافی پڑھ
شوہر کی حیثیت سے زانک کے جہاں تھے کاموں مقدم
بچتے تھے کہ شوہر طلاق نہ دے سکے بلکہ نسبتی ہم نہیں کامیاب

قرآن پڑھنے کے

ہندوستان کے مشہور بزرگوں، شاہزادیوں اور مولانا اشرفتی رحمۃ اللہ علیہما کا درجہ ترجمہ، اصح المطابع دکھانی، کے بذریعہ طباعت مکتبت سرکون ماقف نہیں، قرآنی متن کے درمیان دونوں ترجیح تباہیت صفائی اور خوبصورتی سے لیکے ہوئے ہیں، پاکستان سے کتابوں کی ادبیں و شواریوں اور سکے کے فرق کے باوجود ہم لوگوں کے لئے خوبصورتی میں بے شکاری تر جائیں گے۔

حدبہ مجلہ کو فتح اکٹھ رہی آئھے آئے، مجلہ اعلیٰ گپا رہ روپے۔

تاج پہنی کے قرآن و رحماء میں تاج پہنی کی مشہور طبع عاصمہ حسن جمال سے یا خبر حضرات کیلئے تو شخبری کا پہنچا کرنی الا وقت بھارت میں تاج کا اصلی ماں نایاب ہونکے باوجود مدد و فیض حبیز میں بھیستہ بھلی سے مل سکتی ہیں۔ - دا، قرآن مترجم، ترجمہ میں عاشیہ پر "موضع القرآن" کا معنیداً اضافہ لکھیں اور شیرپیر حسین رئیسین چھپائی، تادول سائز، جلدی ہر جی بائیس روپے (۲۰)، یہ سفید گلزار کا رسول روپے (۲۳)، قرآن غیر مترجم چھوٹا سا سائز تر و روپے (۲۴)، قرآن غیر مترجم، سا سائز روپے (۲۵)، حامل جیسی سائز رئیس روپے۔

۳۹۷ صفت میثاق مولانا سید سلیمان ندوی کے خاص

رمضان میں مولانا سید سلیمان ندی

ایک درشت سررو دیتے گئے ہیں، قیمت فیچر جیلڈ چار روپے (جیتنے پا پھر فٹے)

حضرت سعد بن ابی قاصد رضی اللہ عنہ

صلی اللہ علیہ وسلم

خش کہ ملت ہے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی لفظ
سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو اطہران ہوا اور رہا اور
رسالت میں ہاضر ہو کر اسلام یوں کریا، اس وقت
صرف شترہ سال کی عمر تھی۔

ازماش پنج مسلمان کے لئے امتحان اور آزادی
اضروری ہے، کیونکہ

وہ ہر ہی مسلم ہے جن کی آزمائش کے لئے
تمذہ ایسا نہیں ملت اماش کے لئے
صحابہ کو امام و فتنہ اللہ عنہم کا ایمان نمائی دیتا، اس لئے
جیسی بڑی سخت آزمائشوں سے گزرنا پڑا، حضرت سعد
رضی اللہ عنہ کے دل سے مسلمان ہوئے تھے، پھر بخلادہ
ان شکلوں سے کس طرح بچ سکتے تھے، جس وقت ان کی
والدہ کو ان کے اسلام لانے کی خبر ہوئی تو انہوں نے
ان کا اسلام سے روکنے کا تھری کوششیں کیں، مگر حضرت
سعد رضی اللہ عنہ نے اثرا در اس کے رسول کے مقابلہ میں
کسی کی بھی بُٹنی،

ان کی والدہ نے جب دیکھا کہ زبانی پا لونا کا کوئی
اثر نہیں پڑتا ہے تو انہوں نے بلا کر کہا بھیتا اجنبی تک
تم پھر اپنے دین پر زاد آجائے گے میں نہ کھاؤں گی زیر بھی
حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنی ماں کی اس بات کو
ذلق کیجا اور کوئی توجہ نہ دی، لیکن ان کی والدہ اپنی بات
پہاڑ گئیں اور کھانا پینا چھوڑ دیا، حالت نازک سے
نادر تر ہوئی گئی، مگر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے

ملخن طبقات ابن سعد، اسلام الفعلہ،
اصابہ، معرفت الصحابة، انتیعاب
او رسائلہ سیدر لصحابہ وغیرہ۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ ایک ثیرے مشہور اور
بلند پیغمباری ہیں، اوطان و میں بزرگوں میں ہر شخص غنیمتی
میں جنت کی بشارت مل گئی تھی۔

اپ کا نام ملک اور نادا کا نام وہب ہے،
جو حضرت ائمہؑ کے والد ہیں، اس طرح حضرت سعدؓ کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر و ارمی کا شرف حاصل ہے۔

اسلام اپ جب پیدا ہوئے تو گرد پیش کفرہ
شک کی نشاچھائی ہوئی تھی، مار پاپ عزیز
اتارب نہماں بدل سب اسی دنگتیں تھے، لیکن اللہ تعالیٰ
نے انہیں ایسی نیک طبیعت بخشی تھی کہ اس حال میں بھی ایمان
کا اثرانگکہ پہنچا دیا، جس کا لعشن دل پر جنم گا۔

اس وقت اللہ تعالیٰ کے آخری بھی موصی ارش
علییکم کی تعلیم مکمل معقده میں شروع ہو چکی تھی، اور اہم تر:
آہم است اسلام کا پایام لوگوں تک پہنچنے رہا تھا، حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہی مسلمان ہو چکتے تھے، اور کو شش
کمر ہے تھے کہ دوسروں کو بھی اللہ کے دین کی راہ و کھانیں
جن لوگوں کا اپ کے ذریعہ پہاڑتے ہوئی ان میں حضرت
سعد رضی اللہ عنہ فاصل طور سے قابل ذکر ہیں، اپنے
ان سے اسلام کی خوبیاں بیان کیں اور دین و لایا کیسی
دو سیدھا راستہ ہے جس کے ذریعہ انسان اپنے زب کو

احباب کو پوچھیا ہی کہ رسہ ہے تھے کہ کافروں نے چھپر چھاڑ
شروع کر دی اُپ سے برداشت نہ ہو سکتا اور اونٹنی کی
اُنکے پڑی اٹھا کر ایسا نکل کر شانہ مارا اُنکے مشکل پر
چاکی وہ خون سے شراب اور بُر گیا اور اسی کفسر کی حالت میں
جنم کا راستہ لیا۔

اس موقع پر یہ بات قابل فوریت کی یک نسلیم
جس نے ابھی اپنے تاریخ سینے کو اکامن کے نزد سے رونٹ
کیا ہے، اس میں خدا پرستی حق شناسی کا اس قدر جاذب پیدا
ہو چکے ہے کہ اپنی بندگی کا ثبوت پیش کرتے وقت کوئی خلل
ایسا نہ اگوار گزرے کہ اس کے لئے جان تک کی پرداہ نکلے
اس کی وجہ کلک طیبیہ کے لئے ملا اہلۃ محمد و صوفیہ
اللہ پر رہیں کے سوا اور کیا تھا۔

حجت جب مذکور کے فادی کافروں کا ظفر
کا جسٹر ستم حد سے بڑھ گیا تو سرکار و عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے راصحیوں کو مدینہ منورہ پہلے جائیکا
حکم دیا، حکم ہونا تھا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ مکہ مکہ حضرت سے
مدینہ منورہ، فاتح ہو گئے اور اپنے بھائی حبیبہ بن ابی قحافی
کے مکان پر پڑھیں۔

جب مسلمانوں کا سارا قاف فلوج مکہ مکہ مکہ سے مدینہ منورہ
 منتقل ہو گیا تو یہاں کسی قدر مکون بیسرا یا خیال تھا کہ یہاں
المیتین کا ساہنہ لیتے کامو مع ملیکا، مگر قریش کی تراویں
زمہر لیتے وہی تھیں، کبھی ہمودیوں کو بھر کاٹے کبھی ہنا افول
کو اکساتے، کبھی ہر سبکے غلبیوں کو بھارتے، غرض کر پڑا
سے مسلمانوں کو اس سس کی کرنیکی کوشش کرتے ہیں وہ قصہ
بڑا نا ذکر تھا، ہر ان مدینہ منورہ پر قریش کے حملہ کا خطرہ تھا
مسلمان جاگ جاگ کر اپنی گزارتے تھے کہ ایک ان ہنگفتہ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کو خبیری کہ ڈھنڈن اسلام جگ کی
تیاری میشخول ہیں، اپنے حضرت عبیدہ بن الحارث نے
قیادت میں مشرموروں کا ایک دنہ شمشون کی نقلہ د
حرکت کا پتہ چلا ہے کہ لئے روانہ فریبا یا، اس دستہ میں
حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی تھے، پیشتر بھاڑکا دستہ

قدم نہ ڈال گا تھے۔
اسلام کا نشودہ نہ تھا جو ذاتی ترشی سے اتر جاتا
ہاں کی حالت دیکھ دیکھ کے غلیں ہوتے تھے وہینہ اسلام
سے نہ سے نہ مہوتے۔

جب اللہ تعالیٰ حضرت سعد بن ابی وقاص فیصلہ
عمر کا مقام لے چکا اور وہ اپنی آدمیش میں کھرے
لکھنے تو ان کے لئے یہ آیت اتری۔

وَإِنْ جَاهَهُ اللَّهُ عَلَىٰ أَنْ يَرْجِعَهُ إِلَيْهِ
أَنْ تَشْرِيكَ بِنِ الْمَالِيِّينَ سَاجِدَ شَرِيكَ كَرَبَّ زَبَرِ جَوَادِ
لَا يَبْهَ عَلَيْهِ فَنَلَّا جِنْ كَالْكَعَبَهُ كَوْنِ عَلَمْ وَلَقِينَ بَرْ
نَطَعَهُمَا تَوْدَاسِ جِنْ اَنْ كَلَبِنَادَانَ

مکی زندگی اسلام قبول کرنے کے بعد سے اخیرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے مکار جیوڑے نکل اُپر کر
یعنی، سے، عام مسلمانوں کی طرح کھلتا تھا اپنے کام جی
بے رحمی کا سلوک کرتے تھے اور بڑی طرح پیش آتے تھے
سر بارا رکابیں دیتے، لیکن اُپر ان لوگوں کی تحرارتوں
کے باوجود اسلام پر فاقہم رہے۔

مکہ کے فادی کافروں کو اس بات سے بڑی جعل
تھی کہ لوگ ایک اللہ کی عبادت کریں، مسلمانوں کی تعلاد
اس زمانہ میں بہت کم تھی، اس لئے وہ چوپ کر خدا کو باد
کرتے تھے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا بھی یہی حال تھا،
جہاں محقق مسلم کافروں کی نظر پا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت
کرتے تھے۔

ایک دن جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے چند
احباب کے ساتھ کی سنان لگھائی ہیں اپنے درب کی عمارت
میں مشخول تھے کہ اچانک سمنان اسلام نے آمیگرا حضرت
سعد رضی اللہ عنہ جب اپنی سماز سے فارغ ہوئے تو دیکھا
کہ کافروں کی ایک سماجاعت اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ جنزوں کو
گھیرے ہو رہے ہیں، اب کیا تھا حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو
ان کے جوش اکامن نے بے قرار کر دیا اور اسی سببی کو والت
ہیں کافروں سے مقابلہ کے لئے آمادہ ہو گئے، ابھی اپنے

شوال مسلمین احمد کی پیاری کے کہتا ہے۔ دنون فوجوں کی مدد ہبھی ہوتی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمایت کے مشودہ سے باہر نکل کر مقابلہ کا فیصلہ کیا، مدینہ تھے، ایک بڑا فوج روانہ ہوتی، نیکن راستے میں منافقوں کے سردار عبد اللہ بن اُمیٰ تھے دعویٰ کر دیا اور اپنے یعنی سو ساتھیوں کی تیکری و اپس جلا لیا، اب تین ہزار کافروں کے مقابلہ میں هر فرستہ سات ہو سelman رہ گئے، حفاظت کے خیال سے انھرست صلی اللہ علیہ وسلم نے پیاری کی طرف اسلامی فوج کی تیکری، ایک بجگہ پیاریں مذہب تھائیں سے دشمنوں کے محسوس ائمہ کا خطہ تھا، اس نے آپ نے پکاں سواروں کا انیک دستہ دہان کھڑا کر دیا اور حکم دیا کہ کسی حال بیسی بھی دہان سے نہ ہیں، جنگ شروع ہوتی تو سelman نے اس زورتِ حملہ کی کافروں کا اؤں اکھڑ گئے اور قریش پر کو جانگ لگے، ذرہ کے منافقوں نے ہملا کی کافروں کو کھڑا کرنا بھاگ کھڑے ہوئے ہیں اور ہمیں پر ریخت حاصل ہو گئی ہے، اس تیارہ کو چھوڑ کر مالی غیبت کی طرف جعل کیے، حضرت حنفی اللہ اس وقت شماں کے مسلمانوں کی ایک دستہ بارہ مسلمانوں کے بعد بارہ مسلمانوں کو اپنی اور اپنے دین کی حفاظت کے لئے دشمنوں سے مقابلہ کرنا پڑا، یہ وقت بڑا ادا کے بخواہ مسلمانوں کو سکر سامانی کی مہانتی تھی، اور قریش کا اس دستہ لشکر تھا، بظاہر شہزاد پیغمبر کا مقابلہ تھا، لیکن اثاثتی سے بڑا افضل کیا اور مپنے رسول اللہ اور ان کے ماننے والوں کو فتح دی۔

حضرت سعد بن ابی و قاص رضی اللہ عنہم پیاری کی تیر چلا سمجھی تھی پیاری اس لئے انھرست صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سعید جمعت کو اس طرف اترے تھے تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کریں۔

مختلف مقامات کا دردہ کرتا ہمارے ساحلی علاقہ ہے پہنچنیا، جہاں حق و باطل میں تجویزی، چونکہ صاحبِ کلام حق عینہ صرف انھرست کرنے کے لئے تشریف نے گئے تھے اس پر آپ کو ہر زمانے سے بھائیتے ہوئے گزر رہتے تھے لیکن ہمازین دشمنوں کی بڑتی ہوئی طاقت نا مقتابل برداشت تھی، خالق اسلام کے سرگردہ ساز و ساختے سے آلات کافروں پر تظیری تھی تو صبر نہ ہو سکا اور خیال ہوا کہ یہ لوگوں کو ٹھیک نہ کرے اور ان کا ساز و سامان مسلمانوں کے خلاف استعمال ہو گا، اس لئے مذاہب معلوم ہوا کہ جملہ کر دیا جائے، اس کافروں نے جملہ کرنا چاہا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہم نے ایک بغیر تکمیل نہ کیا اور ترکش (ذییر وان) سے ایک بڑا کال کر دشمنوں پر چلا دیا، جو ایک ظالم ڈین کو جان لگا، وہ زمین پر گر پڑا اور اسی حالت میں دم توڑ دیا، یہ را والہی میں پہلی تیر تھا جو حضرت سعد رضی اللہ عنہم نے حملہ کے نام پر چلا۔

غزوات دریان سب سے پہنچ جنگ بدھ کے مقام پر ہدایت کے بعد بارہ مسلمانوں کے دشمنوں کے مسلمان اور مسلمانوں کے دشمنوں کے دشمنوں کے بعد بارہ مسلمانوں کو اپنی اور اپنے دشمنوں کے لئے دشمنوں سے مقابلہ کرنا پڑا، یہ وقت بڑا ادا کے بخواہ مسلمانوں کو سکر سامانی کی مہانتی تھی، اور قریش کا اس دستہ لشکر تھا، بظاہر شہزاد پیغمبر کا مقابلہ تھا، لیکن اثاثتی سے بڑا افضل کیا اور مپنے رسول اللہ اور ان کے ماننے والوں کو فتح دی۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہم نے اس جنگ میں پڑی بہادری اور دلیری سے دشمنوں کا مقابلہ کیا، اسلام کے بعض عنت موزی دشمن ان کے با تھتے اپنی مزرا کو پہنچ پڑی۔

اُسد اُخاک پہنچ و باطل کا معمر کھڑا گیا، پہنچ کی پار کا بدر ارلنے کے لئے تیر کش نے بڑے ساز و سامان کے ساتھ مدینہ پر پڑھائی کی۔

تینیں ہزار فوج سے کر رسول اللہ علیہ وسلم کے بڑے ایک مہینہ تک روی علاقوں میں مسلمان قادیانی پورتے رہے لیکن قیدروں و مکملانہ بڑیں آئیں جو اس نہ ہوئی تجویز ہوا کہ وہ دو تک مسلمان کی دھاکہ نہیں۔

قتا دسیم نام صحابہ کی لفڑیں تھے اس نے حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جب ایرانیوں کے غزوہ نے مسلمانوں کو پوری قوت کے ایرانی شہنشاہی سے شکریت پر پیغمبر کیا تو سپ سالاری کے ۲۷ سب کی لفڑی حضرت سعد رضی اللہ عنہ پر پڑی۔

چنانچہ اس فیصلہ کے مطابق آپ ایرانیوں کی طرف بڑھے اور عکس مقامات پر قبضہ کر لے ہوئے مقام شرافت میں پہنچ گئے، یہ جگہ قادری سے تھوڑے فاصلہ پر ہے بہاں تھا ہم گنجی معاملات کی اطلاع حضرت مرحوم اللہ عنہ کو کی، مدار خلافت سے حکم آیا کہ شرافت سے اسے گزر ہکرتا دسیم میں لگاؤ۔

ایرانی پہلے ہی سے تیار ہو رہے تھے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے مقابلے کے لئے تین گرد دشا (ایران) کے حکم سے شہر ایرانی سپ سالاری تم بیٹھا گھوڑوں اور ہاتھیوں کے چھوڑتیں لاکھوں سپاہیوں کے ساتھ آگے بڑھ رہا، اور اسلامی فوج کے ساتھ اکثر ٹریگال دیا، قادھے کے مطابق پہلے صبح کی لکھوڑی، اسلام کا پیغام مر تم کو سنا یا گیا اور اسے بتایا گیا کہ یہ کتنا اچھا دین ہے اور اس کے اصول کس قدر سب سے ہیں، لیکن تم غزوہ میں مستھنا سے اس طرف کیا تو یہ برقی، آپ مسلمان سفیر نے اسلام کی منصفانہ حکومت کا دکر کیا اور رسمی کو دعوت دی کہ وہ اس حکومت کو مان لے اور ایرانیوں کو اجازت دے کر وہ انسانوں کے ظالماء چنگل سے نکلا اللہ تعالیٰ کی پتاہ میں آجائیں تاکہ راعت و رام سے زندگی سپریو، لیکن یہ لفڑی گھستنے تو توجہ نہ کرنے والی اور تم اکابر کو لا جا دیں کل جم لوگوں بیٹھ لون گے، با دشاد دنیز گردی کے پاس بھی مسلمان قاصد اسلام کا پیغام امن لے کر گئے تھے، لیکن اس نے بھی کوئی توجہ نہ کی اور اگر کوئی لا جائے تو ستم تھیں قادسیہ کی خندق میں

ایسی واقعیتی دیکھی اسے بعد اپنے حلا عزیز میرے ماں ہاپ پر قربان ہوں۔

حضرت مصلی اللہ علیہ وسلم کے اس جملہ پر حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ پر نہ کرتے رہے اور آج بھی یہ ان کی بہتر تری می خوت ہے اس بھائیوں اچانک کسی جاہنہ سے ایک بڑی جگنی کا فراہمکر حضرت مصلی اللہ علیہ وسلم کے روپ و مہمی جسے ذیکر کر لوگ گھبڑا کرے، لیکن حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک بھی تیر سے اس کا کام تمام کر دیا۔

اس کافر کا کبھی کام نہ ہو ابھی تھا کاظمین ای طرح نامی ایک اور زبردست شخص ساختے گیا، لیکن حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ میں ایک تیر ایسا تاک کر بارا کر کے تکڑا ج زبان لکھ پڑی اور ترک کر جو کشم سید ہو گیا۔

حٹکن میں بھی بڑی دلیری کے ساتھ شرپ کے پوسے اور ستمیلی پہر رکھ کر شمشتوں کا مقابلہ کیا، یہاں تک کہ مکمل عظیم فوج ہو گیا، حینہن کی ہم سر جو گئی، بیہودیوں کے قلعے قبفیں میں لگتے اور عرب کے کھونے کو نہ میں اسلام کا تو چھیل گیا۔

تبوکھ دشمنان اسلام سے مقابلہ کرنا تیار، یہ جگہ سخت قحط کے زمانہ میں ماقبلہ کیا، موصکا سفر قہاہر الگم، سواری کم، کھانا پیسی کے سامان تھوڑا، سپاہیوں کی تعداد زیادہ، پھر فوج کی تیکی بڑی شہنشاہی کے خلاف، سخت پریشانی کی بجالت تھی، مہماقی بھی اس پریشانی کو پہنچی شرارتوں سے اور بڑھا رہے تھے، لیکن اللہ کے نیک بندے اس کے رسول کے حکم پر لکھ کھڑے ہوئے۔

بھی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانشناذان اسلام کو اپنے کرکے نامہ پر صدقہ کرے کا حکم دیا تھا، اس لئے ہر شخص اپنی بساط کے مطابق کچھ نکھل پڑو دیا، جو کہ حضرت سعد بن ابی وقت اصل رضی اللہ عنہ اس وقت تک غربی تھے اس لئے آپ نے مال و دولت کی بجائے اپنی خدمت پیش کی، جسے اللہ تعالیٰ کے سچے رسول نے قبول فرمایا۔

پوشش کر کے ان ہاتھوں سے بہت لو بہت جلد سچ کا
جھٹاٹ اپنارے ہاتھوں میں ہو گا۔

اب کی تھا بہار سپاہیوں نے ہاتھیوں کو پالو
طرف سے ٹھیک لیا، ایک بڑے نامور بادشاہ حضرت، قعفلہ
اوران کے ساتھی حضرت عالم تکوا را و دینزے نیکرا گے
بڑھے اور فوج کے سب سے پہلے ہاتھیوں دنیل برب
اوپر مسجد پر چلا کیا، ایک بھی نیزوں کے پھیں
ان کی آنکھوں کے پار اتر گئے، اور عواروں نے بیدار
کو سکھا سے چلا کر دیا، دونوں ہاتھی یوکھا کو پھیپھی سہئے،
ان کا یہ دنگ و پھکر و سرے ہاتھی کی بھٹاگے اور اس
کا لی بلائے سالا میدان صاف ہو گیا، اب کیا تھا ساری
تواریں لے کر سامنے آئے اور اس روکا چلا کیا کہ ڈنڈوںی
صفیں گستہ نگیں۔

حضرت قلعہ اوران کے ہاتھیوں نے خاص
ستم کی طرف رجی کی اور سپاہیوں کو پہنچے ہے اس کے
قریب پہنچنے لگے، کچھ دیر قدم نے مٹا لد کیا، لیکن پھر یاں
کوئی بہر ہیں کوڑا ناچاہتا تھا کہ تیر کو اس پار بھل جلتے لیکن
ایک سپاہی بہال نا ہی بھیج کر باہر لکھاں لائے اور تکاہی
کام تمام کر دیا۔

خدا کی شان ریکھ کر مسلمانوں کو فادیں کی
خندق میں وفن کرنے آیا تھا، لیکن آج انھیں ناؤں اول کے
ہاتھوں اس کی طاقت کا خاتمہ پورچا تھا اور اس کی بے
گور و گعن لاش قادری کے میدان میں پڑی تھی۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ

اخلاق و عادات بڑے یک اور خوش اخلاق
تھے، اثر کے ڈر رسول کی محبت، تقویٰ پر پڑا گاری
ایمانداری سچائی، سادگی اور فاکساری میں اپنی مثال
ہیں رکھتے تھے، اثر کے خوف سے رات دات بھر
عہادیں کیا کرتے تھے، عمر آدمی رات کے بعد مسجد
بہنی میں نماز پڑھا کرستے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیحد محبت تھی،

دفن کر دے گا، اس جواب کے بعد ٹوپی کے سوا اور کیا
چارہ تھا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فوج کو تھاہی کا حکم
دیا اور سپاہیوں کو اسلام کی عزت قائم رکھنے اور اثر کے
نام کو بلند کر تکلی فضیلت کی ادب اس راہ میں چان کی باتی
نگائے پر آمادہ کیا۔

اپ کی اس تقریب سے مسلمانوں کے دلوں میں
بڑا جوش پیدا کر دیا اور سب چارہ تھے تھکر
ہمیں حکم دیا جائے گا اللہ کی ماہ میں قربانی کے جو ہیر
دکھائیں۔

یہ جعبہ نازک و قلت تھا، شکم کی کل باخوں
فوجیں پدا باعڑھے سامنے ٹھہری تھیں، ان کے تیز تھیا
چمک چمک کر لگا ہوں میں چکا جو ند پیا کر رہے تھے،
ہاتھیوں کی چلچلا ڈلوں کو لیڈا ہی تھی، نیزوں کے پھیں
جگڑکے پار ہو ناچاہتے تھے، لیکن ہڈی کے بندے ہوتے
پاندھے ٹھڑے تھے، قدم زینا پر بھٹے ہوئے نکھے، مل
الله کی طرف لگا ہوا تھا اور ربان پر اس کا نام جاری تھا
تین دن اور تین نات حق و باطل کا یہ معزکہ
بڑی شدت کیسا تھا ہوتا رہا پہلے دن ہاتھیوں کا ریلا
ہوا تو عرب کے گھوڑے بھڑک کر پھیپھیتے، لیکن پہاڑوں
کے قدم کو جب نہیں ہوئی، وہ سرے دن ہاتھیوں کی
کالی بلائے جعبہ علاج سوچا گا، اور ہٹوں پر پڑی بڑی
جھولیں ڈال کر ان کی ایسی خونناک شکل بنائی گئی کہ
ایسا نیوں کے گھوڑے سہم کر جھاگنے لگے،

تیسرا دن اور زور کا معزکہ ہوا، ایرانی فوج کا
زور شدت کیسا تھا مسلمانوں پر پڑا تھا اور ہاتھیوں
کے ریلے سے ان کے قدم اکٹھے جاتے تھے، مسلمانوں نے
خدا سے دھائیں نامگیں کہ ان کے قدم کو جماں رکھے
اور حق و باطل کے اس معزکہ میں حق کا لالوں بالا ہو۔

حضرت سعد ابن ابی وفا ص رضی اللہ عنہ نے
فوج کو فاختی طب کر کے فرمایا کہ ”میرے بہادر و راہنماء
فتح ان ہاتھوں پر قابو ماضی کر لیجے پر موقوف ہے۔“

خیال ہوا کہ گھیں ایسا ہیو کہ حضرت سعد علیہ السلام کے اور
آلام کرتے ہیں اور باہر علیا پریشان پھر تی رہو گوگ
شکایت لے گئیں تو چنانکہ ہر دن ان روک لگ
کرے اور صیدت کے سارے عوام اور حرماء حضور کوں
کھاٹے پھر س، یہ خیال کر کے ایک صاحب کو عکم دیا کہ
چاکر پھانگیں اگل بگادا اور جب مدد کر کیں تو
اضھیں میرا عطاء دید د، چنانچہ ان صاحب نے کوفہ
پر چوکر عکم کے مطابق پھانگ میں اگل بگادی حضرت
سعد رضی اللہ عنہ باہر بھی تو انھیں امیر المؤمنین حضرت
عمر، کاظم علیہما السلام فریاد حضرت سعد قاتل موش ہو گئے
پھانگ جلتا رہا اور وہ کھڑے نشانہ دیکھتے رہے۔

اسلام لائسے کے بعد سے دستِ حکم آپ برادر
اسلام کی خدمت کرتے رہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ مکان مختار کی مصیتیں حصلیں، ہجرت کے بعد
شمتوں کے حصے شروع ہوئے، مدینہ نورہ کے اندر ہناقوں
کی شوارلوں اور ہبودیوں کی چال بازیوں کا زور تھا
اور باہر سے مشرکوں اور کافروں کی بڑی بڑی فوجیں
مدینہ کی دیواروں سے آکر ٹکرا جی تھیں، لیکن ان مشکلوں
اوھیں میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ برپا پاندھن
ادا کرتے رہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تدار
دوں سے پھر لے کے واقعات شروع ہوئے، اور ماریے
وہاں میں بقاوت کے شعبہ بھڑک اللہ، اس سے چھٹی
ملی تو ایں ان وہ کمی اڑاکیں اچھر لگیں، لیکن حضرت
سعد رضی اللہ عنہ اپنی تمام قوتوں کے ساتھ برپا اسلام کی
خدمت کے لئے ماضی رہے، ایمان کے عروکوں کا ذکر ہے
گزر چکا ہے، اور آپ کو معلوم ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ
عنہ نے کس طرح اپنی جان کو خطرے میں ڈالکر اسلام کے
چھٹے کو اونچا رکھا اور اللہ کے رسول کے جانے ہوئے
جراحت کو شمنوں کی پھونکوں سے گل نہ ہوئے دیا، بلکہ اسے
انتار وشن کر دیا کہ ساری دنیا اس کی چک سے

میدان جنگ میں بھی اپنے سے جدا ہونا کو ارادہ نہ کھا، قریب
قریب سیزی لاٹیوں میں حضور کے ساتھ رہے، تاکہ
موقوں پر راست دلت پھر چاگ کر آپ کے خیکے اور
گرد پر سراویا کرتے تھے، ایک مرتبہ شمنوں کے علاوہ
سخت خطرہ تھا، جیسی ملی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
”کاش میسکر احباب میں کوئی مرد صلح ہوتا تو حبہ
دینا، ابھی باستخفیہ بھی نہ ہوئی تھی کہ حضرت سعد رضی اللہ
عنہ کا ہمچوپنے، انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔“

”سعد اتم کیے ائے عرض کی کہ ہج دل چاہا کا اللہ کے
رسول کی حفاظت کر دیں اس لئے درپاڑ عالی میں حاضر
ہوں تاکہ کوئی کام سپرد کیا جائے اور میں اسکو اجام
دیں، آپ کی اس جان نثاری سے انحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ہبت خوش ہوئے اور دعا دی۔“

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی پوری زندگی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا نمونہ تھی، آپ کو شمش کرتے
کہ پسی ہر قل و حرکت، قول فعل کو اللہ کے رسول کی تقدی
حرکت اور قول فعل سے ملا دیں، منتسب رسول کی
انیاء اور آپ کے احکام کی کامل پیروی کو پسی بڑی
سعادت سمجھتے تھے، بڑے بڑے صفا پہ آپ کو سنت
رسول کا نمونہ سمجھتے تھے۔

ایک مرتبہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بھرے بھرے خون میں رکا
اظہار کیا، اس عزت و درتی کے باوجود مراجع میں بے حد
سادگی اور فاکساری تھی، اس وقت جنکلاری اپنے نشانہ ہی
کا آپ کے ہاتھوں خاتم ہو چکا تھا، کب تی تخت قربوں
کے پیچے تھا، کسر دی خرز اول کی کنجیاں ہاتھوں ہیں تھیں
نوشتر داںی محل پر اسلامی جہالتا ہمارا ہاتھا اس وقت بھی
آپ کو بکریاں اور اونٹ جڑائیں ہیں کوئی عارز تھا،
آپ اپنے سردار کی بڑی اطاعت کرتے تھے
ایک مرتبہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو اطلاع میں کہ حضرت سعد
نے ایک شاندار محل بنوا لیا ہے اور اس میں ایک بڑا سا
پھالک لگایا ہے، اس خبر کو سن کر حضرت عمر بن کو

جگہ اٹھی۔

کنٹ الائی سیروا

شربت حیات ہے، چالیس سال تجربات اور تحقیقات کے بعد جڑی بوئیوں سے کبیا دی طریق پر تیار کی گئی ہے۔ شربت حیات کتنی بالا کے علاوہ خارش، غون کی خواہی بخوبی کے پھوٹے ہنسپی اور گھنی ملنے کے لئے بھی مفید ہے۔ شربت حیات کی خصوصیات یہ ہیں کہ تباہا کے جذبہ کو غیر محسوس طریقہ پر پیش کیے پائنا زکے ذریعہ نکال دیتا ہے، لکھنؤالائی گلکشیاں خواہ پھٹ کی ہوں یا نکھلی ہوں، دنوں والوں میں یہ دو اجرت انگلیز فائدہ پہنچاتی ہے، ابک اس کے استعمال سے تباہا کرنے والا کے مرتقبوں فائدے اٹھائے جیں۔

معاشری قیمت فی شبی چھ اونس چھ یوم کی خوارک ہو۔
لوٹ ہے۔ پچھلیوں سے کم کا آرڈر تیلیں نہ ہو گا، اور لصف قسم کا پیشی ہی ۱۰ ناضر دری ہے۔
ملنے کا پتہ۔ بینخ رواخانی یا دگار حکیم سید ابوبالکلت عبدالزمیں روڈ خپسر پور کلکشن سے۔

دفاتر ابک کے انتظام اور فوجوں کی درستی میں معروف رہے، ان کے اجدان ہدایات حاصل ہو کر دینہ مذکورہ والیں تشریف لے آئے اور ہمیں سبق طور پر سنبھلے، شہر کے باہر جنگ میں کے قابل پر عین سیں ایک بلا اساحکان بیوالیا تھا، زندگی کا آخری حصہ اس محل میں بسر ہوا، اخیر میں آنکھوں کی رُخی جاتی رہی تھی، عمر کچھ اور ستر سال کی تھی جس کی وجہ اور قومی مضمون ہو چکے تھے، اس لئے دیدار بالی کے شوق میں ہمیشہ کرنے جنت کا راستہ اختیار کیا۔

انقلاب و ایجاد و کامیابی

یہ مادہ شہنشہ میں ہوا، چونکہ آپ کو مدینہ منورہ سے بڑی محبت تھی، اس نے اپنی الاش مدنیت لائی گئی اور امدادات المؤمنین کی خواہش سمجھی کر دے گئی، نماز جنازہ میں شریک ہوں، ان کے چہرے سجدہ نبوی سے مل جو سے تھے، اس نے جنازہ مسکونیک لایا گیا اور اس کے قریب اس طرح نماز ادا کی گئی کہ وہ اپنے چہرے سے نماز میں شریک ہوئیں اس کے بعد آپ مقام بقیع میں دفن کئے گئے۔

ہذا جنت کے ان عاشقان پاک سیرت پر

ہفت ورقہ قاصد کوئٹہ

بلوچستان کی سر زمین پر۔ تحریک اسلامی کا داعی۔ صحافت میں ایک نیا معاہدہ تفاہم کرنے والا۔ پاکستان میں اسلام اور کفر کی جنگ میں اسلام کا ساتھی۔ ادب میں اسلامی قدوں کا حامل۔ تھوڑا اور علمی مظاہرین، مددہ انسانوں، بہترین نکھنوں اور تبروں کا جہود۔..... گوشہ فیروزہ دریس سے یا قاعدگی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔

سالانہ چند چھوڑ دے رشتہ ہی تین را روپیہ اور سرماں ہی فیروزہ دریج۔

تمویں زر کا پیہہ منجھر قاصد کوئٹہ۔ بھارتی فریادا پاچنڈہ مکتبہ المحتات، پاکستان۔ پی کو سمجھ کر تیس اطلاع دیں۔

دارالقیض حجت افی کی ایک پلشکش جوہر نہ دنداں

جملہ "مرمر مر جو غصے نے ثابت کیا ہے کہ حبیدیہ طرز علاج کے مقابلوں میں قسم دوائیں اب بھی فوپتی رکھتی ہیں، اسی طرح "جوہر نہ دنداں" بھی ثابت کیے گا کہ دانتوں کی بھوت اور سن دلکشی کے لئے تو تھوپا اور زور دار لوٹکہ کریم کے مقابلوں میں بھی کم خرچ بالاشیں کا مصدقہ ہے۔

دانتوں کی تکام بیماریوں کو درکو کے معدے کو غرایی سے بچاتا ہے۔

واڑہ دانت کے شدید سے شدید درد کو فوری تسلیم دیتا ہے۔

کسی سے ملکومار تاہم اور بہت ہوئے دانت جھاتا ہے۔

صحمند دانتوں کو مزید تو آنائی عطا کر کے آئیوالی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

روزانہ صبح انگلیوں سے ملکر کلی کر دیجئے دانت چمک اٹھیں گے۔

اگر دانت یا واڑہ میں درد ہو تو ذہن اسامل کر چیند منٹ رالی ٹپکائیئے درد دوہر جائے گا۔

دانتوں کی پروانہ کرنے سے مدد کی اکشہ بیبا یا ان پریا ہو جاتی ہیں، دانشندی اسی میں ہے کہ مریض ہونے سے پہلے دانتوں کی حفاظت کریں۔

چار توں کی شیشی کی قیمت دلیں گئیں، مخصوصاً لٹاک بھر... نوٹ... اگر وہ بھن کیسا تو ٹھکایا جائے تو دلوں پریس ایک ہی مخصوصاً لٹاک یعنی ایک دہر جانے میں پھر بخ جائیگی..... اگر اپنکیسیں تو چار توں بھن پریکٹ کی شکل میں بھی بھیجا جاسکتا ہے، اس صورت میں ڈاک خرچ صرف بارہ آئے ہو گا۔

دارالقیض رحمانی، ولیوبنتیع سہار شپوریو۔ پی

خلافت کی

مولوی یعقوب الہن صاحب تھانی

پڑی دینے کی کتاب

برادر مولوی یعقوب الرحمن صاحب تھانی رحمۃ اللہ علیہ کی چند مفہومیں ناظر ہیں جسیں ملاحظہ فرمائے ہیں، ایک شرپاہہ اپنی خدمت میں، اگرچہ اپنے خواں پر بیعت ہی لائشہ اور مادھورا ہے، لیکن اس کی وجہ سے کوئی بھی نہیں کہ مصنف سیاری اور اخیر کا رہوت سے خرمت نہیں کر سکے ورنہ علم و بصیرت کے لحاظ سے اپنی بیعت ہالی مقام تھے، اور علماء کرام کے اس فصوص میں مطلع ہیں جس میں اسلام کی حاکما نہ برتری اور قدرت کا تصور مکمل و تکمیل ہے اور رہادینی میاست کے قدومنبہ سجدہ برپہ کچا ہے، اپنے کا زادہ نظر پر تکریب صلاح اور حق پسندانہ تھا یہیں اک اپ کے مفہومیں سے اندازہ کیا ہا سکتا ہے۔

حکومت الہیہ اور خلافت کیا ہے؟ اس ایام تین محوال کے تجہیب میں باطل سے مروٹ پہاڑوں کا جانگوں سے ہالمان دین عوام کی اتفاقیت کتنی بھی دنیا دارست تا توہین پیش کریں اور آج کی دنیا میں خلافت کا نام بیٹھ کرے بھی شرمندیں لیکن جو لوگ اسلام کی اتفاقیت اور اسلام کے سوا ہر دین و مذہب کے بطلان پر یقین کاں رکھتے ہیں، وہ کبھی اس حقیقت سے محروم نہیں رہ سکتے کہ معاشرہ کی حقیقی اصلاح اور انسانی و امن کی خاطر انسانوں کو قانون ہالی کی طرف بناتا اور نظام انسانی کے قیام کی کوشش کرنا اس طرح فرض اور واجب ہے جس طرح کہ اسلام کی دوسری عیادتیں، جو لوگ اسلام کو محض چند عبادات تک حدود دکر کے سیاسی و معاشرتی سائل میں دیگر انسانی و امنی دنیوں کی تعلیم و ایجاد کے قابل ہیں، دنیا تو اسلام کی روشن سے داتفاق نہیں یا جان بوجھ کرنا ہتھ سے کرتے ہیں، بہر حال یہ مقصود ہے مخصوص بطور "اشایہ" پیش کردہ تھے، الشیخانی مرحوم کو اپنے خواہ رحمت میں حبیگ دے۔... خاتم تھا۔

الہیہ اور احکام دینی کے اتباع کا حکم دیجئے اور استقلال کیسا ہے
تائم سکھنے کے لئے ایک ایسیہ امام کی ضرورت تھی جو اس کام میں
اپ کی تیا بت کر سکے، تاکہ ہر انسان بلا افراط و تغیریا، بھی وہیو
اپنے اپنے مقام پر کھڑا رہے۔ اور اس کی نظریں قوی و ضعیف
ادنی و اعلیٰ حق و انصاف کی ہار کا ہے میں ہمارے ہم، اسلامی زبان
میں اسی امام کو فلیفکر ہوں کہتے ہیں، معاملات کے خصیلوں اور
دین کی حفاظت میں حصہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فتح نما قام ہوتا ہے۔
خلیفہ کا قائم کرنا باجماع امت واجب ہے اس اجماع کا

الله سبحانہ تعالیٰ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوہین
حق اور صراط مستقیم کیسا تو یصحیحا، جس نے آپ کا اتباع کیا جاتا
پائی، اور جس نے نہ کریں اور فالافت کی پلاکہ ہوا، اس میں میں ایسے
قوانين موجود ہیں جو پیش کر کے عالم انسانی دنیا و آخرت کی صلاح
و فلاح حاصل کر سکے، حضرت مسیح علیہ وسلم نے ان قوانین کی تبلیغ
کی، لوگوں تک ان کو پہونچایا، اور واجب اپنے اپنے کام انجام میے
چکے، اپنے رب کے پاس خوشی بخشی پیدا ہو گئے۔
لیکن آپ کی وفات کے بعد عالم انسانی کو ان قوانین

اور مسائیں کی عفل بیس اٹھتے بیٹھتے تھے، یہ سب اندر ہر سچھا
علیہ السلام کی نیابت اور اپ کی اقدامات کی وجہ سے تھا، خداوند سے
کوئی بھی اپنے آپ کو دیکھ گی مسلمانوں سے بڑے درجہ کا ذکر کرتا تھا،
خود حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پھر اخطبہ دیا تو فرمایا۔

بیرونی والی بنادیا گیا ہوں
لیکن تم میں کا بہترین جس خدمت ہو

خالق ترکوں کے دل و ملے میں ادنیٰ تھوڑی بھی اس کا نہ
آتا تھا کہ ان کو لوگوں کی جان دمال میں تصریح کا حق ہے، وہ اپنے
آپ کو ایک راجی اور مصلح کے سوا کچھ نہ سمجھتے تھے، کیونکہ انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری خطبے میں فرمادیا تھا۔

”اے لوگو! تمہاری جانیں، تمہارے مال
تمہاری عرضیں ایک دمروٹے کئے ایسے ہی
حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن اور اس
ہیئت اور تمہارے اس شہر ہیں جس حرام ہیں؟“

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان ذی شان نے یامت
تک کے تھے جو مسلمان کی جان، اس کا ال، اس کی عزت کو ایک
دھرم سے پر حرام کر دیا تھا، خواہ با دشاد و قت یا خذلیہ یا کبھی بھو
پھو کر بکری ملکن تھا کہ خلفاء اصلیٰ با دشادابن جہاں کی طرح
خون کو جایا کی جانوں، ان کے اموال اور عرتوں کے مالک سمجھتے بلکہ خلفاء
اپنے آپ کو عایا کا خارم اور عما فنا یعنی کرنے تھے۔

مشنیقہ کی خدمت میں ہدایہ اشاباں جمیں کو زمانے کے دنور
کے مطابق حدیث پیش کئے
جاتے تھے، حضرت خدا الدین ولید نے صدیق اکبر کی خدمت
میں ایک بہترین گھروڑا بھیجا جو کہ رعایا نے پیدا ہی پیش کیا تھا، آپ
نے اس کو بذریعہ شمارہ فرمایا بلکہ اس گھروڑے کو اس کی قیمت
کے لاملاستے اس مال میں شامل کر دیا جو کہتے رہے بلکہ تیکس درجی
لیا تھا، اور حضرت خدا الدین ولید کو بھی یہی لکھ دیجتا۔

خسروان اور خلفاء حضرت عمر بن اردوی و فیض اللہ عنہ کے
زمانہ میں عراق کی فتح کے بعد مجب
خسروانے پا تھے، آپ نے فاس کر دیئے تاکہ ان کو خروخت
کو فرمایا تھا اور فتح کرنے والوں پر حسپ تاحدہ لقیم کر دیئے

نیادوت سولت کو فراری اور بعض مختار کے کسی نے نہیں کی
اس پر بھی اجماع ہے کہ ایک زمانہ میں مسلمانوں کے دخیلہ یا
اس سے نامناسب ہیں ہو سکتے۔

عرض دین کی حفاظات اور دنیا کے استغلام میں خلیفہ کا کام
انغمودی اور عالم کی نیابت کرنا ہے۔

خلفاء ارشدین اپنے جملہ اقوال والمال میں قرآن کریم
اور سنت رسول میں سے روحاں کریتے تھے ان کی زندگی کا ہر ہمدرم
خدا اور خدا کے رسول کے احکام کے اتباع میں لختا تھا، گویا انکا
خود بیتل حضور کی نیابت کا درس تھا، اسی نے لوگ ان کو عزت و
وقا کی اس نظر سے دیکھتے تھے جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب
کو دیکھا جا ناچاہر تھا، ظاہر و باطن میں خلفاء کا اتباع فرض جانتے
تھے، ایک نکل قرآن میں ہے۔

یا، يَهَا الَّذِينَ أَمْلأُوا الْأَرْضَ شَرًّا إِنَّمَا يَأْتِيُهُمْ مَا
دَاطُوا إِلَى الرَّسُولِ وَآذَلِ الْأَمْرُ مَرْجُولٌ كَمَا وَلَيْسَ مَعَهُ مَالٌ
مَنْكَرٌ اطاعت کرد۔

و درسری حکم ہے۔

وَلَا تَنْفَضُنَ الَّذِينَ يَسْأَلُونَ بَعْدَ تَوْكِيدِ هَادِيَّةِ حَلْمَمَ الْمُشَبِّكِ
أَنْبَيْلَةَ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ وَلَا تَكُونُوا كَالْأَنْقَنِ لَفْقَتَ
غَرَبَهُمْ مَنْ بَعْدَ قَوْةٍ اِنْكَانَاتَ۔
ایک اور جگہ ہے۔

فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكِثُ هُنْدَنَفْسَهُ وَمَنْ أَوْتَ بِهَا
عَاهَدَ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ فَسَيُؤْتِيَهُ أَجْرًا عَظِيمًا۔

قرآن کریم کے ان بھی احکام کے باعث خلیفہ کی نافرائی
کے، وسرے منی اسلام دیا جان سے فارج ہوئے کبھی جانتے تھے
مسلمانوں میں اپنے طبقہ کا یہ اتباع حاشاد کا آس رہے پہنچاہنے
کفود خلفاء جبار تھے یا ان میں اپنی ذات کے لئے بڑا بیان کرنا یا
جانا تھا، اور وہ اپنے آگے نلوگی خدا کو جھکا کر اپنے نفس کو خوش کرنا
چاہتے تھے، ایسا ہر گز نہ تھا، بلکہ خلفاء کے کام کا حال تو سختا کھوئی
تھے تھوڑی اور جھوٹے سے چھوٹے شخص کی حاجت، خروخت پوری
کرنے کے لئے کھلرے ہو جاتے تھے،
حضرت عمر بن اردوی و فیض اللہ عنہ کا تیری حال تھا کہ فقرار

جائیں۔

اپنے تکلف اپنی پڑپتی پر نالا دکر فخر کرو، وہ مسائیں کو پہنچا دیتے۔

امام طہبی نے ذیلین سالم خدا ترسی، رہایا کی لگھانی اور کے حوالے سے یہ فائز غریب پروردی کی لا زوال مثال تحریر فرمایا ہے، زین کے والعلم فرماتے ہیں:-

بیں امیر المؤمنین حضرت عمرنا رفقی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مفریں ایک مقام پر ہو چکا، مارت ہو گئی تھیِ محنت مردی تھی، فاروق علیم نے دیکھا کہیں دو آگ روشن ہے، مجھ سے فرمایا

اسلم و بکریا السلام ہوتا ہے کہ کچھ غریب لوگ محنت مردی کی وجہ سے پریشان ہیں، راست اور

مردی نے انہیں سُنگ کر دیا پھر جلوہ بخیں۔

جبکہ تم غریب ہوئے گئے، دیکھا ایک خودت اور اس کے چند پیچے ہیں۔ پہنچنے پر مٹھا پڑ گئی تھی بونی ہے اور پیچے دو رسچیں اور چلاں ہے ہیں، خدا ترک کا پھر نبکر امیر المؤمنین نے فرمایا السلام علیکم، اُشوی

مال، موقع فکا کاپ اس طرح خطاب فرماتے۔

اے آگ حالا سلام علیکم، لیکن آپ نے ان عقولوں کو پسند نہ فرمایا اور اسے دو شوئی والوں فریدا اس بی بی نے جواب میں فرمایا وظیفہ کا السلام تھے امیر المؤمنین نے غریب آشکنی اجازت طلب کی، تو اس غریب خودت نے نہایت اچھے العذابیں آنکی اجازت دی، امیر المؤمنین نے قریب جا کر پوچھا آپ کا کیا ہاں ہے۔

محنت نے نہایت کی تاریکی اور محنت مردی نے تجویز و سب سے کمزی ہے۔ آپ نے بوجا پیپری گیوں روپے ہیں، اس سے جواب دیا جوک اور فاقہ کی وجہ سے، آپ نے تجھ سے پوچھا تو سی باندی ہیں کیا کپ رہا ہے، کہا صرف پانی ابیں رہا ہے تاکہ ان کو بہتر نہ اور چیپ کرنے کا بہادر مل جائے، میں کہہ رہی ہوں کپ رہا ہے، جبکہ کچھ حادثے گیوں کی اور خیالیں ہے کہ یہ اسی طرح انکاریں رہو رکھ رہا ہے جائیں گے۔ یہ کب کو تمنذیری مائن بھری اور خورست نے

حضرت عمرنا رفقی نے مذکوت

حضرت کرام اور عاصم رعایا میں اعلان کر دیا تھا کہ جس کو کوئی حاکم یا امیر کلکیت ہو تو نجاست اطلاع کراوی جائے تاکہ اس سے فاسدی کی ملائے اور صورت ایسے ہوئے کہ سزادی چلتے۔

اسی وجہ سے اس دنیا کے حکام اور امراء کی مددان

یادتی کو تکلیف پہنچانے کے تصور سے بھی باقیت نہ کھا املاکوں میں کھڑا کر کے ہمیں سزادی تھی تو ہم رسم اور بے وقار ہو جائیں گے

غرض خلیفہ کے تزویہ مقام امانت (رسما یا) برابر تھی کسی عربی کو بھی پر خلیفت تھی تصرف تو یہ اور خدا ترسی کی وجہ سے

بری باعث تھا کہ حلفاء نے حامی رعایا سے اجنبیت اور

پر وہ نہ رکھا تھا، بلکہ جبکہ بھی کوئی شخص چاہتا تھا خلیفت مل سکت اور اپنی تکلیف کو پہنچانا سکتا تھا، یہ اس لئے کہ مظلوموں کی دادی

تھیں اسیانی ہے، حضرت عمرنا رفقی فرض و روت کے وقت سمجھ رہا ہے اسی میں بھلکت ہو چکا تھا، رہایا کی محبت اور شفقت سے

آپ کا قلب لبرز تھا۔

یہ سب کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدار دیکھا ہے

کی وجہ سے تھا، کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہیں خلاف

تسالائیں روزِ الرحیم فرمایا ہے، حضرت ابو الحکیم صدیق

رضی اللہ عنہ اور حضرت عسرہ فاروق رضی اللہ عنہ و دنوں رات میں لٹکر محتاجوں اور ضرورت مندوں کے احوال معلوم کرتے اور ان کی ضرورتیں اور حاجتیں پوری کر لئے تھے۔

لگھا فی اور حفاظت کا یہ حال تھا کہ حضرت عمرن خطاب

رضی اللہ فرمایا کرتے تھے کہ

قمہ ہے اس ذات کی جس نے مسجدِ کوچن وحدا

عطا کر کے دھیا میں بھیجا، الگا یک اونٹ بھی نہ پڑا

قرات کے کنارے حلاک ہو کر خدا کو ہو جائے تو

جسے ڈرہے کہ کبین خطاوب کی اولاد (ایسی آپکے)

سوال ہے ہر ۔

جب آپ کسی حاکم کو مقتدر فرماتے تو خدا سے دعا کرتے "اے اللہ

ایسا ہو کہ لوگوں کا مال حاصل کر سے اور ظالموں کو زمان دے"

ہو گئے، میں بھی ساتھ ہو لیا تھے میں اس عورت نے امیر المؤمنین
سے خاطبہ ہر کہیں

آپ کو خدا نے نیک بدل دے، با رضاہ سے زیادہ
خلافت و حکومت کو تم مستقی اور ادنیٰ بر۔

حضرت رضی اللہ عنہ نے جواب نہیں فرمایا بلکہ خیر کرو تم امیر المؤمنین
کے پاس جب جاؤ گی ان کو بیا ہی پا تو گی، انشا اللہ تعالیٰ۔

پھر میں اور حضرت مولانا سے میل دیئے، کہہ دو پھر غیر
حضرت غرچہ جھپٹ کراں کو اور اس کے بیچوں کو دیکھنے کے اب
آلام سے ہیں یا نہیں،

اور یہ سرہ خوف سے زرد ہو گیا تھا، میں علم ہوتا تھا کہ خون کا
نام نہیں ہے، رنگ فتح ہو گیا تھا، یہ مال و حکمر میں گھبرائیا اور پوچھا
یہ کیا مال ہے امیر المؤمنین اس طرح تو میں نے کبھی آپ کو نہیں
دیکھا، وہ کچھ جواب نہ دیتے اور بالکل خاموش بھے ہوئے تھے میہانگ
کر جب انھوں نے دیکھ لیا کہ پیچے نہیں بول رہے ہیں اچھل کو درہ ہے
ہیں، اور پھر میں کو دکھو بھی لگتا تھا میں وہاں سے، کچھ ہو کے ملے
اسے خدا نے اپنے اہم اہمیت کر گئے۔

اور میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اسلام بھوک۔ ان کی نیز تک
المادی تھی، میں پونڈ تکیں کہیں تکنباں تکوٹاش کھلکھلنا دیکھے توں
بیہاں سے ماڈن۔

لیکن خلافتے اسلام جس قدر حسیم و کریم اور حقوق خلا
پر برس کھاتے ہے اور ان کی خلافت کرنے والے تھے اسی قدر
حدود والیہ سرہ سخت تھے۔

شیخ یوسف پور شیخ یوسف پور شیخ یوسف پور شیخ یوسف پور

مضامین معنی للناس سید ملیماں نذری

قیمت چاروں پرے د گلد پائی، روپے ۴

مسیزان الحکومت

قیمت چاروں تھے

گب، غر کے دامیر المؤمنین ہے اور حملے درمیان اللہ تعالیٰ، حضرت
 عمر فیض اللہ عنہ نے فرمایا، خلا تحریر حکم کرے، بیچارے میں کیا خبر کہ تم
 اس حال میں ہو، عورت نے جواب دیا، افسوس ہمارے اور حملے
 بننے اور ہماری خبر رکھنے کے لیے اس کو حکومت کرنے کا کیا حق تھی
 اس بی بی کا یہ جبلہ سکر امیر المؤمنین میری طرف اسلام
 کی طرف منتظر ہے، فرمایا اپس متفرق پر جلو، بیہانگ کو واپس
 آئے، غذانگر دھمکی سے، ایک تھیلا لکالا اور پر جرمی سا تھی
 یہ کافی ورزی ہرگی تھا، اس بیب غذا اور جرمی ایکسا بڑے تھے جیسے بھر کر
 مٹھے بند کر پکے فرمایا

اسلم ۱۱ تھیں دستے، کو غر کی پیٹھ پر لاد دو، میں نے
 عرض کی امیر المؤمنین میں بیجا تھوڑا، قدر سے تھی سے فرمایا اس کو
 غر کی پیٹھ پر لاد دو، میں نے دسری پار پھر عرض کی امیر المؤمنین
 میں نے چلنا ہوں، پھر ذرا بھکری کے ساتھ دیجی ارشاد بیوہا نہیں
 اس کو غر کی پیٹھ پر لاد دو۔

تیری مرتبہ میں نے ذرا بجا جنت سے پھر عرض کرنے کی
 حرمت کی توا شاد ہو، کیا قیامت کے دن کا بوجو بھی تم غر
 کی طرف سے اٹھا لے گے، ناد دمیری پڑھو۔

بیسندہ پھر امیر المؤمنین کے حکم کی تعلیم لڑتے ہوئے
 ہاتھوں سے کی، بیہانگ کیم امیر المؤمنین کے ساتھ ساتھ پھر اسی
 طرف چلے چہاں وہ عورت اور اس کے پیچے موجود تھے، جب وہاں
 پہنچ گئے وہ تھیلا اتاما اور اس میں سے تیکرہ باندھی پڑھانی اور
 فرمایا مجھ پر جزو دوں آگ سلانگاں ہوں گا۔

رات اور سردی کی وجہ سے اگلے نہیں جلتی تھی، لیکن
 امیر المؤمنین سلسلہ کو پہنچ رہے تھے بیہانگ کی تعلیم
 روستے میاڑک دھوئیں کی چاروں جھپٹ جاتا تھا، لیکن آپ
 برا بر آگ روشن کرنے اور پکانے میں شکوہ تھے، جب تک پھر گیا
 ہانڈی اتاری، فرمایا کوئی برتلن لاد، برتلن لا گیا، فرمایا اسلام
 میں کھانا آتا تا ہوں تم سب کو کھلاو۔

چنانچہ میں نے سب کو کھانا شروع کیا، بیہانگ کو اس
 لی بی بی نے اور اس کے پتوں نے خوب شکم سیر ہو کے کھایا، پھر اسی
 سب کو اس کے پاس پھر دیا اور واپس جانے کے لئے کھڑے

چھ دری کتابیں

نام کتاب	زبان و نسخہ	قیمت
ابو داؤد شریف د کاغذ سفید گلزار، مطبوعہ اصحاب المطابع۔ کراچی)	عربی، حدیث	تین روپے
ابن حماد شریف (گلزار) " "	"	تین روپے
السرف الشذی، تقریر ترمذی (ارٹ لائٹ اسٹاٹ فورش اسٹاٹ)	"	تسنی روپے
الورود الشذی، تقریر ترمذی، اردو	اردو	چار روپے
بخاری شریف کامل (کاغذ گلزار، مطبوعہ مجتبیانی تاریخ، قسم اعلیٰ)	عربی	پکاس روپے
بخاری شریف د ازالی علی ان نائف، گلزار، مجتبیانی)	تقریر	آخر روپے
" د سورۃ البقرہ، مطبوعہ اصحاب المطابع۔ بیغدادہ)	"	آخر روپے
ترمذی شریف معہاشیہ وقت المقتضی، سی اف ای تقریر شیخ الہند	حدیث	تین روپے
تفسیر ترمذی ارشیخ الہند	"	ایک روپیہ
جبلین شریف (گلزار سفید، مطبوعہ اصحاب المطابع)	تفسیر	تین روپے
" (رض کافر) " "	"	حول روپے
مشکوہ شریف (گلزار) " "	حدیث	یامیں روپے
" (کاغذ میکنیکل)	"	ہنسیں روپے
" (دیتوںی گلیسین)	"	چکیں روپے
" (مجتبیانی)	"	تین روپے
مشکوہ اردو کامل (کاغذ سفید گلزار، اصحاب المطابع)	اردو	الغارہ روپے
مقامات حیری کامل (دادا می، مجتبیانی)	عصرہ زبان ادب	آخر روپے
مقامات حیری تاریخ (گلزار)	"	تین روپے آٹھ آٹے
ملکا حسن وہی (گلزار)	منظق	تین روپے
موقظہ امام بالک (ترجمہ گلزار، اصحاب المطابع)	عربی اردو حدیث	ہادو روپے
موقظہ امام بالک (سفید گلزار)	عربی حدیث	آخر روپے
مسیحی (دعی کلام)	فسد	ہنستیں روپے
نسانی شریف (مطابق، مجتبیانی، عدہ گلزار)	حدیث	چار سوپے
نفحۃ العین کامل (عشی د گلزار، مجتبیانی)	ادب	دو سو پانچ آٹے
رواں الصلح کلام، عشی د سفید گلزار)	تفسیر	لکھ، جگل کی کے عبا اور کتابیں تینیں تیسیں، بچہ دری کتب بھی موجود ہیں، مددیں اردو و ترجمہ کتابیں تینیں بدعویٰ کا تیہیں جس معاشر کی چاہیں بندھوں ہیں۔

غزل

عَامِر عَشْمَانِي

نہ تو اب ضبط گریہ، نہ جالی اٹک باری
تلا ایک تری کرم ہے، ترے ہترم پچھاری
مری زندگی کا حاصل ترے غم کی پاسداری
وہ جسے قرار کئے نہیں قسمتِ محبت
یہ قدم قدم بلا میں یہ سوا لوگوئے جاناں
ترے ماں لواز و ہدرے مجھے کیا فریب دیتے
مری رات منتظر ہے کسی اور صبح نوکی
دھماکھول چاک دامن دھی رنگ اہل گلشن
مری عاقبت کے شکن مجھے چین آچلا ہے
وہ نگاہ یاد آئی مجھے تھامستا چلا میں
مجھے کیا خیر کہ جس نے ترے ہوش کھو دیا ہیں
یکلائی علم و فن ہے کہ زوالی علم و فن ہے
مجھے یچلا بہ کرم زندگی کا طوفناں
جو غنی ہونا سو اسے وہ گدا گدا نہیں ہے
کبھی کاش کو بھی سمجھے مری صنعت و فاکو

ہے عجب طرح کی یادی یہ بساطِ عشقِ عامر
کبھی جیت کر نہ جیتی کبھی ہمار کرنہ ہماری

جسکے سر

خواں شپتی، مظلومی

جسے توہین "ریگِ محبت" نہیں گواہ کی جوں ساتی
خواں ریدہ میں "عفون و عُلیٰ پنپہ" ہے اور بول ماتی
خایرا و ہستی سے اس طرح گزرنامہ
مشکر اسکے چینا ہے، مشکر اسکے کرنا ہے
بودست عاد و زور من دیکی کہا تی مسنا
ذلِ محبت کی ہاتوں سے اگتا گیا۔
فسد حق اور عشق میں، کشمکش ہر گھنی
بھسکو جسہ بھی، کسی کا خیال اگھیا۔
یہ سبے انتسابِ ذمہ کی پڑک است۔
محبتی ہے تاریک پرولا رسائے۔
جو تاد اقتب مقصودِ ذمہ گی ہیں
اپسیں ذمہ گی کی قضا رسائے۔
جسے حواس کے نقشوں میں، ننگ بھرنا ہے
درِ حواس کے تم ابھی مت پار کو
ہزار دے سمجھ رہے قلمتوں کی نقاب
لکھاں گردشی دوران سے اور مکروہ
ہاسیتے اغصیر، ہائے کوہم ا
غیر سے کبھی اندر لیٹتہ شرب ہے
گاہے نائج، گاہے میکش
ہرفن مولا، آج بشر ہے۔
خواں مرے خلوصِ سدل کے ہادیو،
احباب کے بھول ہے سبے بیچا درپن کی بات

اے ساتی!

صلحا جائی

لہو گرا گیا ہے دل کی دھڑکن تیز ہے ساتی
ترانہ نہ کہا کس درجہ نشاطاً مگیز ہے ساتی
شگفت غبہ دُلی صرف کرلوں سے ٹھیں ملک
ہماری انکھیں ٹکش پر شہر رین ہے ساتی
ٹھیں پے جذبِ دستی اب درجہ کے ہا سما لوں ہیں
یہ خاوشی بھی کتنی مصلحتِ اسید ہے ساتی
زمبا، ٹھیک پر اہم تہذیبِ حاضر ہے.....
کام فتالب ہیں روح نا درد پنگیز ہے ساتی

غزل

جب بہاروں کا ذکر ہوتا ہے
اشک باروں کی یاد آتی ہے

مرحباً ذوقِ آسمان پائی...
کوہ ساروں کی یاد آتی ہے

کل جو تھے راہبِ روزانے کے
اُن ستاروں کی یاد آتی ہے

جب بھی ہوتا ہوں دل فگار کبھی
غمگساروں کی یاد آتی ہے

جن کی خواہش تھی ڈوب جاؤ ہیں
اُن کنواروں کی یاد آتی ہے

ویکھ کر ہم جنوں کے ماروں کو
بے سہاروں کی یاد آتی ہے

اُن سے بچوں کا ذکر کیا کیجئے
جس نکھاروں کی یاد آتی ہے

جب تری رنگز رو تکتا ہوں
غم کے ماروں کی یاد آتی ہے

جنابِ جنم سچانی تجھ کو خوبار دیکھ کر شیعمن
لالہ زاروں کی یاد آتی ہے

رعنائی جمال بکھا کر چلے گئے
دیساۓ عمق بہوش پچھا کر چلے گئے

مہر دفت کے بھول مخلکا کر چلے گئے
وہ "مسیکر بستا" نہ تھا میں اکرم

ہر لشکر میں را و محبت، خدا گواہ
ہر لشکر میں را و محبت، خدا گواہ

اس شان اور میں سمجھی پھر لشکر
ہر لشکر میں را و محبت، خدا گواہ

ہر لشکر میں را و محبت، خدا گواہ
ماقنا وہ جب سے بزم میں تکریبے گئے

غزل

محمد سعید، حافظہ، سہار پوری

قُرآن

ترجمے والے

قُرآن :- ترجمہ حضرت شیخ الہند

تفسیر :- علام شیخ رحمۃ اللہ علیہ

یہ قرآن اپنی شہرت و معتبریت کے باعث کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ آج تک کے تمام ترجم و مذکوی قرآنوں میں اس کی جیشیت تاروں میں چاندی ہے۔ جس سیرت کیماں ہے صورت بھی کہ نہیں۔ متن ترجمہ اور حاشی سب کے سب بلاکے چھپے ہے۔ متن کی زین حنائی بلکوں سے ابھاری ہوتی۔
دریغہ غیر مذکور میں روپے د جلد اعلیٰ چیزیں روپے،

قرآن :- مترجم۔ حضرت حکیم الامات مولانا ناجالوی

مع حاشیہ منیدہ۔ باخبر حضرات نوب ہانتے ہیں کہ مولانا ناجالوی کا اگر اگر ای احاسنے کے بعد کسی تعارف کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر مسلمان حضرت کے ترجمے پر مکمل احتدا درکرتا ہے۔ مزید خوبی اس قرآن کی یہ ہے کہ شروع میں چند مفید چیزوں شامل کی گئی ہیں۔ جن سے پڑھنے والے بیرون فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ بلکہ بعض حصہ جغرافیہ قرآن تصور لقرآن مکمل و متشابہ۔ احکام القرآن تاریخ قرآن۔ تواریخ کلمات و معروف قرآن و تعداد حركات سکنات۔

سر توں کی فہرست ایسے مفاتیح میں اردو میں ہیں۔
کاغذ سفید۔ کھانی چھپائی روشن، زین حنائی۔

ہر چیز جلد کرچھ پا نچھ روپے

بلا ترجمہ

قرآن :- شاندار عکسی۔ ہر صفحہ پر خوش نہ

بیل

حروف لمحے لمحہ روشن۔ کاغذ سفید: ڈائل ڈکش
ریگن۔ حرکات نہایت عمدگی سے دینے ہوئے۔

صحت میں بے نظیر۔ چھپائی میں اعلیٰ۔ جلد کرچھ
جس پر سنہری ڈائی ہے۔

ہر چیز روپے آٹھ آنے

عجیب ترین ترجمہ

قرآن :- سستار روشن حروف۔

زبر زبر نہایت موڑ دینیت سے لگے ہوئے۔ حروف
صف روشن۔

نیکوں اور موئی نیکوں والوں کے لئے خصوصی
چیز ہے۔ کم فروج بالائیں

ہر چیز جلد کرچھ پا نچھ روپے

عجیب ترین ترجمہ

دینی علمی کتابیں

مکتبہ تبلیغی سے کتابیں خرید کر دینی خدمت یعنی تہذیب

مکمل دینی مشتمل کتابیں لپور

سما اور سیل عزم دعیرہ۔ قصص القرآن کی مکمل و مختصرات تفسیر
قیمت پاک پر ۲۵ روپے۔

حصہ چھاروسم:- حضرت عطیٰ او حضرت خاتم الانبیاء علیہ السلام
کے مکمل مفصل مالات۔ قیمت چھروپے آٹھ روپے۔ ہر صان
ست فیروز بیل روپے آٹھ آنے۔ ہر حصہ الگ الگ بھی طلب
کیا جاسکتا ہے۔

ایک نازک اور سچدیدہ یہ موال جواں سے بخشنید جو بے

لقدیر کیا ہے؟

آئیے — علام شیخ احمد عثمانی کی تقریب بزاری
درادوں کا وہ حصہ اب کو دکھائیں جو اس عقدہ کی لفاظ اکشافی
کرتا ہے۔ عام فہم زبان یعنی دلنشیں دلائل اور تقدیر کی الھو
کو حصل۔ آپ مان جائیں گے کہ "تقدیر یہ کے موضوع پر
آج تک اس سے بہر گلکھو آپ نہیں ہیں۔

کھاتی چھاتی کاغذ عصدا
قیمت صرف آٹھ روپے۔

روزمرہ کے معاملات میں صحیح شرعی رہنمائی کے لئے اس
مشہور ربانی کتاب کا ہر مسلمان گھر میں رہنا ضروری ہے۔ ہر صان
خصوصاً معاورتوں کے لئے یہ ایک تحفہ بے ہم۔ بعض متفہید
انسانے بھی کئے گئے ہیں۔ مثلاً گشیدہ کاری۔ طبیعتی مجموعات
لہوی۔ سوچ مصنف دعیرہ دعیرہ۔

کاغذ۔ کتابت۔ طباعت۔ مدد۔ مکمل گیارہ حصے۔ قیمت
غیر بلند پندرہ روپے (بلکسرہ ۱۷ روپے)

لکھنؤ میں ایڈن پرنٹنگ ایڈن پرنٹنگ

قصص القرآن

ایک مظہم اشان شیخی اعلیٰ دعیرہ اور دیوان میں
حتله ذکول۔ حضرت آدم علیہ السلام سے یکر حضرت موسیٰ درباروں
مکتمل امام پیغمبروں کے مکمل مالات و ماقلات۔ قیمت چھروپے۔

حصہ دوسم۔ حضرت یوسف علیہ السلام سے یکر حضرت موسیٰ علیہ السلام
مکتمل امام پیغمبروں کی مکمل سوچ حیات اور ان کی دعوت ان کی معتقد
ترشیع و تفسیر۔ قیمت صرف تین روپے۔

حصہ سوم۔ اصحاب الکھف والریسم۔ اصحاب القریۃ اصحاب ایمت
صحاب الرس۔ سیت المقدس اور یہود۔ اصحاب الاضد و
اصحاب الغیل۔ اصحاب الجنتہ ذوالقدرین اور سیتہ سکندری

امام اعظم الحنفی کی مفصل سوانح حیات

سیرہ النعمان (دارود)

مسلمانوں کی اکثریت امام ابوحنین کی بیرونی کے امراء طبلہ جیلیں کی سوانح حیات کو وصف کر رہی ہے۔ لیکن کم لوگ ہیں جو دین کے امراء طبلہ جیلیں کی سوانح حیات کو وصف کر رہے ہیں۔ اسی میں آپ کی تذکری کے مفصل حالات اور تجربہ ایمان افروزادا حیات۔ اور عبادت ناک درجہ پر کوائف ایمان کے لئے ہیں۔ قیمت خیر ملکہ دار دیپے (ملکہ بن روہنے)

قرآن کی صداقت

مجہد ان الشفیل (دارود)

مجہد حافظ مذہبی کے مقابلہ میں دوسرا اول نسلیں ایک لا جوہب تھیں جواب نایاب ہوتی جا رہی ہے، قیمت تین روپے (ملکہ بن روہنے مارہ آئے)

عملیات کی کنجی

جوہر خمسہ اصلی

جوہر خمسہ اصلی اردو عرصہ سے نایاب تھی، الفاق سے کچھ فتح ہائے ہیں۔ توبید عملیات اجنات کو شایعین "خود کلاس" کے شفیق عجیب غریب چیزوں سے یہ کتاب صرف ہے، دنیا کی ہر عالم ضرورت کے لئے اس میں مجہد عملیات دعویٰ ایات موجود ہیں۔ کوئی کتاب اس مرض خروع پر آج بک اتنی مفصل ایں نہیں لگتی ہی۔ اور اطلاع یہ ہے کہ خیر اسلامی مشرکانہ بالوں سے پاک ماسف ہے۔

بدیر خیر ملکہ باخ پر دیپے
(ملکہ چہر روہنے)

ترجمان الحستہ

محمد بن حنفیہ

ارشادات نبوی کا جامع اور سند ذخیرہ اور وزہا

جلد اول۔ اور دوسری آنکھ احادیث کی بہترین مختصر درونا نقش ترجمہ کے ساتھ میں بہتران کا زانہ نہیں بجا مہم نہیں یا اگر۔ پہلی موقع ہے کہ (ترجمان الحستہ) کے نام سے خودت حدیث صدیث کا عظیم الشان سلسلہ شریعہ کیا گیا ہے۔ حدیث کی اصل عبارات میں اعراب ساختہ یعنی اس صاف ہم ترجید اور ارشادی نوت۔ شروع میں ایک بہوت مقدمہ ہے جس میں ارشادات نبوی میں اہمیت اور احادیث کے مراتب و طاری پر بیہرن ایکٹ کے علاوہ تدوین حدیث کی تاریخ اور مقام راستہ و بجتہ اور دیگر ہم ترجید حنفیہ حنفیہ تسلیم کیا گیا ہے۔ بعض مشہور ائمہ حدیث اور اکابرین اہمیت کے عبارات بھی شامل کئے گئے ہیں۔

بدیر دس روپے (ملکہ بن روہنے)

جلد دو ص ۔ خدامت بڑھانے کے باہم۔ "ترجمان الحستہ" مکبوساً مختلف جملوں میں تقسیم کر دیا گیا، جتنا کچھ ملکہ بن روہنے اسلام کے تناہم اکرم الراہب پر شکل ہے پہلی جملہ کی صب خوبیاں اس میں موجود ہیں۔ بدیر دو روپے (ملکہ بن روہنے)

علامات قیامت

مصنف۔ حضرت شاہ رفیع الرحمن نبوی رحمۃ اللہ علیہ قیامت کتب اور کس طرح ایکی۔ مفصل جواب قرآن اور حدیث کی روشی میں۔ قیمت ار۔

آداب النبی

محمد اسلام نام غزالی کا ایک ایمان افسوس و رسالہ جس میں آن حضرت حسنی اللہ علیہ السلام کے اخلاقی، شماں اور حدیث شریعت، تہذیبات وغیرہ اختصار، وصلات کیا تھوڑے جمع کئے گئے ہیں۔ بدیر صرف ار

المصلح العقلی

احکام اسلامی کی مکتب

لکھار و حاصل کیف حاصل پہنچا ان لوگوں کو جو یہ جان سکیں کہ اسلام کے
فلان حکم ہیں کیا نکھلتے ہے۔ فلاں حکم ہیں کیا بھیہ ہے۔ حکم الامت مولانا
امرشاف علی صاحب نے "المصلح العقلی" میں تازہ روڑہ زکوٰۃ، لکھار
بھی و شریع اور دیگر صدماں امور دینی کی مصلحتوں اور پارکیوں پر بعض قسم
میں اور دوسری روشنی ڈالی ہے۔ غیر فدرسی دلخواہی

حیات المسلمین (ادود)

حکم الامت حضرت مولانا اشرف علی۔ اس کتاب میں ایسی آگری
جیزیں شامل کی ہیں جن کو اپنی رکر کے مسلمان کی ندیگی صحیح منی ہیں
اسلامی ندیگی ہو جاتی ہے۔ جو امام، صولی علیہ تاذ اور اعمال و
عیادت مختلط مذہبی کاریوں میں بکھرے ہوئے ہیں ان کو بھی رکر کے
ہر بخش کے لئے نکیلیں عطا کرو اور تکمیل حادثت کی مشکل طاہ آسان کر دی
ٹھکے ہے۔ بلکہ مع خوبصورت اسکور۔ قیمت ۱۰

رہنمائی قرآن

اسلام اور پیغمبر اسلام صلح کے پیغام کی تابناک صفات کو بھی کرنے
لپتے اندازگی ہے بالکل جدید کتاب ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔

التوحید

اسلام کی توحید خاص پر ایمان افراد اعلومات کا تازہ۔
ہبہ ایک روپیہ۔

رہنمائی عربی

نهادت آسان عزم فہم اندازیں عربی پڑھنے لکھنے اور بولنے کے
قابل پڑھنے کے کتاب عربی کے شایقین کے لئے بہترین اسٹادیے۔
کمزوج بالاشیں۔ قیمت ایک روپیہ چار تسلی۔

اصلاح الرسموم (ادود)

از حضرت مولانا اشرف علی تھا ذیقی۔ ندیگی کے ہر شے بے بنی شمار
تکمیل اور طریقہ ایسے رائج ہو گئے ہیں کہ جو فی الحقیقت غیر اسلامی ہیں
میکن، کہ اسلامی کے سبب ایسی بُراؤی سے واقع نہیں۔ ایسے کم درجہ
کی اصلاح کے لئے حضرت حکیم الامت کی یقینیت بیش بیہا عنہے
زبان عام فہم سیں، آخر ہی رسالت "صفاتی معلمات" میں شامل
کتب جلداً و مختصر خوبصورت رنگیں تائیں۔ پر یہ ایک روپیہ بارہ تسلی۔

قصیدہ الدین (ادود)

از حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھا ذیقی۔ بہت آسانہ
ادودیں رین کے صورتی احکامات کی دلشیں تھریکات، شرک و
بدعت کی تفصیل، تصوف کے نکات پر معلومات اونگریز لفظوں، بیت
قصیدہ شیخ، سماع اور دیگر اہم مباحث، خوبصورت مائیں مع جلد
قیمت ایک روپیہ بارہ تسلی۔

تفصیل الرحمن (حصہ اول)

مصنف۔ حضرت مولانا یعقوب الرحمن صاحب عثمانی۔
نئے عام نہیں اور دلشیں اسلوب میں تفسیر قرآن کا ایمان افروز مسئلہ
حمد اول اسم اللہ، الحمد اور موزیتین کی تفسیر و توضیح پڑھتے ہے، مفتر
لے موقع بیویت حضرت شاد ولی اللہ۔ حضرت مولانا محمد تاج
ادودیگر مدد پا ہے علماء کی اوارکا خلاصہ بھی شامل کیا ہے۔

قیمت ۱۰ روپیہ (بلوکر)

حکایات صحابہ

محاجی مزدود اور عمر توں پیوں کے وہ بین آموز دیوان افروز واقعہ
جنکے مطابعہ سے درج تازہ اور بینکشا دہ بہنالہ، تازہ ایلٹیشن
تمدہ و کتابت و طباعت اور سفید کاغذ۔ جلدی خوبصورت گرد پڑھنے
پر یہ دو روپیہ چار تسلی۔

اردو عربی لغت کی ایک عظیم کتاب

بیان اللسان

عربی اردو دوکشنزی

بچکیں ہزار سے زائد قدیم و جدید عربی لغات کا
جامع و مستند ذخیرہ

چند خصوصیات (۱) تقریباً تیس ہزار قدیم و جدید عربی لغات
و مخادرات کا بامع ذخیرہ۔

(۲) قرآن بحکم کے تمام لغات و اصطلاحات کا جمع۔

(۳) صدر شام و خیزہ میں شامل جدید الفاظ کی تشریف۔

(۴) ہر لفظ کی مادہ سے قطع نظر اپنی اصل صورت میں انگریزی دوکشنز
کے طرز پر ترتیب۔

(۵) ہر عربی لفظ پر اعراب۔

(۶) ہر لغت سے متعلق ضروری امور و حدود حجیبیت تذکرہ تائید
باب صدق و غیرہ کی توضیح۔

(۷) ہر لفظ اخصار اشارات و دروز کا استعمال۔

(۸) زبان مادہ، شگفتہ۔

(۹) شروع میں قواعد عربی پر مشتمل جامع رسالہ۔

لیکن سوم، کتابت و طباعت، محل، کاغذ صافی، چکنا، مضبوط امر و رق رنگیں
صفات منتهٰ قیمت غیر ملدا تجھے ہے (جلد اعلیٰ دوسرے)

مولانا ابوالکلام آزاد کا بحق اموزانہ

قمر بکانی

مولانا آزاد نے ایک شہرو مضری مصنف کے اقتضے متأثر ہو کر افغان
کتابہ، کتاب میں مفسدی مصنف کا انتہا بھی شال ہے، قابل
مطالعہ جیز ہے۔ قیمت در

اردو عربی لغت کی ایک عظیم کتاب

ہمبلاج اللغات

پاس ہزار سے زائد عربی الفاظ کی اردو شرعا

یہ عظیم الشان عربی اردو لغت اپنی خصوصیتوں کے حافظہ بنتا ہے
جہاں تک عربی سے اردو میں لغات کے ترجیح اور تصریح کا تعلق
ہے۔ آجکے امرداد کی کوئی دوکشنزی موجود نہیں آئی۔ سائبہ
سال کی عرقی زمزی اور دوکشنزوں کے بعد تری لفظی کے ایک بڑا سے
راہ رفتار تپڑھل۔ عظیم المقدار لغت اصحاب ذوق کی خدمت میں
پیش کیا جا رہا ہے۔

المختصر جو عربی لغت کی جدید کتابوں میں اس وقت سب سے
زیادہ مفہوم اور دل پذیری بخشی چاہی ہے۔

ہمبلاج اللغات میں صرف اس کتب کا پورا اعکارشیہ
کریا گیا ہے بلکہ اس کی ترتیب میں عربی لغت کی بہت سی دوسری بلند
پایہ ادبیں کتابوں سے اخذ و استنباط کی تمام صلاحیتوں کو کام میں کر
درستی کی ہے۔ جیسے کہ اوس تابع المختصر و اقرب الموارد
جمہورۃ اللعنة۔ نہایہ ابن اثیر، بیان البہار، مفردات امام راغب۔
کتابۃ الانفال۔ متنبی الاراب صرح وغیرہ۔

ہمبلاج اللغات علماء طلبہ عربی سے بچپنی رکھنے
والے، انگریزی والے، اردو و خواص سب کے لئے بخوبی مفید ہے۔ جلد
خوبصورت اور مضبوط مع گرد پوش۔ قیمت سولہ روپے۔

احیا ز القرآن

تیس لکھیں حضرت علام شیخ احمد عثمنی گی عصرت الازاد و الفیض
ابن عثمن جانتے ہیں کہ علاوه پر صوفی تحریر العلوم ہر یونیکس اساقہ کے سی بادشاہ تھے
اندازیاں عالیٰ ہیں، ولی درود پر صوفی تحریر العلوم اسندال لکھ عرض کی انگریزی رسمیت
کے مقابل ہیں، وہ متن اصل انسانیہ قرآن کی محاجہ پر جو اغراض ایسا تھا یہیں اسکے مقابل ہیں،
لیکن جو بات اعجاز القرآن میں لا حظ فرمائی۔ ہدی صرف ۲۰

السان کی حقیقت

از حجتہ الاسلام امام غزالی حجتۃ اللہ علیہ قرآن و حدیث کی دشمنی میں انسان کی حقیقت پر ایمان افراد کلام، صفات عدیہ قیمت و

فضائل امام غزالی

امام غزالی کی تحریر کردہ پذیر خاص نصیحتیں، کو زدہ میں دیا قیمت و

بیان السنۃ والجماعۃ

امام الحدیثین حضرت امام طحا دی رحمۃ الشریعۃ علی کی فضیلگری
مباحث تصنیف کا سلیس اور در ترجیحہ ... جیسا کہ نامہ سے ظاہر ہے، اس
کتاب میں اہل سنت والجماعۃ کے بنیادی عقائد کا بیان ہے۔ قیمت اے

الفکار و مقالات

مصطفیٰ مولانا اقبالی علیہ الرحمۃ

حضرت عمر فراز ورق کی سیرت، حالات اور کارناموں پر مشتمل یہ کتاب اہل علم میں متین مقتبیگوں مشہور ہوتی ہے جو تاج یاں نہیں رحمۃ قیمت یہ یہ کتاب اسلام کے اساس مباحث اعظم اور اطہل جیں کی زندگی اور در و رفاقت کی تفصیل "الفکار و مقالات" سے فرمایا ہے اور اس کتاب میں تینیں تھیں، موصوف اپنی سیرت اور اغلاق و فضائل کا بیان ہے جو کہ اپنے کچھ گھستہ ہوئے ہیں
خلافت کے حیرت انگیز واقعات، آپ کے علمی کارنامی اور تمدنی کا رنگ اسے
اویسی ہرگز کوں کی صحیح تفصیلیں شامل کتاب ہیں۔
اسلامی تاریخ کے سب سے زیاد و درکی محترم تاریخ جاہش کہیتے "الغافر" اپنی قسم کی دادر تصنیف ہے۔ تاریخ ایڈیشن مقدمہ دوست کو، قیمت چھڑ دے۔

ہدایاتِ ندوی

۳۹۲ صفحات پر مشتمل مولانا سید سلیمان ندوی کے خاص اخواص اور
معجزہ ادا معاشرین کا یہ جمیع کتبی فرمومت میں مطالعہ کی جیز ہے۔
سیٹس اعلیٰ درج کے مددوں سے لبریز معاشرین گویا جیتنی
قیمتی ہوتی ایک اشتہر ہے اور دیتے گئے ہیں۔
قیمت غیر مہندھار ویہ (محبّلہ) کچھ دے۔

میا حاشمہ شاہ بھکاری پور

باخبر حضرات جل جلالہ ہیں رحمۃ الشریعۃ علیہ کا صاحب ناؤزی گئے
تھے جو سے پا در بیوں سے منا ظرفے کے اوہ بیشہ فخر ہے، ان کے
ایک اہم و معمیغ طریب مناظرے کی تجسسیں «میا حاشمہ شاہ بھکاری»
میں ملاحظہ فرمائیے۔ لائل اور دعا ذکر بکث پر آپ عشق عشق کر جاتیں تو
ہمارا ذمہ۔ قیمت صرف صرف۔

لطیفہ حکایت

حوالہ ہوں یا خاص۔ سب کی زندگی میں کچھ نہ کچھ بیٹھے بیش لئے پہنچیں
بعض مشہور شخصیتوں کے دیجی پہلیفی آپ بھی ملاحظہ فرمائی۔ اس کتاب
میں جس حضرات کی زندگی کے لطفیہ درج ہیں ان میں چند کے نام ہیں
علماء قیہاں، مولانا ابوالکھاں آزاد، حضرت افسوسہ صاحب، فیروزدان
نوون، مولانا محمد علی ہوسپرہ، حسپ عطاالله شاہ، بخاری، شاہ عبدالعزیز
مولانا حاجی، مولانا حماشر فاسی، تھا لاری وغیرہم۔

کتاب مجلدی۔ مع دوست کو، قیمت اے

شہیدِ اعظم

حضرت امام حسین

لے کر بیانی خاک سن حسان کو بھول۔ ترپی ہے تجھے لا شک بھر کو شہید تول
اُخڑا، حضرت مولانا ابوالکھاں آزاد، حضرت امام حسین
بدر و اقیمات کے متقلق تاریخی تحقیقیں اور معتبر روایات کا مجموعہ، قیمت عمر

اسلام کے اہم عقائد

کتابِ الوضیعت (دارود)

از۔ امام عظیم حضرت ابوحنین رحمۃ الشریعۃ
بعض اہم اصول دعویاں کی تشریح، زیان عالم فہمیں، معلومات قیامت
فقہ الارادہ

از۔ امام عظیم ابوحنین رحمۃ الشریعۃ۔ ترجمہ فہم لشیں، قیمت اے

خلفاء راشدین

مکتبہ الفضلہ

ہر دن کے لئے پیچھہ علیحدہ سات منزوں تسلیم فرمائیں، اور جس کا ارادہ میں مظہوم ترجیح بھی سات منزوں میں کردا گیا ہے، یہ بھی ہر دن کے لئے علیحدہ علیحدہ مخصوص ہے، دعاۓ حرب البحار شکری ہفت احتساب شہریت چشتِ مکمل و اسماء برہدیں۔ اور بعض ایم فوائدنا خوفزدہ ہے۔

ل ب بت دیدہ زیب کاغذ سفیداً ہدایہ خیر قدر گز (قدر درد پیے)۔

صیانپیر کی حکایت شارمسی

صحیح تاریخ سے چنے ہوئے غیر شاک حیرت انگریز و اتحاد، رسول پاک
کی محبت بڑھانے والے سچے نقصے، انتہائی دلچسپ اور نصیحت آمیز۔
تفصیل آتھا ہے۔

محمد الخلفي

خلافے راشدین کے منتخب حالت و نضائل قیمت ایکر دیں گے۔

فضائل نکاح

قرآن رہدیشہ کی مشنی میں نماز کی خوبیوں اور خلیتوں کا جائز اور
غیر میان قیمت ۱۵ روپے

فضائل تبلیغ

بلجنی میں کیا فحیضیں ہیں اور ہر شخص اپنی جگہ پر کس طرح اس دینی فریبہ
کو واکر کے سعادت پر داریں حاصل کر سکتا ہے۔ تجیت ہر

فضائل رمضان

لہستان کی عظمت اور روزے کی بڑگات و خشائل کا درج نواز تذکرہ قیمت ۱۲

تعلیم‌الاسلام

مشہور کتاب ہمیشہ کی طرح آج بھی اپ کے پچوں کی تعلیم کا سیدھا صدری
قریب ہے، وہ کسی بھی اسکول یا مدرسہ میں پڑھتے ہوں، اپ قلم الامالہ
جنہیں ضرور مطالعہ کرائیں، یہ اسلام کی سماں تک شفیع اور کپی تاریخ کو دیکھ لے جو نہیں
عقلی کرتی ہے اور اندازی میان کی خوبصوری، درستگان کے باعث تھی، سے نہایت
وقت سرکار پڑھنے ہیں، حصہ اول، حصہ دوم، حصہ سوم، چہارم، مکمل سیٹ مقرر
کرو دیے، پڑھتے الگ الگ بھی طلب کیا جا سکتا ہے۔

تاریخ دلیلند

اسلامی علوم و فنون کے ایک شاندار دور کی تجھے

دریں سزاوار، دارالصلوٰم دیوبند کے علمی و تربیتی کامیابی کا بیکش مرقع
اور اسلامی علوم و فنون کے ایک زیرین اور شاندار دور کی تاریخی جو
سوسائٹی کے قریب پہنچنے والی تدبیحی اور تاریخی معززات پر مشتمل ہے۔

پھر سوچوں کا بیوی بیدار دیکھئے، خداوند اور اس پر پہنچ کر
تاریخی حالات، قلمیں ہمارے اور تاریخی مساجد کا تنظیم، احوال علم کی
و سالہ دنگی اور اس کے شعروار وقت کی جیرت الگیز تاریخ، پڑشکوہ
عمارات کا تعارف، دارالعلوم کی علمی اور انتظامی مخصوصیات، واعظین
سے لیکر اہمستان تک کے قواعد و ضوابط، دارالعلوم سے متعلق روایتی
صادرات اور مشیرات، اکابر علمائے دارالعلوم کے سوانحات۔

قیمت مجلد میخ ڈسٹ کور صرف دو روپے۔

مُسْنَاتُ الْأَقْبَلِ

مع قربات عذر الشو صلاة الرسول

لیعنی:- ادعیتہ ما ثورہ و فرقانی دعائیں

جس میں تمام دعائیں قرآن شریف اور احادیث صحیح سے حضرت
الحج مولانا شاہ فضل علی صاحب مدظلہ نے صحیح فرمائیں گے

لکھتے تھے جو سے کتابیں ختم کر تسلیعی کام میں ہاتھ پڑائے

ایک حركتہ الازان اور کتاب

البيان فی علوم القرآن

سائنس اور فلسفہ باطل کے مقابلہ میں اسلامی نظریاً و اصول کی قلت حقانیت قرآن کی روشنی میں

خلائقی ذات و صفات، تباہی ملائکہ، جزاً و سزاً، قواب و عذاب، قبر، جنت، دوزخ، نبوت والہام، نبی کی روحانی قوت وغیرہ کی تشریع و توضیح، شکر کٹ اعراضات کا ازالہ، اسلام ہی کے دین کا اصل اور صراحتستقیم ہر نئے کے دلائل، فصاحت و بیان، استوارہ و کنایہ، ناسخ و نسخ، قرآنی اصطلاحات، اختلاف فرقہ وغیرہ پر متعقاتہ کلام۔

اس کتاب کے معنف، تغیر حقانی کے متعلق احمدہ المحدثین علامہ ابوی عسید الحنفی صاحب حقانی مقتدر ہلوی میں۔

علامہ ابو شاه صاحب رحمۃ الشریف علیہ السلام کے خلیل جل کی ناسی اس کتاب کے مارے میں ملاحظہ فرمائیئے، صفات میں ہے کا ذہنیات عمدہ سقید، لکھائی پہنچائی نہیں، ہدیہ حجودہ در دیپے (مجلد پندرہ در دیپے) ۱۵
 واضح ہے کہی وہ نایاب کی بیان کر جسکی قیمت آپ کو بعض فہرستوں میں بھی پیش کروں گی، تھوڑے لمحے دستیاب ہوئے ہیں جلد طلب فرمائیئے۔

رام

حضرت العلام مولانا نور شاہ صاحب کشمیری علیہ الرحمۃ

حضرت ہذا عوام اہل اسلام کی ہالی خدمت میں صرف ہے کہ حضرتے تغیر حقانی اور اس کے دلنوں مکملوں کا مطالعہ کیا اور کرتا رہا ہے، منور میں جماں مفتخر ہوئے علیہ قرآنی وحقانی فرقاً نیز بردار کی بجا زو فصاحت و ملائحت اور طبقات تبلیغ و ہمارت اور عقائد اسلامیہ اور اخوازع دلائل اور داد و دار، کہ باطلہ اور علیم برزخ و خشوش و اشروا قیامت، تعلیم و ترکیب کیا تھا جیسا اور بادی بکش کی ہے جسکی نظیر اگرچہ ممکن ہے تگرداخ نہیں، پھر تغیریں علاوہ تغیر قرآن مکمل ہے جو طرح کے معاشر مثلاً علم اور لوح و مائن تخلیق، تغیریہ بیانی، تغیریہ دوڑ شہبادات فی القین ذکر کئے ہیں، اور تاریخ و جغرافیہ اور بہاجت نہایت تھیں سے دیئے گئے ہیں، اہل سسم کے لئے یقینی خاصت دلنوں ہبنا اور حاجت رواہی ہے۔ مولانا نور شاہ کشمیری عفاف الشرعاۃ

معنے کا پروردہ مکیتہ تجلی دلیو بند ضلع سہما رپور پور پی

DUPP.E.NAJAF

دھات کا ایس مضمونی
مضبوط خول سے

- درست بگاہ والے بھی اسے استعمال کر تے ہیں، کیونکہ آخری عمر تک بگاہ کو قائم رکھتا ہے۔
- ہدایات ساتھ پیشی جاتی ہیں۔ عمدہ پینگ مضبوط اور تازہ لمحہ پیشہ سام شفا۔
- نوت:** خالص جستی کیساں ای سالانی ۲۰ تیں طلب کیجئے۔

- اندے سے پن کے سوا آنکھوں کی تسام بیماریوں کا تیرہ بند ف علاج دھند، سوتیا، جلا، روندا، پڑبال اور سرفی وغیرہ کے لمحہ پیشہ سام شفا۔
- بادہ سال سے بے شمار آنکھوں کو قائدہ پیچارہ ہے۔

چند تعریفی خطوطِ حکیمیں ملاحظہ فرمائے

پیراۓ دھگاہ اس سرہ کو استعمال کریں۔

سماں ہو جو اسران حب ایسیں عظم ارادتہاد و مبرکہ سل
خانہ بنا دو لوی حاجی عیجم محمد علی خاں حست
عوف کے میاں ریس اعظم

سر بخجف بہت عمدہ سرہ ہے۔ بیس تے بہت سے شخصوں
کو دیا۔ انکھوں نے استعمال کیا اور بے حد تعریف کی۔
ایک تولہ پانچ روپے۔ ہماشہ تین روپے
ایک ساتھ تین شیشیاں رنگا کے پر چھوٹی دلائی
ایک یادو شیشی پر ایک بی جھوٹی صفحہ گا۔
یعنی جو سرہ کی قیمت کے علاوہ ہے۔

انکے علاوہ بھی اور بہت سے خطوط موجود ہیں

شیخ الحدیث حضرت رحمۃ اللہ علیہ حسین احمد صاحب مدنی

ڈاکٹر طفری سارخاں حسناہ بھی آئی اسی تاریخی

زمیں الولٹری موجن لکھنؤ

سر بخجف آنکھوں کی بیماریوں کیلئے بہت فائدہ مند ہے

اس کی توصیف میں آپ جو جاہیں بیری طرف سے تجویز

استعمال سے آنکھوں کی دلکشی میں ترقی ہوتی ہے۔

حکیم کنہیا لال صاحب ویدہ سہارنپور

سر بخجف اکثر بیضوں کو دیا گی اور اس کے استعمال

کے ان کو فائدہ ہمچنان سر بخجف آنکھوں کے امراض کے

کئے سب سے اچھا اور بہتر سے ہے۔ جو ایسے کچھ

واسطے نہیں تھے پہنچاں کیا جائیں۔

اسکو استعمال کرے گاہہ میرے بیان کی تصدیق حرف

کے استعمال سے فائدہ اٹھائیں۔

مولانا شیخ بر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

سے میرے بخجف استعمال کیا اور دسرے اعتدال کو

استعمال کرایا تسلی اسکے بہت سے میرے ہیں میں استعمال

کے سب سے اچھا اور بہتر سے ہے۔ جو ایسے کچھ

زبان سے نہیں بلکہ آنکھوں سے کرے گا۔

ڈاکٹر انعام الحکیم صاحب ایں ایم۔ ایم۔ ایس۔ یونیورسٹی

میں نے یہ سرہ استعمال کیا۔ آنکھوں کو تقویت اور بجلائی

ایف۔ آر۔ سی۔ بی۔ ایس۔ ریس مارہرہ

میں نے سرہ بخجف کو اپنے بہت سے مرضیوں پر استعمال کیا

آنکھوں کے امراض میں مفید یا بیس۔ ایم۔ شہر خص کو

بہت وسستان کا پتہ: دار الفیض رحمانی دیوبند ضلع سہارنپور۔ یو، چنی

پاکستان کا پتہ: شیخ یہیم الشصل صاحب تھے جت لینڈ لائنز کراچی۔ پاکستانی حضرات اس پتہ پر قیمت سرہ مع حصولہ اک وائے کر کے دیہیں آرڈیسیں بھیج دیں